انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا

الحمد لله المنت



کتاب گلزار شهادت [illegible] اقدار

شریعت و حقیقت کاشف اسرار طریقت و معرفت

معدن جود و سخا مخزن فیض و عطا سید علی موسی رضا الحسینی

القادری الچشتی

در مطبع رحمانی صبح صادق مدراس در سنه ۱۲۷۴ هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم حلیهٔ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نظم
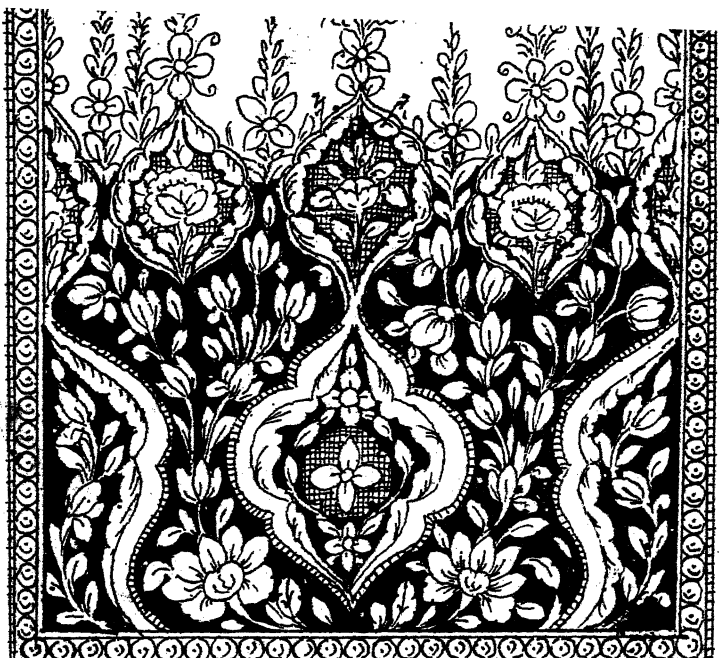
سرِ تسلیم خامہ خم نہ کیون ہو　　کہ جن جا انبیا کے سرنگون ہو
نیاز و عجز یہان سبکو بجا ہے　　بیان حمد ہی سجدے کی جا ہی

حمد وافر اور ثناء متکاثر اوس خالق برحق کو سزاوار ہی کہ ایک حکم کن سے تمامی موجودات کو ظاہر فرمایا اور اپنی دوستون کو واسطے ہدایت خلق کے بھیجا اور مومنان محبت آثار کو اپنے دریاے رحمت کا مژدہ دیا اور فجار ظلم شعار کو قہر و عذاب سے ڈرایا او

اپنے پاکون کی زر خالص کو انواع و اقسام کے رنج و مصیبت کی کسوتی پر گھساتا کامل
العیار نظر آوے اور مراتب قربت کے پاوے اور گمراہ کجرفتار کو مہلت دیتا کہ کثرت فسق و
فجور سے مطعون خاص و عام کا ہووے اور درکات دوزخ مین جاوے جل جلالہ و عظم شانہ
اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ نظم نعت
رحمۃ للعالمین ہے کہ جسکا وصف قران مبین ہے عجب وہ معدن حلم و کرم تھا کہ رحلت
تلک بھی امت کا ہی غم تھا درود بحید اور صلوۃ بعید اوس سرور کاینات خلاصۂ
موجودات پر کہ باعث ایجاد عالم و فخر آدم اور تشریف لولاك لما خلقت الافلاك
سے معزز و محترم ہے ہووے قطعہ اے کعبہ را زمین قدوم تو صد شرف وی مروہ را ز مقدم
پاك تو صد صفا بطحی ز نور طلعت تو یافتہ فروغ یثرب ز خاك پای تو بارونق و بہا
فخر الانام فرخندہ نام محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کہ آواز کوس رسالت کی اوسکے فلک
الافلاک پر بلند ہوی اور نشان نبوت کا بیچ میدان ہفت کشور گیتی کے گھرا یا نظم
ای وصف تو در کتاب موسی وی نعت تو در زبور داود مقصود توئی در آفرینش
باقی بطفیل تست موجود اللھم صل وسلم علیہ اور رحمت پر آل پاك انکے

کہ ہات سے جفاکاران امت کے غریق دریائے ہلاکت کے ہوکر راہ خدا مین سر کو فدا کئے اور طرح طرح کی رنج و مصیبت اٹھا کر امر الٰہی کو ادا کئے اور اوپر اصحاب کرام اور ائمہ عظام کے کہ نجوم ہدایت اور قافلہ سالاران پیروان امت مصیبت زدکان جور و جفا غم کشیدگان رنج و بلا کے ہین ہوے سبب تصنیف کا کیون کر رقم ہوئے یہہ حال پر الم کیا مرتسم ہو سنے کر حال درد جان بیتاب ہے یقین ہے اہل دل ہون چشم پر آب بعد حمد و نعت کے خاطر مین اس گنہکار پریشان روزگار سید علی موسی رضا ابن سید علی پیر حسینی القادری الجشتی کے یون آیا کہ اس دنیا فانی مین بہتر مراد زندگانی کی اور خوشتر ثمرہ حیات انسانی کا یہہ ہے کہ فرزند سعادتمند نصیب ہووے کسواسطیکہ اللہ سبحانہ تعالی نے بقا نسل و نام و نشان بنی نوع انسان کا سات اسکے متعلق رکھا ہے پس جو شخص کہ اس نعمت عظمی اور دولت کبری سے محروم ہے چاہئے کہ کوئی تدبیر ایسی کرے کہ بعد اپنے نام و نشان باقی رہے اس صورت مین سوائے تالیف و تصنیف کے کوئی چیز بہتر نظر آتی نہین یہہ عاصی ذلیل اگرچہ ہیج اس عمر سینتالیس برس کے بہت سے رنج و غم اٹھائی لیکن دیدار فرحت آثار سے فرزند دلبند جگر پیوند سید امین الدین علی عرف امین بادشاہ کے کہ سرمایۂ حیات اس

فقیر کا تھا ان سب کو فراموش کرکے آنکھون کو نور اور دل کو سرور حاصل کرتا تھا اور ہر لحظہ
وہر آن نقد جان اوس متاع بیکران پر نثار کیا کرتا تھا جب وہ لخت جگر انیس برس کے عمر مین
کہ عین نوجوانی ہے پہنچا تو آثار لیاقت اور اطوار سعادت چہرے پے اسکے نمایان تھے بارے
اوس جان پدر کو پیک اجل نے ایکروز کے عرصہ مین بیسوین تاریخ شعبان روز جمعہ سنہ ۱۲۶۲
بارا سو بہت ہجری مین اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے لیگیا اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مغفرت کرے اللہ سبحانہ اوس مرحوم کو تصدق سے اپنے حبیب
خاص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رحمت کرے اوس مغفور پر طفیل سے آل پاک اسکے رباعی
مغموم شدم کہ نوجوانم بردند؛ افسوس دلم شکستہ جانم بردند؛ نور بصرم نیست درین
دار فنا؛ جانم بردند و ہم نشانم بردند؛ اے بہائی جب وہ در بی بہا ہاتھ سے اس نصیب
کے جاتا رہا تو حال اس فقیر کا مثل درخت بے برو شجر بے ثمر ہوگیا پھر تو اس دل پر درد کو
کہین جائے امن نہ ملی اور اس جگر پر سوز کو بجز سوز و گداز کے کچھ کام نرہا سے جب ایسا نوجوان
لڑکا گذر جاے؛ اور آنکھون سے نکل نور بصر جاے؛ تو پہر ہو حال کیسا اس پدر کا کہ تہا شید
جو اس لخت جگر کا؛ چاہا کہ ترک رفاقت یار و اغیار کی کرکر باقی عمر صحرانوردی مین

گذارے اور اس ملک و دیار کو چھوڑ کر آوارگی اختیار کرے اسی جستجو مین تھا کہ یکبیک
غم شہداے کربلا اور ستم یدکان تیغ جور و جفا کہ دل کتین نشتر سے درد والم کے
مجروح کرتا ہی اور جگر کتین ناوک سے نالہ و غم کے چہیرتا ہی خیال مین گذرا تو وہ غم با چند
ہو گیا جب تو خاطر فاترین یون آیا کہ شمہ واقعات کربلا زبان ہندی مین تالیف
ہو تو ہر ایک خاص و عام کے فہم مین آوے اور حسبی اللہ تعالی توفیق بخشے وہ شہادت
کے حال سے خوب واقف ہو کر راہ سعادت کی پاوے اور اس گمنام کا نام و نشان اس سے
باقی رہے ہر چند اس خاکسار کو استعداد بہت کم تھا لیکن خدا کی توفیق و اعانت
پر نظر کر کر موافق اپنے حوصلہ ناتمام و فہم ناقص کے لکھتا ہی اور صحیح روایتین کتب متقدمین
و متاخرین سے چنانچہ تاریخ کبیر تصنیف حافظ عماد الدین ابن کثیر اور تاریخ الخلفا تصنیف
امام علامہ حافظ جلال الدین سیوطی اور جواہر العقدین تصنیف علامہ نور الدین سمہودی
اور مرات الجنان تصنیف امام یافعی اور طبقات امام شعرانی اور صواعق محرقہ و
شرح ہمزیہ تصنیف ابن حجر مکی اور سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی
اور ریاض الجنان تصنیف مولوی محمد باقر آگاہ شافعی قدس اللہ اسرارہم اور داستان غم

تصنیف مفتی شریعت غرا مولوی محمد صبغة اللہ بدر الدولہ سلمہ اللہ کہ یہہ بہت معتبر
کتابین ہین یقین ہی کہ کوئی شخص انکے روایتون پر اعتراض نہ کرسکیگا سوای اسکے اور بھی کئی
کتب معتبرہ سے روایتین لیکر سنہ ۱۲۶۴ بارا سو چونسٹھ ہجری مین لکھا اور نام اسکا گلذار
شہادت رکھا اور فیما بین مقدمہ اور خاتمہ کے دس باب موافق ایام عاشورہ کے کہ ہر باب
مین کتنے فصلین ہین مقرر کیا آب صاحبان نکتہ دان کے خدمت مین یہہ التماس ہی کہ
اسکے سہو کو صحیح فرماوین اور بلحاظ فایدۂ عام کے عبارت خام کے خطا کو دامن عطا سے
چھپاوین اور اس گنہگار کو واسطے خاتمہ الخیر کے دعا فرماوین شاید حق سبحانہ ذریعہ سے
اس کے گناہون کو اس عاصی کے بخشے اور حشر میرا ان پاکون کی غلامون مین کرے ابیات
الہی بحق بنی فاطمہؑ کہ ایمان پر میرا کر خاتمہؑ دعا کو میری رد کرے یا قبول ؂ بچھوڑون مین
داماں آل رسولؐ

## مقدمہ در تحقیق لفظ آل و اہلبیت و عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابیات

الہی خضر رہ توفیق ہو جاۓ ؂ ہی لفظ آل کی تحقیق
اس جاۓ ؂ بیان اہلبیت شاہ لولاکؐ اور احوال جناب عترت پاکؐ مجتہدان دین
وعلمای شرع متین نے معنی آل کے تین وجہون سے بیان کئے ہین اول یہہ کہ ازواج مطہرات

سرور کائنات کے اہل بیت ہین دوسرے یہہ کہ جو لوگون پر کہ مال زکوۃ اور صدقہ حرام
ہوا اور عوض مین اسکے انکو خمس الخمس یعنی جو مال کہ کافرون سے ملے اوسکے پانچوین حصہ کا
کا پانچوان حصہ مقرر ہوا وہ اہلبیت ہین فایدہ تحریم صدقہ اور تقرر خمس الخمس کا یہہ ہی
کہ صدقہ چرکین ہی لینا اسکا انکو لایق نہین یا یہہ کہ جو شخص کہ دیتا ہی اسکی بزرگی اور
عزت اور جو لیتا ہی اوسکی ذلت ظاہر ہوتی اور لینا خمس الخمس کا دلالت کرتا ہی بزرگی
پر اوسکے جو لیتا ہی اور خواری پر اسکے جو دیتا ہی امام شافعی اور امام امام احمد حنبل فرماتے
کہ اولاد مطلب اور ہاشم اہلبیت ہین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک فرماتے کہ اولاد
جناب علی مرتضی اور جعفر اور عقیل اور عباس رضی اللہ عنہم اہلبیت ہین وجہ تیسری
یہہ ہی کہ اولاد جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آل ہین حق
سبحانہ تعالے اونکو ایسے مقامات عالی بخشی کہ حد اسکا نہین ہی اہل کشف وشہود اور
اکابر دین انسے فیض لے انتہا اوٹھائے اور راہ علم ویقین پائے رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین **باب اول در بیان آیات بینات** واحادیث سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومقولات مجتہدان عالی درجات کہ درشان این حضرات

عالیات ورود یافتہ اند درینباب ست فصل است **فصل اول** در ذکر آیات قرآن مجید و فرقان حمید کہ بر فضایل اہلبیت نازل شدہ اند آیت اول اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا جب یہہ آیت نازل ہوی جناب سرور عالم نے فرمایا کہ یہہ آیت شانمین میرے اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے نزول پائی ہی روایت کیا احمد اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا وقت صبح کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکانمین تشریف لائے جسم مبارک پر سیاہ کمل تھی اس عرصہ مین حسن مجتبے آئے انکو حضرت نے کمل مین لیا بعد اوسکے حسین آئے انکو بھی کمل مین داخل کیا بعد فاطمہ آئے اوسپر بھی کمل اُڑایا بعد اوسکے علی آئے انکو بھی داخل کلیم فرمایا جب یہہ چارون داخل کمل ہوے حضرت نے آیت انما یرید اللہ پڑہی امام احمد نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ ام سلمہ فرماتی ہی کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکانمین اپنے تشریف رکھتے تھے فاطمہ واسطے حضرت کے کچھہ پکا کر لے آئے حضرت نے فرمایا کہ شوہر اور دو فرزندونکو اپنے لے آ جب حضرت علی اور حسن اور حسین حاضر ہوے اونہونے تناول کئے سرور عالم خوابگاہ مین اپنے چبوترے پر کہ اوپر اسکے چادر خیبری بچھی ہوی تھی تشریف رکھتے تھے ام سلمہ کہتی ہی کہ

مین اپنے حجرہ مین نماز کرتی تھی اللہ سبحانہ آیہ کریمہ انما یرید اللہ الآخر نازل فرمایا اور حضرت
نے اوس چادر کو جو زیادہ تھی اپنر آرا دیا اور دونوہات اپنی چادر سے باہر نکال کر طرف
آسمان کے بلند کیا اور یون دعا فرمایا کہ خدایا یہہ اہلبیت خاص میرے ہین جسطرح سے کہ دور
کی مجھسے پلیدی کیتین ویساہی دور کر پلیدی کو انسے اور بخش انکو اپنی فضایل و برکات اور
بھیج اپنر ہمیشہ صلوۃ و تحیات ام سلمہ فرماتے ہین کہ اسوقت مین حجرے مین جاکر عرض کی
کہ یا رسول اللہ مجھے بھی اس کمل مین داخل فرماکر یہہ فخر و شرف عطا کر فرمایا کہ تو خیر پر ہے
روایت کیا امام احمد نے طریق سے شہر بن حوشب کے کہ کہا جس روز کہ خبر شہادت حسین
بن علی رضی اللہ عنہما کی پہنچی ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ اوپر اہل عراق
کے لعنت کر کر کہے کہ قتل کئے اوسکتین اللہ تعالے انکو قتل کرے فریب دیئے اوسکتین اور رسوا کیئے
اللہ تعالی اونپر لعنت کرے کہ انکھون سے اپنے دیکھا ہی کہ ایکروز وقت صبح کے فاطمہ واسطے
کھانے کے کچھہ طباق مین لیکر خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئی
فرمایا کہ فرزند چچا کا میرے کہان ہی خاتون نے عرض کی مکان مین ہی حکم کیا کہ اوسکتین
اور دونو فرزندون کو اپنے لے آ فاطمہ جاکر علی اور ہر دو فرزندون کو لیکر حاضر ہوئی حضرت نے

اون دونو فرزندون کو اپنے گود مین بٹھایا اور حضرت علی کو سیدھے ہات پر جا دیئے
اور فاطمہ کو طرف بائین کے چادر خیبری کہ اوپر بستر ہمارے جو چبوترے پر خوابگاہ مدینہ کے
بچھی ہوی تھی لیا اور اوپر اوتہائی اور بائین ہات سے چادر کو پکڑا اور سیدھا ہات
طرف پروردگار کے اوٹھا کر تین بار فرمایا کہ اللھم اھلی اذھب عنھم الرجس
وطھرھم تطھیرا یعنی خدایا یہہ اہلبیت میرے ہین دور کر پلیدی اونسے اور پاک کر
انکو ام سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایا مین اہلبیت سے تیرے نہین ہون فرمایا کہ تو بھی چادر
مین آجب دعا سے چچازاد کے اپنے اور ہر دو فرزندان اور فاطمہ کے فارغ ہوے مین بھی چادر مین
داخل ہوی ابو حمزہ اور انس اور معقل روایت کرتے ہین بعد نزول اس آیت کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طرف مکان فاطمۃ الزہرا کے جب گذرتے دروازے پر کھڑے رہکر فرماتے کہ سلام
ہی تمپر اے اہلبیت میرے اور رحمت اور برکات پروردگار کے تمپر ہووے بعد اسکے آیت
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا
پڑھتا علما اہل سنت مرحومہ کے اس بیان مین بہت سی روایتین بیان کئے ہین ابن عاصی
نے تیمنا وتبرکا اوپر ایکدو روایت کے مختصر کیا ارباب کشف وعلوم معنی اس آیت کی یون

بیان کئے ہین کہ یہہ آیت اگرچہ شان مین پنجتن کے نازل ہوی لیکن خشترک تمامی اہلبیت کو
شامل ہے جو کمل اہلبیت ہین اونکو اللہ تعالی نے پلیدی سے پاک کیا اور جو غیر کمل ہین یقین ہے
گناہون کو اونکے عفو کردے ویا توبہ کی توفیق دے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ
بخشوانیکے ویا علی وفاطمہ آپ پھر اونکے عارفان باللہ معنی اس آیت کی اور ہی طرح سے
بیان کئے ہین چنانچہ شیخ الکبیر شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکی مین لکھا ہے آیت
تطہیر سے مراد تمامی اہلبیت ہین اللہ تعالی نے پلیدی انسے دور کی اور عذاب آخرت سے
محفوظ رکھا جو کہ کمل اہلبیت ہین قرب مولا سے محظوظ ہین جو کہ غیر کمل ہین اگر انسے گناہ
صادر ہوا تو یہہ گناہ بظاہر حال ہے آخرت مین کچھہ عذاب اسکا نہین ہے اگر وہ لے توبہ
بھی مرجاین حسب کہ اصحاب بدر مغفور ہین ویسا ہی اہلبیت معاف کئے گئے ہین آیت دوم
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا
وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ
اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ جو نصاری کہ زمین نجران مین سکونت رکھتے تھے کفر وضلالت
مین غرق ہوکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کج بحثی کرتے تھے اور ہمیشہ اوس

جناب پاک سے سرکشی و فساد برپا کرتے اس بات سے دل پاک اوس جناب کا بہت ملول تھا حق تعالی
نے یہہ آیت بھیج کر اپنے محبوب کو قوت دیا اور خوش کیا یعنی بول ای محمد اونکو آو تم جمع ہوکر
اور بلاوین ہم اپنے فرزند انکوا ور تم بھی بلاو اپنے پسر ونکو اور بلاوین ہم اپنے زنون کو اور تم
بھی جمع کروا اپنے زنون کو اور بلاتے ہین ہم اپنے ذاتون کو تم بھی بلاؤ ذاتون کو بعد اوسکے
ہم اور تم جناب باری مین دعا کرین تا لعنت کرے اللہ جھوٹون پر اور جھوٹا خلق مین رسوا
ہو جب یہہ آیت اُتری جناب خواجہ عالم واسطے مباہلہ کے اوتھہ کھڑے ہوا اور جناب
حسین کو گود مین لیا اور حسن کا ہات پکڑا اور فاطمہ کو پیچھے کیا اور علی عقب فاطمہ کے تھا
اور فرمایا جب مین دعا کرونگا تم سب شتابی سے آمین کہو جب اسطور سے شاہ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصارا کے پاس گئے تو اُنپر بہت ہراس عاید حال ہوا قوم نصارا سے
اسقف نام پادری یعنی پیشوا انکا تھا بالاخانے پر سے حضرت کو دیکھا جلد اپنی قوم کو
بلا کر کہا اسوقت انکے چہرون کو دیکھتا ہون تو قبولیت واسطے انکے مہیا ہی اگر تمپر بددعا
کرین تو تم سبکے سب غارت ہو جاینگے چاہئے کہ جلد انکی اطاعت کرو تب سب نصارا
اوسکی بات سنکر اطاعت حضرت کی کئے اور پیشکش قبولے اسوقت حضرت نے فرمایا

کہ اگر یہہ مجھسے مباہلہ کرتے تو سبکے سب ہلاک ہو جاتے علما لکھتے ہین کہ یہہ آیت دلیل قوی
ہی فضیلت اہلبیت پر اللہ تعالی نے سب خاص و عام پر مراتب اونکے ظاہر کیا تا سب
اطاعت کرین اور فائدہ اتھاوین آیت سیوم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بدرستیکہ
اللہ تعالی اور فرشتگان اوسکے درود اور رحمت بہیجتے ہین اوپر نبی کے اے وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین درود بہیجو اوپر نبی کے اور سلام بہیجو اوسپر کعب فرماتے ہین کہ
جب یہہ آیت پاک اتری ہم سب ملکر عرض کئے کہ یا رسول اللہ ہم اسبات سے
آگاہ ہوے لیکن جانتے نہین ہین کہ آپ پر کسطرح سے سلام کہین اور درود بہیجین
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ کہو تم اے بار تعالی صلوٰۃ بھیج اوپر محمد کے
اور اوپر آل اوسکے سوا اسکے اور بہی احادیث اس باب مین وارد ہوے ہین علما اس
آیت کی تفسیر مین اسطرح سے بیان فرمائے ہین کہ اگرچہ اسمین ذکر آل کا ظاہرا نہین ہے لیکن
جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جواب مین سوال صحابہ کے جو سابق
مذکور ہوا صورت درود اور سلام بہیجنےکی اوپر اپنے اور اوپر آل اپنے بتلاے تو صاف ظاہر

ہوا کہ حکم درود بھیجنے کا جو اس آیت مین ہی سو آل پر درود بھیجنے کتین بھی شامل ہی اور
سب مومن اس امر سے مامور ہین اس بات پر اکثر علما کا اجماع ہی اور آخر مین التحیات
نماز کے بھی اوپر آل کے صلوۃ ہی بعضے علما اس صلوۃ کو فرض کہے اور بعضے سنت الغرض
یہہ آل پاک کئے چیزون مین شریک رسالت مآب کے ہین صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اول
صلوۃ دوسرا اسلام تیسرا التطہیر چوتھا حرمت زکات پانچوان محبت سوائے اسکے اور
بھی کئے چیزونمین شریک ہین بیان اسکا بہت مطول ہی اسواسطے مختصر کیا **فصل دوم**
در بیان احادیثیکہ در فضایل اہلبیت سید عالمیان و ترغیب بر محبت این دودمان
عالیشان علی جدہم وعلیہم التحیۃ والرضوان وارد شدند **ابیات** زہے اوصاف و
شان آل اطہر ٭ فضایل اور خصایلہاے خوشتر ٭ حدیث مصطفے اسپر ہی برہان ٭ کہ انکی
دوستی ہی عین ایمان ٭ **حدیث** روایت کیا ابن عساکر علی مرتضی رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ اہلبیت پر میرے احسان کریگا
بدلہ کرونگا اسکا روز قیامت مین **حدیث** روایت کیا حاکم عبد الرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ای مردمان مین پیشوا

تمہارا ہون وصیت کرتا ہون تمہارے تئین کہ بخوبی ادا کرو تم حق عترت کا میرے اور وعدہ کرتا ہون مین تمہارے سے حوض کوثر کا **حدیث** جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج الوداع سے پھرے اور چشمہ کے کہ خم نام فیما بین مکے اور مدینے کے واقع ہی ترے اور واسطے نماز کے لوگون کو جمع فرمایا اور نماز ظہر کی ادا کیا اور کہا کہ ای لوگو کوئی مرسل اس دنیا مین نہین رہا اور قریب ہی کہ مین بھی نزہونگا پس روز قیامت مین تم اللہ کو کیا جواب دینگے سب نے عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپنے رسالت کو ادا کئے اور احکام الٰہی ہمکو پہنچائے حضرت نے یہہ سنکر تین بار فرمایا کہ ای یار تعالے تو اس بات پر گواہ ہو پھر بعد بہت وصایا کے فرمایا کہ ای لوگو دو متاع نفیس تم مین چھوڑ جاتا ہون بیچ اونسے تمسک کرو ہرگز راہ گم نکرو گے اول کتاب الٰہی کہ بھری ہوی ہی ہدایت و نور سے ایک طرف اوسکا خدا کے ہات مین ہی اور دوسرا طرف نزدیک تمہارے اوسپر تمسک کرو تا ہو ن کہ دونو جہان مین راحت پاؤگے اور دوسری چیز اہلبیت میرے ہین تمہارے تئین یاد دلاتا اور خدا سے ڈراتا ہون کہ اونکے باب مین ہرگز قصور مت کرو جو کہ مجھپر ایمان لایا ہی اور دعوت کو میری قبول کیا ہی میری اہلبیت سے نیکی اور محبت کرے جو کہ دوست انکا ہی

عزیز ہی میرا اور دشمن انکا عدو میرا ہی بعد اوسکے فرمایا کہ ایا مین جان و دل سے تمہارے بہتر ہون
سبھون نے عرض کئے کہ یارسول اللہ تو بیشک ہمارا مولی ہی اور جان و دل سے
ہمارے اولی ہی تب فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہی من کنت
مولاہ فعلی مولاہ پھر دعا کئے کہ خدایا دوست رکھہ اسے جو علی سے دوستی رکھے
اور دشمنی رکھہ اوس سے جو اوس سے دشمنی کرے ای عزیز اس حدیث کے راوی مہاجر
و انصار سے قریب تیس کے ہین اس حدیث کو حضرت نے کئے جای پر بیان فرمایا چنانچہ
جنگ طایف مین اور حج مین اور حدیبیہ مین اور خم غدیر مین وارد ہوی ہی روایت ہی
کہ علی مرتضی اس روایت کو مسجد مین کوفہ کے بیان کیا اور فرمایا کہ جو کوی زبان مبارک سے
جناب پیغمبر خدا کے سنے ہو گواہی دیوے فی الفور اس مسجد سے سترہ صحابی اٹھہ کھڑے رہے
اوسمین بارہ اصحابی بدر کے تھے سبھون نے کہے کہ یہہ حدیث ہم زبان وحی ترجمان سے رسول خدا
کے سنے ہین علی مرتضی نے فرمایا کہ واقعی راست کہے ہین بعض اسبابات پر شاہد ہون روایت
ہی کہ جب حضرت نے شان مین علی کے اسطرح فرمایا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسرور ہو کر اس
علی مرتضی کے آگے مبارکباد دیا کہ فضل الٰہی سے آپ میرے اور مومن مومنہ کے مولا ہوے

اوس روز سے مہاجر و انصار وغیرہ صحابہ آپ کو مولا پکارتے تھے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ جب یہہ بات مشہور ہوی حارث نعمان یہہ سنکر آیا زمین بطیح مین
کہ وہان سنگریزہ بہت ہین اپنے اونٹ کو بٹھا کر جناب مین حضرت کے حاضر ہوا اور کہا کہ ای محمد
اول تو حکم کلمہ شہادت کا کیا ہم قبول کئے اور تجھے پیغمبر خدا جانے بعد اوسکے حکم صلوٰۃ کا کیا
وہ بھی قبول کئے من بعد حکم روزہ و زکاۃ و حج کا کیا وہ بھی قبولے آیا یہہ احکام تجکو بس
نہین ہوے جو پھر اپنے بھائی کو ہمپر برتر کیا یعنی کہا کہ مین جسکا مولا ہون اوسکا علی مولا ہی
آیا یہہ سخن تیرے طرف سے ہی یا خدا کے حضرت نے جواب دیا کہ قسم ہی اوسکی جوسکا خدا
ہی تحقیق یہہ بات ظاہر ہوی طرف سے خدا کے یہہ سنتے ہی وہ احمق اٹھ کھڑا ہوا
اور کہا خدایا اگر سخن محمد کا حق ہی تو مجھپر پتھر برسایا عذاب الیم بھیج ابھی وہ اونٹ تک
نہین پہونچا تھا کہ اللہ نے اوسپر سنگ برسائی کہ ایک انسے کہ سر آلگا اور دبر باہر نکلا
وہ مردود واصل جہنم ہوگیا اسوقت یہہ آیت نازل ہوی کہ وہ حق مین کفار کے واقع ہی
خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک سایل نے اللہ سے عذاب مانگا اللہ نے ویسا ہی دیا **حدیث**
روایت کیا دیلمی نیچ فردوس کے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوستی ایکروز کی آل محمد سے بہتر ہی عبادت سے ایکسال کے
جو کوئی اوس دوستی مین مریگا داخل ہوگا بیچ بہشت کے **حدیث** روایت کیا ابو القاسم
بن بشران نے کتاب امالیہ مین عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سوال کیا مین پروردگار سے اپنے عزوجل کہ داخل نکرے کسیکو
اہلبیت سے میرے بیچ دوزخ کے پس قبول کیا اللہ نے دعا میری اور عطا کیا مجھکو **حدیث**
حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ ستارے امن ہین واسطے آسمان کے جب وہ جاوے تو فنا ہوجاونیگے اہل آسمان اور
اہلبیت میرے امن ہین واسطے تمام خلق کے جب یہہ اٹھہ جاونیگے تو آویگا او جو کچھہ کہ
موعود ہی یعنی روز قیامت کا **حدیث** روایت کئے حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اہلبیت میرے مانند کشتی
نوح کے ہین جو کوئی اوسپر سوار ہوگا نجات پاویگا اور جو کوئی خلاف کریگا ہلاک ہوگا
خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کے قوم مین جو مسلمان تھے کشتی پر سوار ہوے
اور غرق سے نجات پائے اسیطرح جو آل پاک سے رسول خدا کے محبت رکھیگا اور اونپر

تمسک کریگا یعنی فرمان بردار ہوگا وہ شخص دین و دنیا مین نجات پاویگا **حدیث** روات
کیا ابن عساکر نے زید بن ارقم سے رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کہ دوست رکھا حسن و حسین و فاطمہ و علی رضی اللہ عنہم کیتین تحقیق دوست رکھا مجھے اور
جو دشمن رکھا انکو تحقیق دشمن رکھا مجھکو **حدیث** روایت کیا خطیب اور ابن عساکر نے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہتر مردون مین
علی ہی اور بہتر جوانون مین حسن اور حسین اور بہتر عورتون مین فاطمہ **حدیث** روات
کیا ابن مردویہ علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت مین
درجہ ایک ہی وسیلہ نام جب تم سوال کرین اللہ سے چاہئیکہ سوال کرین واسطے وسیلہ کے
عرض کیا مین یا رسول اللہ کون اسیجا ہمراہ آپکے رہیگا فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
**حدیث** روایت کیا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمارے پاس تشریف لایا چہرہ آپکا مانند بدر کے پر نور تھا عبد الرحمن بن عوف اوتھہ کھڑا رہا اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نور کا کیا سبب ہی فرمایا کہ اللہ نے بشارت دی حقمین داماد اور دختر
کے میرے یعنی اپنے فضل و احسان سے علی کا بیاہ فاطمہ سے کیا اور رضوان کو حکم کیا کہ درخت

طوبی کا ہلاوین اوراسمین سے چھٹیان پیدا ہوین جسقدر کہ دوست اہلبیت کے ہین ہر چھٹی پر
ایک ایک کا نام لکھا ہوا ہی ہر ہر فرشتیکو ایک ایک چھٹی دئے اور حکم کئے کہ جس روز
کہ روز حشر کا ہوگا ندا کرین اور جو محب اہلبیت کے ہین انکو ایک ایک رقعہ دیوین جسمین نجات
لکھی ہوی ہی دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داماد اور دختر میرے واسطے
خلایق کے امن ہین دوزخ سے **حدیث** روایت کیا امام احمد اور طبرانی اور حاکم نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف علی اور فاطمہ اور
حسن وحسین کے خوب نگاہ کئے اور فرمائے کہ مین جنگ کرنیوالا ہون اوس سے جو تم سے جنگ
کرے اور مین صلح کرنیوالا ہون اوس سے جو تم سے صلح کرے **حدیث** روایت کئے امام
احمد اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہات حسن
اور حسین کا پکڑ کر فرمایا کہ جو کوئی دوست رکھے مجھے اور دوست رکھے ان دونوکو اور
دوست رکھے باپ اور ماکو انکے وہ شخص ہمراہ میرے روز قیامت مین بیچ درجے میرے رہیگا
**حدیث** روایت کیا انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ مین جناب پروردگار سے سوال کیا کہ اہلبیت سے میرے کسیکو جہنم مین نہ لجاوے

اللہ نے قبول کیا سوال میرا اور یہہ مجھے بخشا اور اسطرح سے کہا عمران بن حصین نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ اہلبیت سے کسیکو عذاب نکرونگا **حدیث** روایت کئے علی مرتضی نے کہ فرمایا رسول خدا نے مجھسے کہ تو میرا بھائی ہی اور اولاد کا میرے باپ ہی اور تو شب و روز میری سنت پر مخالفون سے جنگ کریگا **حدیث** فاطمہ صغرا روایت کرتی ہی اپنے دادی فاطمہ کبرا سے کہ کہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو جو عورتین کہ فرزندان جنتے ہین وہ سب باپ دادے کے طرف منسوب ہین مگر اولاد فاطمہ طرف میرے منسوب ہین اور مین بلاشبہہ باپ انکا ہون **حدیث** جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہین کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ نے ہر پیمبر کے آل کو اوسکے صلب مین رکھا مگر اولاد کو میرے علی کے صلب مین رکھا **حدیث** روایت کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایکروز مین اور باپ میرا عباس نزدیک پیغمبر خدا کے بیٹھے تھے اس عرصہ مین علی مرتضی آیا اور حضرت پر سلام کیا آپنے جواب دیا اور اوتھہ کھڑے رہا اور آگے بڑہکر اوسکو گلے سے لگایا اور چھاتی پر بوسہ دیا اور اپنی سیدہی بازو پر بٹھلایا عباس نے عرض کئے یا رسول اللہ آیا بہت چہتا ہی تو اسکو فرمایا کہ ای چچا میرے قسم اللہ کی ہی کہ اسکو خالق

عالم مجھسے زیادہ دوست رکھتا ہی پھر ارشاد کیا کہ اللہ نے ہر پیمبر کے آل کو اُسکے پشت مین رکھا ہی مگر اولاد کو میرے علی کے صلب مین رکھا ہی **حدیث** روایت کئے ابویعلی اور ابن شاہین بیچ کتاب السنۃ کے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ فرمایا دیکھا مین حسن اور حسین کیتین اوپر دوش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوار ہین کہا مین انسے کہ نیچے تمھارے بہتر اسپ ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دونو بہتر سوار ہین **حدیث** روایت کیا ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ایک روز خدمت مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور دیکھا کہ جناب رسول خدا ہر دو دست مبارک اپنے زمین پر رکھے ہوے چلتے ہین اور پشت پر انکے حسن اور حسین سوار ہین اور حضرت نے فرماتے ہین شتر تمھارا بہتر شترون کا ہی اور تم دونو سوار بہترین سوارون سے ہین اور ذکر کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھا رسول خدا کو کہ پشت پر اپنے حسن وحسین کو بٹھا کر پھرتے ہین کہا مین اونسے کہ شتر تمھارا بہتر شترون کا ہی حضرت نے فرمایا یہہ بہتر سوارون کے ہین **حدیث** روایت کئے امام احمد اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشا کی گذاری مین نے جب حضرت نے

سجدہ کئے حسن اور حسین کود کر پشت پر حضرت کے سوار ہوئے جب حضرت سر سجدہ سے اٹھاتے انکیتین ہات سے پکڑ کر آہستہ اتارتے جب پھر سجدہ دوسرا کئے تو اوسیطرح حسنین سوار ہوئے حضرت نے بہت نرمی و آہستگی سے اتارے جب نماز سے فارغ ہوے انکو زانو پر بٹھا لئے مین لئے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکیتین نزدیک انکے ماں کے پہنچاتا ہون اس عرصہ مین نور ایک چمکا مانند بجلی کے حضرت نے فرمایا جاؤ اپنے ماں کے پاس ابو ہریرہ کہتا ہے مین انکو لیجا کر پہنچا یا نزدیک فاطمۃ الزہرا کے وہ روشنی اوسیطرح سے تھی حدیث روایت کیا امام احمد نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد و پدر سے اپنے کہ کہا ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واسطے نماز ظہر یا عصر کے تشریف لائے حسن یا حسین کو دین تھے جب اگے صف کے تشریف لیگئے انکو ایک جا بٹھائے تکبیر نماز کی کہے اور نماز شروع کئے اثناء نماز مین بیچ ایک سجدہ کے توقف بہت کئے راوی کہتا ہے کہ مین سجدہ سے اٹھایا ناگاہ دیکھا کہ وہ پسر پشت پر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیٹھا ہے اور حضرت سر سجدہ مین رکھے ہوے ہین پھر مین سر سجدہ مین رکھا جب نماز سے فارغ ہوئے سبھون نے عرض کئے یا رسول اللہ نماز مین سجدہ بہت دیر تک کئے یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی امر تازہ ہوا ہے یا وحی آئی ہے حضرت نے فرمایا

کہ ان دونو باتومین کوئی نہین تھے لیکن پسر میرا مجھے مانند شتر کے کیا تھا اور پشت پر
میرے سوار ہوا تھا بغیر خواہش اسکے سر او تھانے مین جلدی کرنا مکروہ جانا اور ابی سعید
اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس حدیث کو اسیطرح سے بیان کئے ہین حدیث روایت
کیا علی مرتضی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی میری عترت کی
بابمین مجھے اذیت و غم دیگا لعنت ہی خدا کی اوسپر اور بھی فرمایا کہ جو شخص عترت کے
باب مین مجھے آزار دیگا تحقیق اوسنے آزار دیا خدا کیتین حدیث روایت کیا علی مرتضی
نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ چار شخص کیتین روز محشر مین شفاعت
کرونگا ایک یہہ ہی کہ جو آل کی میرے عزت کریگا دوسرا جو انکی حاجت روا کریگا
تیسرا جو ساعی ہوگا اونکی حاجت مین چوتھا جو رہیگا اونکی محبت مین حدیث
روایت کیا ربعیہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ای ربعیہ یہہ بات تو سبکو پہنچادے
کہ مین نے دیکھا ہی رسول خدا کو جیسا کہ تو مجھے دیکھتا ہی اور تحقیق سنا ہون ان دونو کانون
سے کہ ایکروز آیا حسین قرۃ العین سرور کونین نزدیک اونکے حضرت نے اوسکو اپنے
دوش پر بٹھایا وہ پانون حضرت کے ناف پر مارنے لگا حضرت نے پانون اوسکا اپنے ہاتھ سے

پکڑ کر اپنی ناف پر زور سے مارا تا وہ ملول نہو پھر فرمایا کہ ای مرد مومن یہہ ہا حسین ابن علی
ہی فضل و شرف اوسکا بمرتبہ ہی جدا اوسکا خاتم النبیین ہی اور اولاد ابو البشر کا امام
ہی جدہ اوسکی خدیجہ کبرا ہی کہ جسکو سبقت ہی تمام مومنات پر ماموں اوسکا قاسم ابن
رسول اور خالہ اوسکی زینب معقول ہی پھر یون ارشاد کیا کہ یہہ حسین ابن علی ہی
نانا نانی اور مادر و پدر چچا اور پھوپی اور خالہ اور ماموں اور بہائی اوسکا بہشت
مین ہین پھر فرمایا کہ اللہ تعالی جیسا کہ نعمتین آل حسین کو عطا کئے سوای اون پیغمبرون
کے یعنی یوسف سے ابراہیم تک کہ بعد نبی کے نبی ہوے کسی پیغمبر کے آل کو ایسا عطا نہین کیا
اب جانئے کہ ایسے احکام نبوی اور احادیث مصطفوی شان مین اہلبیت کے از حد
زیادہ ہین چنانچہ علما اس امت مرحومہ کے فضایل مین اہلبیت کے صدہا کتب لکھے
اور داد اپنی محبت و وداد کا دئے تفصیل اوسکی بہت طول ہی اسواسطے یہہ عاصی
اوپر ان چند احادیث کے اختصار کیا اب آگے اقوال بزرگون کے لکھنے مین آتے ہین
دل لگا کر سنئے **فصل سیوم** در بیان اقوال صحابۂ کرام و مجتہدان عظام در
محبت و تعظیم اہلبیت خیر الانام علیہم الصلوۃ والسلام ابیات

صحابہ کے سنو اقوال مین بیچ بشان اہلبیت و آل مین بیچ کیا کرتے تھے سب تعظیم انکی کہ
بیشک فرض ہی تکریم اونکی اصحاب سرور عالم علیہ و آلہ و علیہم الصلوة والسلام نے
تکریم اہلبیت کی نہایت کرتے تھے چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ای مردمون تم
رسول خدا کا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیجو یعنی اوسکی عترت کی پاسبانی اگر رضامندی اوس جناب
پاک کی چاہتے ہو تو اوسکے آل کو بدل وجان چاہو اور کہا قسم ہی اللہ کی کہ جسکے ہات مین میری
ذات ہی پاس میرے دوست تر ہی آل رسول خدا میری آل سے اور کہا فاطمة الزہرا سے کہ بیشک
ایکے تیر پاس احب الناس ہین بعد اونکے تحقیق تم میرے پاس احب ہین روایت کیا اسکو بخاری نے
روایت ہی کہ صدیق اکبر علی مرتضی کے چہرے پر بہت نظر کرتا تھا ایکبار عایشہ رضی اللہ عنہا
نے پوچھے کہ کیا باعث ہی کہ آپنے علی کے منہہ کو بہت دیکھتے ہین فرمایا کہ سنا ہون رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ رویت حیدر کی عبادت ہی روایت ہی کہ ایکروز صدیق اکبر
اور علی مرتضی بالاتفاق نزدیک روضہ منورہ کے آئے علی نے فرمایا کہ ای خلیفہ رسول اللہ آپ آگے
چلیے جواب دیا کہ ایسے مرد پر کیونکر آگے ہون کہ جسکے حق مین فرمایا رسول خدا نے جیسا کہ مرتبہ ہی اللہ
کے پاس میرا ویسا ہی مرتبہ ہی میرے پاس علی کا اور ایکروز صدیق اکبر حسن مجتبے کو گود مین لیکر قسم

کہا کر کہا کہ یہہ گرامی گوہر شبیہ رسول خدا ہی نہ مثل علی اور علی مرتضی وہان کہڑے ہوے تبسم کر رہے ہی
روایت ہی کہ عمر فاروق سے کسی نے پوچھا کہ تو علی کو بہت چاہتا ہی ایسا کسی صحابی کو نہین
چاہتا جواب دیا کیون نہ دوست رکھونگا وہ تحقیق میرا مولی ہی اور کہا اللہ سی پناہ
مانگتا ہون کہ مین جیتا رہون جس قوم مین کہ علی نہ ہووے روایت ہی کہ دو عرب نے باہمین
مناقشہ کر کر نزدیک عمر فاروق کے آئے آپنے علی مرتضی سے کہا کہ انکا فیصلہ کیجئے علی او نکے
باب مین حکم کئے وہ حکم ایک نے قبول نہین کیا اور کہا کہ حکم علی کا مجھے قبول نہین ہی فی الفور
عمر فاروق نے غضب مین آکر جست کی اور گردن اوسکی پکڑی اور کہا کہ ای نادان جانتا
نہین ہی کہ تحقیق یہہ میرا اور تمامی مومنان کا مولا ہی جو مومن اسکو مولا نجانیگا وہ مومن
نہین ہی اور اسیطرح سے عثمان ذو النورین بھی علی مرتضی اور حسنین کو بدل و جان
چاہتے تھے کہ جسکا حد نہین ہی اور دوسرے صحابی بھی اسیطرح سے تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے
حتی کہ جب حسن مجتبی گھوڑے پر سوار ہوتا تو ابن عباس اور کئی صحابی آکر رکاب پکڑتے اور پیچھے
ہمراہ چلتے اور اسمین اتنا مرتبہ اور عزت بوجھتے اور اسیطرح سے تابعین اور تبع تابعین جان و
دل سے آل اطہر کو چاہتے تھے عمر ابن عبد عزیز کہ تابعین مین بڑا نامور اور سلطنت اوسکی مانند

خلافت کے ہی جب مدینہ منورہ کا امیر تھا ایکروز عبد اللہ ابن حسن بن حسن مجتبےٰ پاس اوسکے
آیا عمر پیشوا جاکر اوسکو لے آیا اور بہت تعظیم و تکریم سے بٹھایا اگرچہ وہ پسر بہت صغر سن تھا
لیکن اوسنے توقیر اسکی بہت کیا جو بنی امیہ وہان حاضر تھے یہہ دیکھکر بہت جل گئے کوئی کہا
انمین سے کہ تو اسکا پاس اتنا کیون کیا کہا عمر نے کہ بہت لوگونسے سنا ہون کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ دختر میری نور چشم و لخت جگر میری ہی جو چیز
اوسکے دل کو خوش کرتی ہی وہ مجھے خوش کرتی ہی جو شے اسکو غضب مین لاتی ہی وہ
مجھے غضب مین لاتی ہی اسواسطے مین اتنی تعظیم اوسکے پوتے کی کیا تا دل اوسکا خوش
ہووی پھر اوس پسر سے کہا مجھسے بہت راوی کہے ہین کہ فردا تم سبکو رتبہ شفاعت
کا ہوگا تو میری شفاعت کر اور کہا ای اطہر اگر تجھے کچھ کام درپیش آوے تو مجھے رقعہ لکھکر
اعلام فرما اور سرفراز کر کیا واسطے کہ مجھے شرم آتی ہی اللہ سے کہ تجھے اپنے مکان مین دیکھون
اور اسیطرح اکابر دین آل پاک سے محبت و وداد رکھتے تھے اور بہت تعظیم و
تکریم کرتے تھے چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد وغیرہ کبھی آگے قریش کے
چلتے نہین تھے روایت ہی کہ جب ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبےٰ خروج

کئے امام اعظم نے دل سے اور زبانسے اور زر سے جیسا کہ چاہیئے اوسکی مدد کیا اور اپنے بیٹے کو
کہ حماد نام تھا اوسکے ساتھہ دیا آخر وہ اوسکے ساتھہ شہید ہوا ابا زری نے بیچ کتاب توفیق
اپنے لکھا ہی کہ علامات حب رسول خدا یہہ ہیکہ اوسکے آل سے محبت رکھے جو کہ دل سے محب
رسول اللہ کا ہوگا اوسکے آل کو چاہیگا اور جو اکابر دین کہ اسرار الٰہی سے ظاہر و باطن
اونکا معمور ہی بھرے ہوے ہین محبت وودادسے آل پاک کے اور اونکو ایسا ادب سے
دیکھتے ہین جیسا کہ آبا و اجداد کو اونکے دیکھتے ہین اور جان و دل سے اونکی کمک کرتے ہین اگر
اونسے کچھہ گناہ یا خطا صادر ہوا تو اوسپر نظر نہین کرتے اور محبت نہین چھوڑتے مگر فعل انکا
پسند نہین کرتے شیخ الکبیر شیخ محی الدین ابن عربی جو صاحب کشف و شہود
منبع ذوق و شوق ہین بیچ فتوحات کے ایک بابمین اس بیان کو بہت طول لکھے ہین
یہانتک کہ اگر سیدون نے جفا و ستم کرین تو ہم اصلا اوسکا بدلہ نکرنا بلکہ راضی رہنا
اوس جفا و ستم سے جیسا کہ قضا و قدر سے راضی ہین اور لکھا ہی کہ تمامی اولیا شان و مرتبے
کو آل اطہار کے جانتے ہین لیکن بعض اونسے شناسائی آل اطہار کی زیادہ رکھتے ہین اوس
مراتب و مناقب اونکے بہت جانتے ہین یہہ اسرار دوسرے ولیون کو حاصل نہین ہے

اور علما لکھے ہین اگر کوئی اہل مدینہ سے بدعت کرے اور گناہونکی کام مین اپنے اوقات صرف
کرے تو بھی اوسکی محبت رکھنا کیا واسطے کہ وہ ہمسایہ رسول خدا کا رکھتا ہی وہ خطا اوسکی
اس شرف کو دور نہین کرتی ہی جب شفاعت حضرت کی عام ہی تو اول اونکو امید
شفاعت کی ہی اب دیکھئے کہ ہمسایہ کی ایسی عزت ہی تو عترت کی کیسی کچھ عزت ہوگی

**باب دوم** دربیان چیزہائیکہ برین دودمان عالیشان اہم ولازم است و
علامات شیعۂ این حضرات عالیات علی جدہم وعلیہم الصلوۃ والتحیات دربنباب دو
فصل است **فصل اول** دربیان آنکہ برسادات لازم است **ابیات** جو سرو گلشن خیر
الوری ہین ٭ گل خوشبوی باغ مرتضی ہین ٭ وہ سب مقبول اور خیر البشر ہین ٭ کہ
شاخ پاک کے نیکو ثمر ہین ٭ ہی لازم اونکو مثل جد امجد ٭ رہین با طاعت و تقوای بیحد ٭
جانو تم کہ جو چیز ان سیدون پر واجب ہین بیان کئے جاتے ہین اگرچہ یہہ امور تمامی اہل
اسلام پر واجب ہین علی الخصوص سیدون پر واجب تر ہین کہ حضرات عالیات کے
چال سیکھین اور اپنے کو مانند اونکے بناوین یعنی اپنے اوقات کو بیچ تحصیل علم دین کہ حدیث
و تفسیر و فقہ ہی صرف کرین روایت ہی کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ یکروز مسجد مین

تشریف لایا اور ابن اسلم کو ڈہونڈا کہ وہ علم رکھتا تھا پاس اوسکے جا بیٹھا بعضون نے پوچھا کہ
امام دو جہان اتنا ڈہونڈ کر ابن اسلم پاس کیون جا بیٹھا فرمایا کہ جہان کہین علم ہو وہان
جانا بہتر ہی روایت ہی کہ فرمایا ابن عباس ابن عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ اخبار جناب پیغمبر خدا نزدیک انصار کے بہت تھے مین ہر روز کئی مرتبہ اوسکے
لینے کے واسطے اونکے مکانون کو جاتا تھا اگر اونسے کوئی شخص کبھی سوتا رہتا تو اوسکے در
پر بیٹھ رہتا جب وہ بیدار ہوتا تو مجھسے کہتا کہ ای ابن عم رسول اللہ مجھے طلب کرنا تھا
تا تیری خدمت مین حاضر ہوتا مین نے جواب دیتا کہ جہان کہین علم ہو وہان جانا
اور فایدہ اوٹھانا بہتر ہی اسواسطے مین خدمت مین تیرے آتا ہون تا فایدہ اوٹھاون چنانچہ
حدیث نبوی مین آیا ہی اطلبوا العلم ولو کان بالصین اور یہہ تحصیل علم صرف
اللہ ہی کے واسطے کرین نہ واسطے دنیا کے اور دل اپنا بغض اور حسد اور کینہ و نخوت
سے پاک رکھین اور تقوی و طہارت اور خوف الہی اور صبر و قناعت اور حلم و خلق
بمرتبہ کرین اور بعثت پیغمبر پر قایم رہین کہ کسیطرح سے خلاف اوسکا نہ ہووے اور قضا و قدر
پر راضی رہین چنانچہ اسبات مین احادیث سید المرسلین اور اقوال ایمۂ طاہرین بہت سے ہین

آئے ہین دورکار دنیا پر ہرگز جد و جہد نکرین اور امورات دنیا سے پرہیز کرین کیا وسکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہم اہلبیت کے لئے دار آخرت مقرر کیا ہی خبر ہے کہ ایکروز فاطمۃ الزہرا دو چاندی کے چوڑیان پہنے تھین سوائے اسکے اور بھی کچھہ اسی طرح کا زیور بدن مبارک پر تھا اور دروازے پر ایک پردہ ڈالے تھے اس عرصہ مین شاہ انبیا تشریف لایا اور اندر مکان کے گیا بہت سے صحابی جو ہمراہ تھے در پر کھڑے رہے جب حضرت نے مکان سے باہر نکلے تو آثار غضب چہرہ مبارک سے نمایان تھے سب اصحاب متحیر رہے کہ باعث اس غضب کا کیا ہی حضرت نے وہانسے مسجد مین تشریف لائے اور منبر انور پر چڑے جناب فاطمۃ الزہرا نے جانا کہ یہ زیور اور پردہ نے حضرت کو غضب مین لائے ہین فی الفور انکو دور کر کر حضرت کے خدمت مین روانہ کئے اور قاصد سے کہے بعد تسلیم کے عرض کر کہ یہہ چیزین خدا کی راہ مین صرف فرما قاصد نے جا کر عرض کیا جناب رسول خدا سنتے ہی فرمایا کہ فدا ہووے باپ اوسکا اوسپر چنانچہ تین بار اسیطرح سے فرمایا اور کہا کہ دنیا محمد اور آل سے اسکے کچھہ نسبت نہین رکھتی ہی بعد اوسکے ان چیزون کو فروخت کر کر راہ خدا مین صرف کیا اور علی مرتضی زہد و فقر مین سبکا مقتدا ہی چنانچہ

تمامی عمر مین مالک نصاب نہین ہوا خبر ہی کہ آپنے تین بار دنیا کو طلاق دیا چنانچہ اکر دن
بیت المال پر جاکر یون کہا کہ ای زر سفید و زر زرد تم میرے غیر کو فریب دو اور اہل شام کو مسرور
کرو مین تمکو اپنے سے دور کیا ہون اور چاہیئے کہ سب صحابہ سے الفت و محبت
رکھین اور جان و دل سے انکی مدح و ثنا کرین کیا واسطیکہ وہ برگزیدگان حق ہین جناب مصطفی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوست ہین اونسے قیام اسلام کا ہوا اور احکام دین کے پہنچے
انکو علی مرتضی اور تمامی اہلبیت دل و جان سے دوست رکہتے تھے فرض ہی تمامی سادات
پر کہ انکو دوست رکھین روایت ہی کہ خلافت مین علی مرتضی کے سویدا آکر کہا
کہ یا علی بعض مردم شیخین کو بد کہتے ہین جناب علی مرتضی نے غضب مین آکر فرمایے کہ
پناہ لیتا ہون اللہ سے کہ انسے بدی رکھون جو کوئی انسے بدی رکھے اوسپر لعنت خدا کی
ہی پھر اوتھہ کھرے رہے اور مسجد مین جاکر منبر پر سوار ہوے راوی کہتا ہی کہ اسوقت
ریش مبارک اپکی سفید تھی اسکو ہات مین پکرا تھا اور اشک جاری تھے اور ہر طرف دیکھتا تھا
اس عرصہ مین لوگ آکر جمع ہوے بعد حمد و نعت کے فرمایا کہ کیا ہوا ہی لوگون کو کہ دو
وزیر کو نبی کے اور دو سید قریش کو بد کہتے ہین کہ وہ صحبت رسول خدا کی رکھے جب تک

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا مین تشریف لیئے اُنسے راضی تھے قسم ہی اللہ کی جو انسے بدی کیگا وہ
مسلمان نہین ہی چنانچہ اس بیان مین کلام امیر المومنین کا بہت دراز تھا مختصر اسکا یہان بیان کیئے
گیا اب چاہیے کہ تمامی سادات اسپر عمل کرین اور دین و ایمان کو کامل کر کر مراتب عالی کو پہنچین

## فصل دوم دربیان علامات شیعہ حضرت آغایان علی جدہم علیہم الصلوٰۃ والتحیات اہائی معنی شیعہ

کی پاک ای نکو کارشِ کہ ہین وہ دوستان آل اطہار علامت اونکی کیا کہیئے کہ کیا ہین
کہ عارف ہین ولی ہین باصفا ہین تتمۂ علامات اہلبیت کے شیعہ کے بیان کیئے جاتے ہین
تھوڑا کوش ہوش سے سنا چاہیے روایت ہی کہ [illegible] مرتضی یکروز مسجد مین تشریف
لایا ابن خیثم اور جندب ابن نصیر ہمراہ تھے کئے لوگ پیشوا آکر سلام کئے علی مرتضی نے
پوچھا تم کون ہین عرض کئے کہ یا علی ہم تیرے شیعہ ہین فرمایا کہ کیا سبب ہی کہ میرے شیعہ
کے آثار تم مین پاتے نہین جاتے ہین وہ لوگ کچھ جواب نہ دئے اور حیا سے خاموش رہے
جندب اور ربیع نے آکر عرض کئے کہ یا علی تیرے شیعہ کے علامات کیا ہین حضرت نے
خاموش رہے پس ہمام کہ بڑا عابد اور مجتہد تھا عرض کیا کہ قسم ہی اوسکی جو تم اہلبیت کو
پاک کرکر پیدا کیا اور بہت سے فضائل تم مین دئی تحقیق تیرے شیعہ کے علامات ہمسے بیان

کہ تب علی مرتضیٰ نے اسکے کاندھے پر ہات رکھا اور فرمایا کہ میرے شیعہ عارف باللہ ہین
حکم الٰہی پر مستعد رہتے ہین اور کلام انکا سوائے خیر کے نہین ہی اور لباس انکا بین
یعنی نہ قیمتی و نہ ارزان ہی اور انکے دل مین سوائے اللہ کے غیر کو جاے نہین ہی اور
امید اللہ سے رکھتے ہین اور جانتے ہین کہ بہشت اپنے ہی واسطے ہی بلکہ بہشت مین بیٹھے
ہین اور خوف الٰہی ایسا ہی کہ دوزخکو انھونے دیکھتے ہین بلکہ اندر اسکے داخل ہین اس
خوف و رجا مین عمر اپنی گذارتے ہین ہرچند دنیا نے انکی خواہش کی وہ نفرت کئے
اور خواہش کو اپنے دل سے نکال دئے اور تمام شب سر سجدہ مین رکھکر گریہ و زاری
کرتے ہین اور اپنے رب کے حمد و ثنا مین رہتے ہین اور دن تمام روزہ و نماز مین گذارتے ہین
اور خلق کو راہ نیک تقوی طہارت کی دکھاتے ہین اور خوف اللہ کا انکو ایسا ضعیف
و نحیف کیا ہی کہ بجز پوست و استخوان کے کچھ نظر نہین آتا ہر دم عبادت الٰہی
مین نفس کو اپنے سستی کرتا ہوا جانتے ہین اور ایمان انکا کامل ہی جسقدر رانج تنجیان
گذرتے ہین اسقدر صبر کرتے ہین اور سختی مین اضطرار کو دخل نہین دیتے اور بجز نیکی
و صواب کے کوئی کام نہین کرتے اور ہمسایہ پر احسان کرتے ہین فرمایا علی مرتضیٰ نے

کہ جو لوگ ان صفتون سے موصوف ہین وہ تحقیق میرے شیعہ ہین یہہ سخن ہمام سنکے
سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور وجد مین اگر گر پڑا اور جان جان آفرین کو سونپا علی مرتضی
نے اپنے دست مبارک سے اوسکو غسل دیا اور نماز پڑہا اور مدفون کیا آئی بہائی یہہ
علامات جو مذکور ہوے کمل اولیا کے ہین تحقیق وہ شیعہ علی مرتضی ہین جو کوئی ان صفتون
سے موصوف ہووے دعوی اوسکی محبت کا کرنا بجا ہی اگر یہہ صفات نہین ہی تو لاف محبت
اوسکی دروغ بیفروغ ہی کیا واسطے کہ جب تک عاشق ہمرنگ معشوق نہووے لاف عاشقی
اوسکا بے فایدہ اور باطل ہی ہر مومن کو چاہئے کہ اُن صفتون سے موصوف ہووے تا مطابق اپنے
محبوب کے بنے جو لوگ کہ دعوی محبت حضرات اہلبیت کا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ہم وقت
مین جناب سید الشہدا کے رہتے تو اپنا جان اوسپر سے فدا کرتے اور شریک رنج و مصیبت
اوسکے رہتے اور اپنا مال و عیال اوسپر سے تصدق کرتے ایسا کہنا سہل ہی کیا واسطیکہ وہ بزرگان
طرف دار بقا کے تشریف لیگئے اور کچہہ معاملہ انسے باقی نہ رہا اب علامت اور امتحان محبان
صادق اور عقیدتمندان واثق کی بیان کرتا ہون گوش عقیدت سے سننا چاہئے کہ جو کوئی
اونسے کمال محبت رکہتا ہی اونکے آل و اولاد پر اپنا جان و مال فدا کرتا ہی اور اونکی تعظیم و تکریم نہایت

کرتاہی اور اونکی مشکل کو حل کرتاہی اور حاجت اونکی اپنے حاجت سے زیادہ جان کراول روا
کرتاہی اور اونکی رنج و محنت مین شریک رہتاہی اور انکو سب وقت مین اپنے سے بہتر جانتاہی
اگر بمقتضای بشری کچھ خطا اونسے ہو تو اوسپر ہرگز نظر نہین کرتا اور کچھ عیب اونپر نہین رکہتا
اور کبہو حقارت سے اونکو نہین دیکہتاہی پہر جو شخص کہ ایسا نہی بیشک وہ محب اون حضرات
کاہی اگر وہ وقت مین سید الشہدا کے ہوتا تو یقینا جان اپنا اوسپر سے فدا کرتا اور نعمتین
بہشت کے تو تمنا کیا واسطے کہ جو اونکی جز جان اپنا فدا کرتاہی بطریق اولی اوس جناب
پر جان نثار کرتا والا دعوی اوسکا دروغ بیفروغ ہی کیا واسطیکہ بنی اسرائیل اسیطرح
ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنکر خوش ہوتے تھے اور لاف محبت کا کرتے تھے
یہان تک کہ آپ کے ملاقات کے اشتیاق مین ملک شام کو چہوڑ کر مدینے مین آکر سکونت
کئے جب وہ جناب پاک جسم شریف سے تشریف لائے اور وقت امتحان کا پہنچا اکثر اونسے
منحرف ہوگئے اللہ تعالی تمامی مومنو کو محبت صادقہ اہلبیت کی عطا کرے **باب سیوم**
دربیان رنج و مصایب اہلبیت کرام علی جدہم و علیہم الصلوۃ والسلام درینباب چہار
فصل است **فصل اول** در احادیثیکہ بمصایبات تمامی عترت اطہار تعلق دارند

ابیات یہہ حال عترت اطہار سنکر؛ تڑپتا ہی دل بیتاب و مضطر؛ حدیث مصطفیٰ
ہی ہویدا؛ کہ کیسا آہ اونپر رنج و غم تہا؛ اب جانئے اہلبیت پر کیسی کیسی رنج و مصیبتین
گذری جنکے جد کے لئے موجودات کا وجود ہوا اُنپر کیا کیا بلائین برپا ہوے مجملا بیان کیا جاتا ہی
تہوڑا درد دل سے سنا چاہئے حدیث روایت کیا ابو سعید خدری نے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بعد میرے عترت میری امت سے میری بہت سے رنج و مصیبتین
اتہاوینگے اور انسے قتل ہووینگے دشمن سخت اونکے بنی امیہ ہین حدیث روایت کیا
ابن مسعود نے کہ کہا خدمت مین رسول خدا کے بیٹہا تہا اس عرصہ مین کئے جوان بنی ہاشم
آئے حضرت نے اونکے چہرون کو دیکھتے ہی رنگ مبارک حضرت کا متغیر ہوا اور اشک
انکہون سے جاری ہوے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے روی مبارک سے آثار رنج
و غم کے پائے جاتے ہین فرمایا کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ہم اہلبیت کو دار آخرت دیا اور دوسرون
کو دنیا تحقیق بعد میرے اہلبیت میری رنج و محنت دیکھینگی حدیث روایت کیا علی
مرتضی نے کہ ہم ایکروز حضرت کے واسطے ہریرہ لیگئے اور خدمت مین رکہے اور ام ایمن بہی
شیر و خرما بہیجے تہے حضرت نے نوش جان فرمایا اور ہم بہی ہمراہ حضرت کے تناول

کیئے مین نے اوٹھکر بات حضرت کا دہلائی بعد اوسکے حضرت نے طرف قبلہ کے منہہ کرکے ہت
دعا فرمایا اور سر سجدہ مین رکھکر از حد زیادہ گریہ وزاری کیا اور سر اوٹھا کر پھر سر سجدہ ہوے
اسیطرح تین مرتبہ عمل فرمایا اور ہم خوف سے پوچھہ نہ سکے تب امام حسین پشت پر حضرت
کے سوار ہوکے نے اختیار گریہ کرنے لگے حضرت نے فرمایا کہ ای فرزند فدا ہوے تجہپر والدین
میرے کیا چیز تجھے گریہ مین لائی عرض کیا کہ ای باپ میرے ایسا تجھے کبھی گریہ کرتا ہوا نہین
دیکھا تہا گریہ آپکا مجھے رولایا اسوقت حضرت نے فرمایا کہ ای فرزند آج تمسے ایسا مسرور
ہوا کہ ایسا کبھی خوش نہ ہوا تھا اس عرصہ مین بھائی میرا جبرئیل آیا اور مجھے خبر دیا کہ تم قتل
ہونگے اور تمہارے شہادتون کے مکان علیحدہ علیحدہ ہونگے یہہ خبر مجھے غم مین لائی اور مین تمہارے
واسطے دعا کیا کہ اللہ نے تمکو جزای خیر دیوے ای بھائی جسطرح سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی
اوسکا ظہور ہوا یعنی علی مرتضی کوفہ مین شہید ہوے اور حسن مجتبی مدینہ طیبہ مین اور
حسین شہید ہوے کربلا مین اسباب مین احادیث و اخبار بہت سی ہین لیکن یہہ
عاصی بہت مختصر کیا **فصل دوم** در بیان کیفیت محنت و کربت و وفات
حضرت فاطمۃ الزہرا علی ابیہا و علیہا الصلوۃ والثنا ابیات مجبوا آہ یہہ رونیکی جا ہی

وفات فاطمہ خیر النسا ہی؛ یہہ اوسکے لخت دل کا ماجرا ہی؛ کہ جسنے بضعۃ منی کہا ہی؛ نہ آئی اوسکو
خوش حضرت کی فرقت؛ کہ شش مہ بعد اوسکے پائی رحلت؛ روایت ہی وفات مصطفے
سے؛ بہت گریان تھی وہ درد و بکا سے؛ نہ شب کو خواب تھا نہ اونکو آرام؛ ہمیشہ رہتی تھی
ناشاد و ناکام؛ نہ تہا جز خون دل کے نوش اوسکو؛ فقط غم کہانیکا تہا ہوش اوسکو؛ زبس
رہتی تھی گرم آہ و فغان مین؛ نہ سوتا تہا کوئی شب کو مکان مین؛ حضرت سیدۃ النسا بضعۃ
رسول اللہ فاطمۃ الزہرا ابتدائے شعور سے آخر عمر تک رنج والم محنت و غم مین گذاری جب
ہمراہ حضرت کے مکہ مین تھی کافرون سے بہت رنج و محنت دیکھی اور غار مین بہی ہمراہ
باپ کے محنت والم اٹھائی جب حضرت نے مدینہ مین تشریف رکھے وہان بہی بجز رنج و
غم کے نہین گذرا اگرچہ وہان بہت سی فتوح آئی کچھ اوس سے نہ لی ہمیشہ جسم لطیف اون جناب
مقدسہ کا طاعت و عبادت سے اللہ تعالی کے قوت پاتا تہا اور ہر لحظہ دل پاک اونکا
معرفت حق سے مسرت و راحت دیکھتا تہا انتقال سے بہنون کے اور بہائیون کے
ازبس غم والم کھینچی جب جناب سرور انبیا خواجہ اصفیا اس جہان سے دار نعیم کو تشریف
لیگئے تو گویا آسمان غم کا اوپر ٹوٹ پڑا؛ غم و اندوہ مین حال اوسکا ایسا تباہ ہو گیا

کہ ہوش زندگی کی باقی نہ رہی بلکہ زندگی سے اپنے بیزار تھی ہر لحظہ وہر آن دل اوسکا باپ کے
داغ فراق مین بریان وہر ساعت ولمحہ گریہ وزاری اور سوگواری اوس سے نمایان تھی
حتی کہ کبھی ہنسی نہین اور کسی سے خوشی کی بات نہین کی اور اپنے والد کے مرثیے کہی اون
مرثیون مین ایسا تب وتاب ہے کہ اگر سنگ ہو تو گلکر آب ہو جائے اسحال سے چھے مہینے
گذرے تیسری تاریخ ماہ رمضان کی اس جہان سے رحلت فرما کر دار نعیم کو تشریف
لیگئی تحیت وسلام ہو انپر طرف سے اللہ کے اوپر **فصل سوم** در بیان شہادت
علی مرتضی رضی اللہ عنہ **ابیات** جہان مین کس لیئے سامان ہے غم کا ؛ ہر یک جا ذکر
ہے درد والم کا ؛ کہو رحلت ہے کس شاہ زمن کی ؛ کہ آمد ہے یہان دیوانہ پن کی ؛ تڑپتا ہے
دل صد چاک اپنا ؛ ہے دریا دیدہ نمناک اپنا ؛ مگر ہوتا ہے درد دل سے ظاہر ہے روح مرتضی
جنت کے سایر ؛ علی مرتضی ہمیشہ رنج والم اندوہ وغم مین تھا ہر جای ہمراہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفار ومنافق سے بہت محنت ورنج اوتھائی اور ہر جنگ
مین یارو مددگار اوس حضرت کا رہا جسوقت رسول خدا ہجرت فرمایا تو بستر پر
انحضرت کے سویا جب خلیفہ ہوا تو بھی ایک ساعت آرام نہین دیکھا شامیون اور نہروانیون کو

اور خوارج سے بہت کاہش اور مصیبت اوٹھائی یہان تک اونسے رنج پہنچا کہ تنگ ہوکر
جناب باری مین عرض کیا کرتا کہ یارب وہ شقی ابن ملجم کسواسطے آتا نہین اور مجھے مار نہین
کیا واسطیکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے شہادت کی خبر دی تھی حدیت
عایشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہی کہ دیکھی مین سالار انبیا کو کہ علی کو گلے سے لگایا اور
پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ قسم ہی اللہ کی یہہ اکیلا شہید ہوگا حدیث روایت
کیا صہیب نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے کہ ای علی جانتا ہی تو کہ
اگلے لوگو نمین کون شقی ہی عرض کیا کہ جسنے ناقہ صالح علیہ السلام کا پی کیا ہی پہر فرمایا
کہ ای علی مردم اخیر مین کون شقی ہی التماس کیا کہ یارسول اللہ مین نہین جانتا ہون فرمایا
جو تیری محاسن خون سے تر کریگا اور شہید کریگا تجھے وہ شقی تر ہی جب شہادت قریب
پہنچی تو علی مرتضی غذا سوای تین لقمہ کے نہین کہاتا تھا اور فرماتا کہ مین چہتا ہون کہ
شکم خالی ہووے اور وصال خدا میسر ہو اور اون دنونمین رسول خدا کو خواب مین دیکھکر
عرض کئے کہ یارسول اللہ مین آپکی امت سے بہت رنج ومحنت اوٹھایا فرمایا کہ یا علی
تو اونپر بددعا کر امیر المومنین دعا کیا کہ ای بار خدا مین اونسے بہت ملول ہوا اور وہ بہی مجھسے

بیزار ہین تو اپنے فضل و کرم سے مجھے خیر عطا کر اور اونکو مبتلا کر بدی مین جس روز کہ شہید ہوا
اوسکی تمام شب بیدار رہا اور کئے مرتبہ باہر آکر آسمان پر نظر کرتا تھا اور قسم کھا کر فرماتا تھا
کہ مین کبھی جھوٹ نہین کہا ہون تحقیق یہہ شب میری شہادت کی ہے اس عرصہ مین
وقت صبح کا ہوا موذن نے اذان کہی آپنے مکان سے اوٹھ کر مسجد کو تشریف فرما
ہوے صحن مسجد مین کئے قاز آکر دامن آپکا پکڑ کر بہت غوغا کیے لوگ اونکو دور کرنے لگے
فرمایا آنحضرت نے کہ چھوڑ دو تم انکو کہ وہ ہمپر نوحہ کرتی ہین پس وہانسے مسجد مین جا کر واسطے
نماز کے کھڑے رہے اسوقت ابن ملجم ابتر آکر آپکے سر مبارک پر ضرب شمشیر کی جب وہ ملعون
ازلی مرتکب ایسے امر کا ہوا ایسے صدا ہی لعن اللہ علی ذلک الاشقی در و دیوار سے بلند ہوئی
اوس روز اٹھارویں ماہ رمضان کی تھی اکیسوین کو اس دنیا سے رحلت فرما کر داخل جنت
العدن ہوے صلوۃ و سلام ہوجیو اوسپر طرف سے اللہ کے فصل چہارم در واقعۂ
شہادت جناب امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ ابیات خلش دلمین ہے اب الماس غم
کی ہدف ہی جان کس تیر الم کی یہہ کس کے رنج کا مذکور ہی اب کہ سنکر سخت دل بجور
ہی اب عجب کیا خون برسے گر فلک سے ہی جاری اشک خون چشم ملک سے جب

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی شہادت ہوی جناب حسن مجتبی خلیفہ ہوے مسند دین اوس سے
زیب و زینت پائی عدل و انصاف کو عزت و فخر ہوا اور ہر جا مسرت و فرحت ہے شادی
تھی اور ہر طرف خلق مین آبادی ابیات زیب و زین اوس سے پائی مسند دین عالی اوس سے
ہوا منار یقین حق بمرکز قرار پایا ہے عدل وجد و طرب مین آیا ہے شادی زمین کو زمان
مبارکباد ہوا مانند اہل دین دلشاد الغرض اوس جناب عالی نے تا ششماہ سلطنت کو ایسا
زیب و زینت بخشا کہ سب طرح سے خلق کو آرام اور آسودگی تھی اور ہر طرح سے دین کو ترقی
لیکن شامیون نے طرح طرح سے رنجش و اذیت پہنچاتے تھے وہ جناب خوب سمجھے تھے کہ شامیون
نے واسطے سلطنت کے جنگ کرینگے اور لوگ بھی جانتے تھے کہ اہل شام سے کار جدال و قتال
ہوگا اور بھی وہ امام سنے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ بعد میرے جنس خلافت
کا تیس برس رہیگا بعد اوسکے ملک گزندہ ہوگا اور بھی سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے اپنے گود مین لیکر فرمایا کہ یہہ میرا پسر ترا سردار ہوگا اللہ تعالی نے اوسکی برکت سے
دو گروہ کثیر مین صلح کریگا شاہزادہ نے ایسے بہت سے حدیث اپنے جد سے سنے تھے جب دیکھا کہ
اہل شام واسطے سلطنت کے ارادہ جنگ کا کیے ہوے تیار ہین آنحضرت نے سمجھا کہ اگر جنگ

ہو تو بہت سے مسلمان قتل ہونگے اور بہتون کا مال و اسباب لوٹے جائیگا اپنے جد کی امت
پر رحم فرما کر ملک فانی معاویہ کے حوالہ کیا اور کئے شرط و شروط عہد و پیمان اوس سے
لکھا لیا بعد اوسکے کوئی خبیث نے اوس امام دین کو زخمی کیا اور کئے ظالم سفاک و گمراہ
بے باک آپکا مال و اسباب خاطر خواہ لوٹ لئے رفقا آنحضرت کے اون خبیث کو اسیوقت
مار لئے اور گمراہون کو دفع کئے بعد اوسکے آنحضرت نے اپنے زخم کا علاج کر کر مدینہ منورہ
کو تشریف فرما ہوے اور اپنے جد کے روضہ مطہرہ پاس جا رہے وہان بھی دشمنون نے ایمان و
حیا کو چھوڑ کر ہر طرح سے اوسکو اذیت و رنج پہنچاتے تھے کہ کسیطرح سے تمام کیجئے اسی عرصہ مین
طرید رسول خدا یعنی مروان ظالم بھیجا مدینہ کا حاکم ہو کر آیا اور آپ کے جان کو ضرر پہنچانے مین
از حد زیادہ سعی رکھتا تھا بعد کئے دن کے یزید پلید نے اوس لعین کو کہلا بھیجا یا کہ کسی طرح سے
حسن کو قتل کرو وہ لعین اوس لعین کا حکم سنتے ہی مستعد ہو کر بیت جعدہ بیوفا سے
ساز کیا اوسکو ہر وجہ سے فریب دیا اور کہا کہ تجھپر یزید عاشق ہوا ہی اور تجھسے محبت
از حد زیادہ رکھتا ہی اگر تو امام حسن کو زہر پلاوے گی تو اوسکے پاس عزیز ہوگی اور اسکو
تجھپر سبقت نہ ہوگی آخر الامر وہ ملعونہ اوس شاہزادہ کو زہر ہلاہل پلائی پیتے ہی اوسکا اثر

ظاہر ہوا حضرت نے جناب حسین کو بلا کر فرمایا کہ ای بہائی مین تین بار زہر پلایا گیا ہون
لیکن اس مرتبہ کے زہر کا اثر مجہپر ظاہر ہوا ہی کہ جگر میرا ٹکرے ٹکرے ہو کر گرتا ہی اور مزاج پر میرے
بہت بیقراری ہی جناب حسین نے عرض کئے ای بہائی جان یہہ کام کونسے بے دین نے کیا ہی
مجھے اوسکا پتا بتلا تا اوسے قتل کرون فرمایا کہ ہرگز اسبات کا خیال نکر کیا واسطیکہ مین
جسکا گمان کیا ہون اگر وہی ہی تو بس ہی اوسے قہر و عذاب خدا کا اگر نہین ہی تو بیگناہ کا
قتل کرنا مناسب نہین ہی مین نے اس جفاو ستم کا بدلا اوپر خدا کے سونپا ہون **فرد ؎**
کیا حلم تھا اپنا تو جگر ٹکرے ہوا ۞ تس پہ اعدا کے اذیت کے روادار نہین **نثر** روایت ہی کہ جب
آنحضرت بہت بیقرار ہوے جناب حسین نے عرض کئے کہ ای بہائی جان مجھے اکیلا چھوڑ کر دار
نعیم کو تشریف لیجاتے ہو وہان اپنے والدین سے ملوگے اور جدین اکرمین کی ملاقات کرینگے اور
چچا حمزہ و جعفر طیار اور ماموں قاسم و ابراہیم کا دیدار دیکھوگے اور ام کلثوم و رقیہ سے ملاقات
ہو گی اور مین تنہا اسی جا ہی پر رہ گیا یہہ سنتے ہی اضطراب اور بیقراری اونکی رہ گئی پہر وصیت
کیا کہ ای بہائی عایشہ سے رخصت لیکر مجھے میرے جد کے روضہ مین دفن کر پہر فرمایا کہ بعض ہے تمامی
بنی امیہ اسبات کے مانع ہونگے ہرگز اونسے جنگ مت کر مجھے میری ما در پاس دفن فرما آنحضرت

چالیس روز بیمار رہے پانچوین ربیع الاول کو سن اونچاس ہجری مین اس دنیا فانی سے طرف
بہشت برین کے سدہارے جناب حسین ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رخصت
مانگے وہ بدل و جان قبول کئے جب تیاری قبر کی شروع ہوئی وہ طرید رسول خدا لشکر بنی امیہ
کا لیکر آیا اور کہا کہ روضہ مین پیغمبر کے ہم دفن کرنے نہ دینگے جناب حسین اور بنی ہاشم تیار
ہوے کہ ہم دفن کرینگے اور بنی امیہ سے آنکے طرفین سے صورت جدال و قتال نمود ہوی امام حسین نے
وصیت بہائی کی یاد کیئے اور چند صحابی بھی اسباب پر گواہی دئیے تب امام حسن کو جنت البقیع
مین اپنے والدہ کے پاس دفن کئے صلوات اللہ و سلامہ علی جدہ و علیہ جب وہ جناب عالی
سب خلق کو رنج و مصیبت مین ڈالکر طرف جنت کے تشریف لیگئے خلق مین مصیبت و رنج
سے حشر برپا ہوا زنان طیبہ کئی دن تک ماتم اوسکا کرتے رہے اور زنان بنی ہاشم ایکسال
رنج و الم ماتم و غم مین گذارے بلکہ ملک و ملکوت اس رنج و مصیبت سے بیحال ہو گئے
آہ جعدہ بیوفا نے واسطے زر دنیا کے اوس جگر پارۂ رسول خدا کو شہید نہین کی بلکہ رسول
خدا کے جگر کو پارہ پارہ کی جسنے اوس جناب پاک کو زہر پلایا اور اوسمین ساعی اور راضی
تھا اللہ تعالی اوسکو ... ... قوم ملایا اور ہمیشہ جہنم مین رکھے اور اس جناب پاک

اور آبا و اجداد پر اوسکے طرف سے اللہ کے صلوۃ و سلام و تحیت و رضوان ہووے باب

چہارم در بیان بعض احوال جناب عالی قباب ریحانہ رسول فلذۂ کبد بتول طغرای منشور

شرافت مطلع جریدۂ سعادت دوحۂ باغ رسالت ثمرۂ شجرۂ نبوت آیت مصحف ایقان

واقف رموز کون و مکان خامس آل عبا سید الشہدا ابو عبد اللہ الحسین شہید دشت کربلا

علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثنا در بیان سے فصل ست **فصل اول** در ذکر نام و نسب

و احوال ولادت باسعادت آن والا حسب و جمال صورت و کمال سیرت و بعض احوال کرامت

اشتمال آن مقرب بارگاہ لایزال رضی اللہ تعالی عنہ نسب شریف اوس جناب پاک کا مانند آفتاب

جہانتاب کے روشن ہے اور مشہور نام مبارک اوس امام دین کا مثل ماہ چہاردہ کے معروف ہے

اور پر نور والد آپکا علی ابن ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ہے والدہ

آپکی سیدہ النسا فاطمۃ الزہرا دختر خواجۂ انبیا علیہ و علیہم الصلوۃ و السلام کنیت آپکی ابو عبد اللہ

اور نام پاک آپکا حسین السبط الشہید ہے رضی اللہ تعالی عنہ زبیر بن بکار وغیرہ سے روایت

ہے کہ تولد آنحضرت کا بعد ہجرت کے چوتھے سال مین ہوا اور بعضے کہتے ہین تیسرے سال مین

اور بعضون نے سال ششم لکھے ہین اور کہتے ہین کہ پانچوین ماہ شعبان کی تھی اور بعضون نے

چوتھی اور بعضے تیسری لکھے ہین اور قتادہ کہتا ہی کہ آنحضرت ہجرت سے چھے برس پانچ مہینے
پندرہ روز کے بعد پیدا ہوے اور کہتے ہین کہ حمل آنحضرت کا چھے مہینے کا تھا آنحضرت
جناب حسن مجتبےٰ سے سات مہینے بیس روز کے چھوٹے تھے جب آنحضرت پیدا ہوے حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ حرب نام رکھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکو بدل کر حسین
نام مقرر کئے چنانچہ ابو داؤد طیالسی اور امام احمد بیچ مسند اپنے اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر
اور ابن حبان بیچ صحیح اپنے اور حاکم مستدرک مین اور دولابی بیچ ذریۃ طاہرہ کے اور سعید
بن منصور بیچ سنن اپنے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جب حسن تولد
ہوا مین حرب نام رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکان کو تشریف لایا اور فرمایا
کہ دکھلاؤ تم میرے بیٹے کو اور اوسکا کیا نام رکھا ہی تمنے مینے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت
نے بلکہ اوسکا نام حسن ہی پھر جب پیدا ہوے امام حسین آنحضرت تشریف لایا اور
فرمایا کہ دکھلاؤ میرے بیٹے کو اور کیا نام اوسکا رکھا ہی تمنے مینے عرض کی کہ حرب فرمایا
بلکہ اوسکا نام حسین ہی پھر جب پیدا ہوے محسن حضرت نے فرمایا کہ دکھلاؤ تم
میرے بیٹے کو اور کیا نام رکھا ہی تمنے اوسکا مینے عرض کیا کہ حرب فرمایا بلکہ اوسکا نام

محسن ہے پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ مینے انکے نام رکھی فرزندان ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنی شبر و شبیر و مشبر روایت کیا بغوی اور عبد الغنی بیچ کتاب الایضاح کے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہارون علیہ السلام اپنے فرزندونکا نام شبر و شبیر رکھا مین اپنے فرزندون کا نام حسن اور حسین رکھی روایت کیا ابن سعد نے عمران بن سلمان سے کہ حسن اور حسین دو نام ہین بہشتی لوگون کے عرب جاہلیت مین کسیکا ایسا نام نہین رکھے تھے روایت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام یہہ دونو نام ایک قطعہ حریر پر نزدیک سے اللہ سبحانہ تعالے کے رسول خدا کو ہدیہ پہنچائی **فایدہ** حضرت امیر المومنین پہلے صاحبزادون کا نام حرب کے نام پر کہ وہ رئیس عرب ایام جاہلیت مین تھا رکھا تھا جناب رسالت مآب نے تینون بار بدل دئیے اور فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے بیتون کے نام پر مینے انکے نام رکھی اس سے مستفاد ہوا کہ لڑکون کا نام اکابر دین کے نام پر رکھا چاہئے نہ رؤسائے جاہلیت پر اسی واسطے جناب ولایت مآب پہر اپنے بیتون کے نام صحابۂ کبار اور خلفائے نامدار کے نامون پر ابوبکر و عمر و عثمان و عباس وغیرہ رکھے ان روایتون سے ثابت ہوا کہ حضرت محسن جناب رسالت مآب کے حضور مین صحیح و سالم پیدا ہوے اور آپنے زبان وحی ترجمان سے اپنے

نام اونکا رکھے ۔ اور بیچ احادیث صحیحہ کے وارد ہی کہ جب آنحضرت پیدا ہوئے سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے گوسفند عقیقہ کیے اور بال سر کے ترشوا کر برابر اوسکے سیم تصدق کیے روایت کیا
احمد اور نسائی بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی شیبہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ
جب حسن وحسین پیدا ہوئے حضرت نے اونکا عقیقہ کیے روایت کیا نسائی اور ابو الشیخ
عکرمہ سے کہ حضرت نے دو دو بکرے عقیقہ کیے اور ابن حبان اور حاکم بیچ صحیح اپنے عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن وحسین کا ساتوین روز
عقیقہ کیے اور نام رکہے روایت کیا امام احمد ابی رافع رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جس وقت کہ
حسین پیدا ہوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کانمین حسین کے اذان کہے اور روایت کیا
طبرانی بیچ معجم کبیر کے اور ابو نعیم ابی رافع رضی اللہ عنہ سے کہ جس روز پیدا ہوئے امام حسن اور
امام حسین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ گوش اون دونون کے اذان کہے اور اسبات کا
حکم کیے روایت ہی کہ جب آنحضرت پیدا ہوئے ام الفضل بیتی حارث کی زوجہ عباس بن عبد المطلب
دو دیلائی روایت کیے امام احمد نے طریق سے عبداللہ بن حارث کے اور ابن سعید نے ساتھ سند
جید کے سماک بن حرب سے کہ کہا ام الفضل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خواب دیکھا مین کہ اعضا

ایک اعضاؤن سے تیرے میرے گھرمین ہی فرمایا کہ فاطمہ کو فرزند ہوگا تو اوسے دودھ قثم کا
پلاویگی جب فاطمہ سے حسین تولد ہوے ام الفضل نے دودھ پلایا ایکروز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آنحضرت کو گود مین لیکر بوسہ دیرہے تہے اس عرصہ مین حسین نے بدن مبارک
پر حضرت کے پیشاب کیا ام الفضل اونکو جلد کھینچ اونے گریہ کیا فرمایا رسول خدا نے کہ ای
ام الفضل تو ایذا دی مجھے واسطے میرے بیٹے کے بعد اوسکے پانی طلب کیا اور اوسپر چہڑکا
روایت کیا امام احمد اور ابن سعید قابوس بن مخارق سے کہ کہا ام الفضل نے کہ خواب دیکھی مین
اعضا ایک رسول خدا کا گہر مین میرے ہی اس سے اندیشناک ہوی جلد خدمت مین رسول
خدا کے جاکر کیفیت خواب کی عرض کئی فرمایا کہ بہت بہتر خواب ہی فاطمہ لڑکا جنی گی
تو دودہ اپنے فرزند قثم کا پلاویگی کہا ام الفضل نے کہ جب حسین تولد پائے مین اوسے دودہ پلائی
تا بیچ حرکت کے آیا یا فطام کروا کر حضور مین حضرت کے لائی حضرت اوسکو آغوش مین لیکر
بیٹھے ناگاہ وہ لڑکا پیشاب کیا بین دونوشانون مین اوسکے ماری فرمایا رسول خدا نے
کہ ای ام الفضل آزردہ کئی میرے بیٹے کو پہر عرض کی کہ یا رسول اللہ لنگ نکال کر لباس
دوسرا پوشش فرماؤ تا اوسکو دہوئین فرمایا کہ دہونا ضرور نہین ہی پیشاب کو لڑکون کے

کہ پانی ڈالنے سے پاک ہوتا ہی لیکن پیشاب کو دختر کے دہونا ضرور ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حسنین کو بہت دوست رکھتے تھے اونہوں نے کئی مرتبہ حضرت کے جسم
مبارک پر پیشاب کئے حضرت نے کبہی ملامت نہین فرمائی روایت کیا بخاری انس رضی
اللہ عنہ سے کہ کہا حسین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تہے اس حدیث کو ترمذی
جناب امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے مفصل اور بہت صحیح نقل کی ہی کہ فرمایا امیر المومنین
نے کہ حسن بہت مشابہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین چھاتی سے سر تک
اور حسین بہت مشابہ ہین حضرت کے سینہ سے قدم تک اس سے معلوم ہوا کہ یہہ دونو
صاحبزادے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ مشابہ کویا ایک جان دو قالب تہے پس
یہہ دونو ملکر گویا آپکی ایک تصویر تھی اور جناب حسین جو د وسخا مین ایسے تہے کہ حاتم طائی اونکا
خوشہ چین تھا روایت کیا زمخشری نے ربیع الابرار کے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایکروز
حسین بن علی کے نزدیک مین بیٹھا تھا کنیز ایک ہاتہہ مین اوسکے شاخ سبز لئے تھی آئی اور حسین
کو دی آنحضرت فرمایا کہ اَنْتِ حُرَّۃٌ لِوَجْہِ اللہِ تجھے آزاد کیا مین واسطے اللہ کے عرض کیا
مین کہ یہہ کنیز طاقہ ریحان کہ کچھ مالیت نہین رکہتا تھا ہدیہ دی آپنے اوسکو آزاد کیا فرمایا

کہ اللہ نے ہمارے تئین بہتر ادب تعلیم کیا ہی وَاِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ
مِنہَا مقابلہ مین اوسکے بہتر ہی تھا کہ اوسکو آزاد کیا مین روایت ہی کہ ایکروز غلام نے
آپکا ایک گناہ کیا ادب سکھانا اوسکو لازم تھا آنحضرت نے حکم کیا کہ اوسکو مارین غلام نے
کہا وَالکَاظِمِینَ الغَیظَ فرمایا اوس جناب نے کہ چھوڑ دو اوسکو مین غصہ اپنا فرو کیا
کہا اوسنے وَالعَافِینَ عَنِ النَّاسِ فرمایا تجھے عفو کیا مین کہا اوسنے وَاللہُ یُحِبُّ
المُحسِنِینَ فرمایا کہ تجھے آزاد کیا مین اور حکم کیا کہ اوسکو بہتر روزی مقرر کرین یہہ
ادنی سخاوت اوس جناب پاک کی ہی

## فصل دوم احادیثکہ اشعار بر قتل آن

فرزند سید ابرار دارند رضی اللہ تعالی عنہ خبر دینا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس واقعہ
ہولناک سے بواسطہ وحی لانے جبرئیل وغیرہ فرشتون کے مشہور اور متواتر ہی ازانجملہ
وہ حدیث ہی کہ روایت کئے ابن سعد اور طبرانی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجکو خبر دی جبرئیل نے کہ بیٹا میرا حسین مارا جایگا زمین طف بین
نزدیک کوفہ کے ہی کہ اب اوسکا نام کربلا ہی اور فرمایا کہ لادی جبرئیل نے وہ مٹی میرے
پاس اور کہا کہ یہہ اونکے مدفن کے جاگہہ کی مٹی ہی **حدیث** روایت کئے ابو داؤد نے

ام الفضل سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے پاس آیا جبرئیل علیہ السلام
اور مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہی کہ قتل کرینگی میرے اس بیٹے حسین کو اور مجھے دی
تھوری مٹی سرخ اوس زمین کے کہ جہان شہید ہوگا اور مرقد اونکی ہوگی **حدیث** روایت
کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین
آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا سو کہا مجھسے کہ آپکا یہہ بیٹا حسین مارا جائگا
اور آپ چاہے تو دکھلاؤن اوس زمین کی مٹی کہ جہان مارا جائگا پھر لادی تھوری مٹی
سرخ **حدیث** روایت کی امام محی السنہ بغوی اپنے معجم کبیر مین انس رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا اذن مانگا مینہہ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اسبات کا کہ زیارت کرے
رسول خدا کی سو اوسکو اجازت ہوئی اوسوقت رسول خدا ام سلمہ کے گھر مین تشریف
رکھتے تھے فرمایا رسول خدا نے کہ ای ام سلمہ دروازہ سے خبردار ہو کہ کوئی آنے نپاوے یکبارگی
بیٹھی تھی یکایک امام حسین آکر بزور اندر چلے گئے اور آنحضرت پر جاکے کودنے لگے رسول خدا
اونکو گود مین لیکر پیار کرنے لگے تب فرشتہ نے کہا آپ اونکو بہت پیار کرتے ہین فرمایا ہان
فرشتے نے کہا کہ قریب ہی آپکی امت اوسکو قتل کرینگی اگر آپ چاہین تو وہ مکان دکھاؤن

جہان یہہ مارے جاینگے پھر لا دکھائے مٹی سرخ ام سلمہ نے وہ مٹی کو اپنے کپڑے مین لے لیا

**حدیث** روایت ہی ام الفضل سے کہ کہی ایکدن گئی مین پاس پیغمبر خدا کے حسین کو لیکر

اور رکھدیا مینے حسین کو حضرت کے گود مین اور مشغول ہوی اور کام مین پھر جو میری

نظر پڑی تو کیا دیکھون کہ آپکے آنکھون سے آنسو جاری ہین عرض کئی مین کہ مان باپ میرے

تجھپر فدا ہووین کیا حال ہی فرمایا حضرت نے کہ مجھکو خبر دی جبرئیل نے کہ امت میری

شہید کرینگی اس میرے بیٹے کو اور دی مجھکو اوسکے مقتل کی مٹی سرخ **حدیث** روایت

کئے اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم حضرت ام سلمہ سے کہ کہا ایکدن رسول خدا کروٹ

سوتے تھے اور اشک آنکھونسے جاری اور آپکے ہاتمین مٹی سرخ تھی اوسکو اولٹتے اور پلٹتے تھے

مینے پوچھا کہ یہہ کیسی مٹی ہی یا رسول اللہ فرمائے کہ مجھکو خبر دی جبرئیل نے کہ حسین مارا جاےگا

عراق کے زمین پر اور یہہ مٹی وہی ہی **حدیث** روایت کی ابو نعیم ام سلمہ سے کہ کہا

ایکروز حسن اور حسین میرے گھر مین کھیلتے تھے پھر اوترے جبرئیل اور کہے کہ یا محمد امت آپکی

شہید کریگی آپکے اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین کے اور دی تھوڑی

مٹی حضرت نے اوسکو سونگھا اور فرمایا کہ اسمین بو آتی ہی رنج و بلا کی اور فرمایا کہ اے

ام سلمہ جب ہو جاے یہہ متی خون تو جانیو میرا بیٹا شہید ہوا اور وہ متی مجھے دے اونکو شیشے مین بند کرکے رکھی **حدیث** ابن سعد شعبی سے روایت کرتا ہی کہ کہا جب چلے علی مرتضی صفین کو پہنچے زمین کربلا پر وہان توقف کیا اور پوچھے کہ اسجاے کا کیا نام ہی لوگون نے عرض کیے کربلا سنتے ہی علی مرتضی نے ایسا روے کہ زمین اشک سے تر ہو گئی پھر فرماے ایکروز مین خدمتمین رسول خدا کے گیا دیکھا کہ آنحضرت بہت گریہ کرتے ہین عرض کیا کہ یارسول اللہ باعث رونیکا کیا ہی فرمایا کہ ابھی جبریئل نزدیک تھا خبر دی کہ فرزند میرا حسین کنارے فرات کے قتل ہوگا اور ایک مشت خاک مجھے دی اوس خاک کو سونگھتے ہی آنکھہ میرے اختیار سے جاتے رہے اور مین نے اختیار روتا ہون فرمایا علی مرتضی نے کہ اسجاے اونٹین اونکے بیٹھینگے اور یہان اسباب اونکا اتریگا اور اسجاے اونکی خون بہیجاینگی اور جوانان آل محمد اسجاے قتل ہونگے ای عزیز ایسے روایات غم انگیز اور آثار دردآمیز بہت ہین یہہ عاصی ان چند احادیث پر اختصار کیا **فصل سیوم** در بیان طلب کردن یزید پلید بیعت خود را از فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہجرت فرمودن آنحضرت از مدینۂ منورہ سمت بیت اللہ راویان جگرسوز اور ناقلان غم اندوز یون روایت کرتے ہین کہ

جب معاویہ بن ابی سفیان چھپن ہجری مین چاہا کہ بعد اپنے یزید ولیعہد ہووے اور اسکے نام
کا سکہ شہرونمین رواج پاوے سو لکھ بھیجا نامہ ہر طرف واسطے اطاعت یزید کے پس قبول کیئے
بہت سے امراؤن نے یزید کی اطاعت لیکن جناب امام حسین بن علی اور عبدالرحمن بن
ابی بکر صدیق اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر نہین
قبولے اور اسبات کا ابا و انکار کیئے بعد چند عرصہ کے عبدالرحمن انتقال فرمایا اہل کوفہ ہمیشہ
بیچ حکومت معاویہ کے خدمت مین حسین کے حاضر ہوکر عرض کیا کرتے تھے کہ سواد کوفہ کو تمین
قدوم فیض لزوم سے اپنے رشک باغ جنان کرین اور نور جمال سے اپنے شبستان امید کو تمین
ہمارے روشن فرماوین حضرت امام اس بات کا کبھی انکار کبھی ارادہ اودہر کا کرتے تھے
چنانچہ ایکبار جماعت ایک نزدیک محمد بن حنفیہ کے آکر التماس کئی کہ کوفہ کو چلین آپنے قبول
نہین کیا وہانسے جناب امام کے آکر واسطے چلنے کوفہ کے عرض کیئے جناب حسین نے فرمایا کہ
قوم ارادہ رکھتے ہین کہ میرے اور دوسرے مسلمانون کے دامن پاک کو عیب لگاوین اور
ہمارے حیلہ سے ہات ظلم کا دراز کرین الغرض جب معاویہ بن ابی سفیان ماہ رجب ساٹھ
ساٹھ ہجری مین مسند خلافت سے پہلو تہی کرکر طرف عالم بقا کے گیا اور یزید مسند نشین

حکومت کا ہوا سلطنت اختیار مین اسکے آئی سوچا کہ ان چارون بزرگوارون سے اپنی بیعت
لیوے پس ولید بن عتبہ کو کہ مدینہ کا حاکم تھا نامہ لکھا کہ معاویہ بندہ ایک تھا بندون سے خدا کے
حق تعالی اوسے اپنی عنایت سے خلافت عطا کیا تھا اور زمام اختیار ہر دم کی تصرف مین
اوسکے دیا تھا اوسکے حیات کے دن پورے ہوے وہ انتقال کیا فرحمہ اللہ فقد عاشَ
مَحْمُودًا وَمَاتَ بِرًّا تَقِيًّا اور ایک پرچہ علیحدہ پر لکھا کہ بمجرد دیکھنے اسکے بہر صورت
حسین اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت اپنی لے اسبات مین ہرگز سستی
اور دیر نہ کر ولید خط اوسکا دیکھتے ہی نہایت متفکر ہوا اور مروان کو بلا کر کماہی حالات سے
اطلاع دی مروان نے کہا کہ جلد ان تینون شخصون کو کیفیت سے انتقال معاویہ کی اطلاع نہ پائین
تک بلا کر واسطے بیعت یزید کے حکم کر اگر گردن اطاعت بیچ فرمان کے رکھین یعنی بیعت
کرین تو بہتر ہے نہین تو تیغ خون آشام سے سرون کو تن سے اونکے جدا کر عتبہ بجلدی تمام
عبداللہ بن عمر بن عثمان کو واسطے طلب امام حسین اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے روانہ کیا
رسول اون دونون کو مسجد مین مدینہ کے پایا اور پیام ناظم پہنچایا اون دونون نے فرمایا
کہ تو آگے چل ہم پیچھے آتے ہین وہ روانہ ہوا تو فرمایا امام ہمام نے کہ میرے خاطر مین آتا ہی شاید کہ والی مدینہ

فوت کیا اور ولید نے واسطے بیعت یزید کے ہمکو طلب کیا ہی ابن زبیر نے عرض کی گمان میرا
بھی یہی ہی جیسا کہ آپنے فرمایا پھر وہانسے حضرت نے اوٹھے چند غلام اور علاقہ دار اپنے مسلح تیار
کر کر دروازے پر ولید کے پہنچا اور اونسے فرمایا کہ مین اندر جاتا ہون تم سب باہر رہو اگر وہان
کچھہ صورت فساد کی نظر آوے تو تم سب بے تحاشا اندر چلے آو بعد وصیت کے اندر مکان کے
تشریف لیگئے تحیت و سلام کہ تحفہ اہل اسلام کا ہی آگے پہنچا کر تشریف رکھے مروان بھی وہان
موجود تھا ولید نے خط یزید کا آپکو دیا اور کیفیت سے فوت معاویہ کے اطلاع کی حضرت حسین نے
آیت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمھارے تئین اس مصیبت
مین صبر و شکیبائی عطا فرماوے ولید کہا کہ تمام مسلمان خلافت یزید کی قبول کئے اور تن اطاعت
و فرمان برداری مین اوسکے دئے اب جناب سے التماس یہہ ہی کہ آپ بھی بیعت اوسکی کرین
اور اسبات مین سستی نہ فرماوین حضرت نے جواب دیا کہ مین پوشیدہ بیعت کرنیوالا نہین
ہون تمامی اہل اسلام کو جمع کرا در مجھے بھی اونکے سات طلب کر تا سب یکزبان رہین ولید
اگرچہ عمزاد یزید کا تھا لیکن اہلبیت سے محبت رکھتا تھا کہا یا ابا عبد اللہ سخن سنجیدہ فرمائی
اب تشریف لیجاؤ کل ہمراہ جماعت مسلمانون کے تشریف ارزانی فرماؤ مروان نے کہا کہ

ای ولید ہرگز حسین کو مت چھوڑ اور اس مجلس سے جانے نہ دے اور اس جا او سکو قید کر اگر
واسطے بیعت کے انکار کیا تو ضرب سے تیغ آبدار کے ایاغ قالب او سکا بادہ حیات سے
خالی کر اور اگر تو اوسکو جانے دیا تو ہرگز تیرے اختیار مین نا آیگا اور آتش قتال و جدال بھی
درمیان مین تیرے اور اوسکے بلند ہو گی جناب حسین یہہ سنتے ہی اوتھہ کھڑے ہوا اور نہایت
غضب و غصہ سے مروان کو دیکھہ کر کہا کہ ای ابن زرقہ قسم بخدا کسکو طاقت ہی کہ
ارادہ ہلاک کا میرے کرے پھر وہانسے اپنے مکان کو تشریف لائے مروان ولید سے کہا کہ تو میرے
کہنے پہ عمل نکیا حسین ہات سے جاتا رہا بخدا کہ اب حکم تیرا ہرگز اوسپر اجرا نہ ہوگا اوسنے کہا
ویحک یا مروان تو مجھے واسطے قتل حسین کے اشارہ کرتا ہی واللہ اگر مجھے مشرق سے مغرب
تک ملک ملتا ہی تو واسطے خون حسین کے سعی نہ کرونگا کیا واسطے کہ قاتل حسین کا کل کے روز قیامت
مین خفیف المیزان ہوگا پھر ولید نے کسی شخص کو واسطے طلب ابن زبیر کے بھیجا آپنے اوس
رسول کو حیلہ پھر آنیکا کر کر روانہ کیا ایکشب ایکدن اسی حیلہ مین گذرا آخر اپنے برادر جعفر کو
ہمراہ لیکر مع غلامان اور خدام مدینہ سے طرف مکہ کے چلا گیا ولید انکے جانے سے خبر پاکر چند
سوار چابک خرام اور مردان تیز گام کو واسطے جستجو اوسکے روانہ کیا اُس جستجو مین ابن زبیر

کے مشغول ہو کر جناب حسین سے تغافل کیا جسوقت آنحضرت کو واسطے بیعت کے طلب کرتا
اپنے حیلہ کرتے آخر دو روز ماہ رجب کے باقی تھے آنحضرت نے اپنے اہل و اولاد ساتھ لیکر
طرف مکہ کے روانہ ہوئے اور بیچ اس روانگی کے تمامی دو دمان علی مرتضی کے شریک ہوئے مگر محمد بن
حنفیہ مدینہ مین رہگئے اور خدمت مین حسین کے اگر اظہار شفقت اور دلنوازی کی اور
لوازم اخوت و برادری بجالا کر کہی کہ میرے خاطر مین نصیحت ایک آتی ہی کہ تو ان شہرو نمین
مت آ اور بیابان مین رہنا مقرر کر اور لوگون کتئین واسطے بیعت اپنی دعوت کر اگر
متابعت کرین تو بہتر ہی شہر و نمین تشریف لا اگر ارادہ تیرا شہر مین ملنے کا ہی تو مکہ مین تشریف
اگر وہان خاطر خواہ صورت تیری بندھی تو بہتر نہین تو طرف کوہستان کے ارادہ فرما امام حسین
واسطے اپنے برادر کے دعا کیا اور فرمایا کہ ای برادر حق نصیحت اور شفقت کا ادا کیا پھر رخصت
ہو کر طرف مکہ کے روانہ ہوا بعد طی منازل اور قطع مراحل کے شب جمعہ تیسری کو ماہ شعبان
کے داخل مکہ ہوا جب جناب امام حسین مدینہ منورہ سے اپنے جد کے روضہ کا طواف کر کر رخصت
ہوئے یہہ آیت پڑہے فخرج منہا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم
الظلمین جب کہ معظمہ مین پھنچا فرمایا عسی ربی ان یھدینی سواء السبیل

اور عبداللہ ابن زبیر بھی خدمت مین حضرت کے قیام کئے روایت ہی کہ جب جناب حسین مدینہ
سے طرف مکہ کے روانہ ہوے اثنای راہ مین عبداللہ ابن مطیع سے ملاقات ہوی اوسنے
عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ جان میری تمپر فدا ہو کہان جاتے ہین اور کیا ارادہ ہی
فرمایا کہ اب محل عزیمت کا طرف مکہ کے بندا ہون جب وہان پہنچونگا درگاہ باری سے
استخارہ کرونگا ابن مطیع کہا سلامت اور عافیت نصیب تمہارے ہو تم سید عرب
اور فاضلترین قوم ہین حرم مین اقامت کرین تو اہل مکہ سوا آپکے دوسرے کو اختیار نہ کرینگے
اور ہر طرف سے واسطے تیرے خلایق جمع ہونگے آپ ہرگز حرم کو چھوڑو اور مفارقت
حرم سے نہ کرو امام حسین اوسکو دعای خیر کر کر وداع کئے اور جب امام اور ابن زبیر مکہ معظمہ
کو پہنچکر دیکھے کہ عمرو بن سعید ابن عاص حاکم حرم کا ہی اوس سے خوف کر کر کہے کہ ہم واسطے پناہ
کے بیت اللہ مین آئے ہین اس عرصہ مین یزید سنا کہ ولید بن عتبہ بیعت لینے مین سستی
کیا اوسکو مدینہ سے معزول کر کر عمرو بن سعید ابن عاص کو کہ والی مکہ کا تھا مدینہ کا حاکم بھی بنایا
عمرو بن سعید نہایت متکبر تھا حارث بن خالد مخزومی کو اپنا نایب بنا کر مکہ مین چھوڑ کر
آپ مدینہ کو روانہ ہوا مردمان مکہ دل و جان سے مطیع و منقاد جناب حسین کے تھے ہر وقت

اوسکے جناب مین حاضر ہوا کرتے تھے اور ابن زبیر بھی صبح و شام خدمتمین آنحضرت کے حاضر
ہوکر فایدے اٹھاتا تھا بعد چند روز کے ابن زبیر حارث بن خالد مخزومی کو حکومت سے
مکہ کے نے دخل کیا اور امامت سے باز رکھا یہہ خبر عمرو بن سعید نے سنکر دو ہزار مرد جنگی واسطے
سرانجام اس مہم کے مقرر کی اور سرکردگی اوسکی عمرو بن زبیر کو کہ برادر عبداللہ کا تھا دی اور
ہمراہ انیس بن عمرو اسلمی کے سات سو مرد نبرد آزما دیگر ہراول مقرر کی یہہ فوج مدینہ سے بجلدی
تمام مکہ کو پہنچکر نزدیک صفا کے اور ایک روایت سے نزدیک بطحی کے اوتری عبداللہ بن زبیر نے
بھی ترتیب لشکر کی کی اور یلان تہمتن اور مردان شیرافکن سے میمنہ اور میسرہ کیتین آراستہ فرمایا
اور صفوان بن امیہ کو سپہ سالار عساکر فیروزی منظاہر کا کرکر واسطے مقابلہ اعدا کے روانہ کیا
جب آتش حرب و پیکار کی طرفین سے بلند ہوئی انیس بن عمرو کہ ہراول یزیدیون کا تھا تاب
مقابلہ کی نہ لاکر بھاگا اور منھہ طرف ہزیمت کے رکھا اور سپاہ عمرو یہہ حال دیکھکر متفرق ہوگئے
اور عمرو بھی نبردگاہ سے بھاگا عبداللہ ابن زبیر تعاقب اوسکا کرکر اوسکو قتل کیا جب نسیم فتح
و ظفر کی اوپر پرچم اقبال ابن زبیر کے چلی اور آواز نقارہ نصرت و فیروزی کا اوسکی سماعتمین
ساکنان حجاز کے پہنچا عزت و دبدبہ اوسکا نزدیک تمام خاص و عام کے جاگیا اور شجاعت و

جوانمردی اوسکی تمام عالم مین محقق و مشہور ہوی باوجود اسباب کے تمامی مردم تخم
محبت اوس سالار شبان بہشت کا بیج مزرع دل کے بوتے تھے اور فرمان واجب الاذعان
اوس سرور انس وجان کا کالوحی من السماء بوجہتے تھے **باب پنجم** دربیان
روانہ فرمودن آنحضرت مسلم بن عقیل را بجانب عراق وشہادت یافتن مسلم از دست
اہل نفاق جب اہل کوفہ سنے کہ معاویہ نے انتقال کیا اور امام حسین نے بعیت سے یزید
کے انکار کر کر مکے مین آکر اقامت فرمایا تمام لوگ کوفہ کے سلیمان بن صرد کے مکان مین
جمع ہوکر مشورہ کئے اور بہت سے عرایض لکھکر ہمراہ عبداللہ بن سبع ہمدانی اور عبداللہ
بن وال کے دیگر جناب حسین مین روانہ کئے مضمون اونکا یہہ تھا کہ سلیمان بن صرد اور
مصیب بن نجبہ اور رفع بن شداد اور حبیب بن مظاہر اور فلان فلان بعد حمد وثنا حضرت
باری جل جلالہ کے تحیت وسلام پہنچا کر عرض کرتے ہین کہ اللہ سبحانہ تعالی معاویہ کتین
دنیا سے لیگیا اب بیٹا اوسکا یزید حکومت اور ریاست پر قایم ہوکر نشان خلافت کا نام سے
اپنے گھر آگیا ہی ہم امامت اور خلافت پر اوسکے راضی نہین ہین ہنوز طوق اطاعت
گردنون مین نہین ڈالے ہین اور خواہش اسباب کی رکھتے ہین کہ آپکی رکاب سعادت

انتساب مین رہ کر دشمنون سے مقابلہ کرین اور جان اور مال اپنا تیرے فرق مبارک پر
تصدق کرین امید کہ بمجرد ملاحظہ اِن عرایض کے بجلدی تمام شبستان کوفہ کیتین نور قدم سے
اپنے روشن کرین اور خاک قدم سے آنکھون کو ہمارے سرمہ فرماوین زیادہ والسلام دونو
رسول دسوین کو ماہ رمضان کے داخل مکہ ہوکر عرایض جناب مین حسین کے گذارے آنحضرت
کچھ جواب عرایض کا نہین لکھے جب اہل کوفہ دیکھے کہ جناب حسین جواب نہین دئے
پھر قیس بن مسہر اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن کواازجی اور عمارہ بن عبداللہ سلولی کیتین واسطے
طلب امام کے روانہ کئے اور ایک سو پچاس خطوط ہمراہ اونکے دئے اور ایک خط جناب
سے عامہ باشندگان کوفہ کے روانہ کئے مضمون اونکا یہی تھا کہ ہم تمام دوستان اور
شیعہ آپکے اور آپکے والد کے ہین اور انتظاری آپکے تشریف لانیکی مرتبہ کرتے ہین اور
سوائے تیرے دوسرے کی امامت قبول نہین کرینگے اسواسطے التماس یہی ہی کہ آپ
تشریف فرما ہوکر ہمکو سرفراز کرین یقین ہی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنی عنایت سے اور
آپکی ذات فایز البرکات کی صحبت سے ہمارے تیئین امر حق پر رکھیگا امید کہ آنجناب
مسلمین کیتین فتوحات غیبی سے موید اور منصور فرماوین اور تائیدات لاریبی سے

معزز و مفتخر کرین والسلام اوسکے پیچھے اونکے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو عرائض
دوسرے واسطے جلد تشریف لانیکے دیکر روانہ کئے بعد اوسکے شیث بن ربعی و حجاز بن ابجر
اور یزید بن حارث بن رویم اور عمر بن وایل و حجاز زبیدی اور محمد بن عمر بن یحیی تمیمی یک
عرضی روانہ کئے مضمون اوسکا یہہ تھا کہ باغہا سرسبز و شاداب ہوے ہین اور میوہ پختہ
اور تیار ہین اور کبوتر بچے وانہ چوننا شروع کئے ہین اگر ارادہ تیرا واسطے خلافت کے ہی تو
جلد تشریف لاکر ہمکو سرفراز فرما زیادہ والسلام جب جماعت لوگون کی پے در پے قبا بوسی
سے آنحضرت کے سرفراز ہوے اور عرایض لے نہایت پہنچائے جناب حسین اون سبکو
ملاحظہ فرماکر جواب اوسکا لکھے کہ عرایض تمہارے پہنچے دوستی و محبت سے تمہارے
اطلاع دئے اور نہایت انتظاری میرے آنیکی کرتے ہین سو معلوم ہوا بالفعل بھائی میرا
مسلم بن عقیل کو کہ میرے چچا کا بیٹا ہی تمہارے پاس روانہ کیا ہون تا کیفیت تمہاری
محبت کی معلوم ہووے اگر اپنے لکھے پر ثابت ہین تو اونسے بیعت کرو مین بھی عنقریب
پہنچتا ہون زیادہ حد اور مسلم کو وصیت کئے کہ تم بجلدی تمام کوفہ کو پہنچو اگر عروس مدعا
زیور راستی سے آراستہ ہووے تو جلد مجھے اطلاع کرو تا مین بھی بجلدی تمام مع اہل و عیال

وہان پہنچون مسلم بموجب حکم کے حضرت سے رخصت ہوکر بعد طی منازل کے مدینہ منورہ
پہنچکر دو شخص راہ جاننے والے ہمراہ لیکر شاہ راہ چھوڑکر کوہستان کی راہ سے کوفہ کو روانہ ہوے
اوس شب کو وہ دونو شخص راہ گم کرکر جنگل و بیابان مین جا پڑے اور انواع و اقسام کی
تکلیف کھینچے جب طباخ روز نے تنور آفتاب کیتین گرم کیا شدۂ تابش او حدۂ گرمی اوسکی
بمرتبہ ہوی تو تشنگی سے بیتاب ہوکر ایک مکان مین کہ نام اوسکا مضیق تھا اترے وہان
اون دو شخص راہ دان مین سے ایک نے جادہ پیمای آخرت ہوا قافلہ سالار یعنی مسلم بن عقیل
ہمراہ دوسرے کے بصد مشقت و حیرانی اوپر ایک چشمۂ آب کے پہنچے وہ شخص بھی ترک رفاقت
ظاہری کو کر طرف منزل بقا کے گیا غرض فوت ہونے سے دونو راہ دان کے مسلم نہایت
متحیر ہوکر اس حادثہ کیتین فال بد جانکر وہان مقام کئے اور ایک قطعہ عرضی مین مفصل کیفیت
تکلیف کی اور فوت ہونا اون راہ جاننے والون کا اور اپنے باب مین حکم جانے کا یا پھر آنیکا
لکھکر ہمراہ ایک شخص کے جناب مین امام کے مکہ کو روانہ کئے جب عرضی جناب مین امام کے
پہنچی آنحضرت نے جواب لکھا کہ بمجرد دیکھنے اس نامہ کے تم اپنے تئین کوفہ کو پہنچا کر کوفیون
سے بیعت لیکر مفصل کیفیت سے اطلاع کرو مسلم بموجب حکم وہانسے روانہ ہوے

اور ہزار ہا رنج و مصیبت کھینچکر کوفہ کو پہنچکر مکان مین مسلم بن عوسجہ اسدی کے اور ایک
قول سے مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے اقامت کئے کوفیان آمد آمد سے مسلم کے خوش و
خرم ہوکر روز بروز خدمتمین اونکے زیادہ حاضر ہوا کرتے اور اظہار اطاعت و انقیاد
کا کرتے یہانتک کہ اتھارہ ہزار اور ایک روایت سے تیس ہزار اور ایک روایت سے
چالیس ہزار آدمی بیعت کئے مسلم یہہ مقدمہ جو فتح و فیروزی کا تھا مفصلا لکھکر جناب
مین حسین رضی اللہ عنہ کے روانہ کئے نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ طرف سے
یزید کے کوفہ کا حاکم تھا اس خبر سے اطلاع پاکر تغافل کرتا تھا اور متوجہ اسباب مین
نہین ہوتا تھا اکثر بسبب اطاعت یزید کے اور واسطے معلوم ہونے خلق کے اہل کوفہ کو
مسجد مین جمع کر کر سرسری مسلم کی بیعت سے منع کیا اوسوقت عبداللہ بن مسلم بن شعبہ
حضرمی اوٹھہ کھرا رہا اور کہا کہ ایہا الامیر یہہ رای ضعیفون کی ہے یہہ امر بجز سختی اور
درشتی کے درست نہ ہوگا نعمان نے جواب دیا کہ اطاعتمین اللہ کے ضعیف ہونا بہتر ہے
معصیت سے گمراہ ہونیکے یہہ کہکر منبر سے اوترا اور دار الامارہ مین چلا گیا عمارہ بن
عقبہ بن ابی معیط و عمر بن سعد بن ابی وقاص کہ ہوا خواہونسے یزید کے تھے بجلدی تمام مفصل

یہہ کیفیت لکھہ بھیجی اور عبد اللہ بن مسلم بن شعبۂ حضرمی شام کو جاکر یزید کو اس کیفیت سے اطلاع
دیا یزید حال سے کوفہ کے اطلاع پاکر سرحون رومی سے کہ مصاحب اوسکا تھا مشورہ کیا اور کہا
کہ اگر حسین کوفہ مین آیا تو ملک عراق ہات سے ہمارے گیا بلکہ ساری سلطنت مین خلل پڑا
اوسنے کہا کہ یہہ کام سوائے عبد اللہ بن زیاد کے کسی سے نہ ہوگا اوسکو کوفہ کا حاکم بنا تا اس فتنہ
سے امن ملے اور یہہ فساد دفع ہووے اگرچہ یزید ابن زیاد سے خوش نہین تھا بلکہ چہتا تھا کہ اوسکو بصرہ
سے معزول کرے لیکن کہنے سے سرحون کے اوسکو لکھہ بھیجا کہ بعضے ہوا خواہان دولت نے اطلاع کے
ہین کہ مسلم بن عقیل کوفہ کو پہنچکر لوگونکو ترغیب دینے سے اہل کوفہ حسین بن علی کی بیعت
کئے ہین چاہیئے کہ بمجرد دیکھنے اس نامہ کے تو اپنے تئین کوفہ کو پہنچا اور مسلم بن عقیل کو قتل کر
اور مین نعمان کو معزول کیا اور تجھے حکومت کوفہ کی دی اور ایکخط ہمراہ مسلم بن عمرو باہلی کے
بھی کوفہ کو روانہ کیا جب معدن فساد یعنی پور زیاد اسبات سے اطلاع پایا نہایت
خوشی سے پیرہن مین اپنے نہین سماتا تھا فی الفور اسباب سفر کوفہ کا مہیا کیا ایکروز آگے
نکلنے کے سب اہل بصرہ کو جمع کر کر خطبہ پڑہا اور بہت سے پند و نصایح اور خوف اپنا بتایا
ابو مخنف روایت کرتا ہی کہ اون دنون مین جناب امام حسین رضی اللہ عنہ نامہ ایک ہمراہ

سلیمان کے بصرہ کو روانہ کئے مضمون فرمان کا یہہ تھا کہ او پر راہ حق اور سنت کے اور دور
کرنے مراسم باطل اور بدعت کے دعوت کرتا ہون اگر قبول کرینگے راہ راست پاوینگے جب
وہ فرمان کرامت نشان بصرہ کو پہنچا لوگون نے ابن زیاد سے پوشیدہ کئے لیکن منذر بن جارود نے
اوس ابلیس کو نامہ کی کیفیت سے اطلاع کی ابن زیاد اوس رسول کو بدست کر کر قتل کیا
اور تمامی اہل بصرہ کو جمع کر کر خطبہ پڑھا اور کہا کہ مین کون ہون سیاست و خونریزی
مین متابعت اپنے باپ کی کرتا ہون منشور حکومت کوفہ کا بھی میرے نام پر آیا ہے کل ادہر
جاؤنگا بخوبی وہان کا بھی بندوبست اور سرانجام کرونگا اب اپنے بھائی عثمان بن
زیاد کو یہان چھوڑ جاتا ہون تم اطاعت اوسکی کرو اگر تمسے قصور ہوگا تو قسم بخدائے
لاشریک لہ مع عیال و اطفال تمہارے قتل کرونگا غرض اسیطرح سے خوف و دہشت
اپنی بتلا کر دوسرے روز کوفہ کو روانہ ہوا اور معتمد لوگون سے بصرہ کے مسلم بن عمرو باہلی
اور منذر بن جارود اور شریک بن اعور ہمدانی کو ہمراہ لیا بعد طی منازل اور قطع مراحل
کے کوفہ کے قریب قادسیہ مین پہنچکر مقام کیا جب پیک جہان گرد خورشید خوش
سے اعدا کے زاویہ نشین کنج غروب کا ہوا اور دلالہ شب نے پردہ مکر و ظلم اونکے منہہ کا غالم

ڈالا تو اوسنے اپنی فوج کو وہین چھوڑ کر مع ستر سوار عمامۂ سیاہ سرون پر باندھہ حجازیون کے لباس مین اونٹون پر سوار ہو کر جس راہ سے کہ قافلہ حاجیون کا آتا ہی مغرب اور عشا کے درمیان کوفہ مین داخل ہوا اون دنون خبر امام حسین کے تشریف لانیکی نزدیک خاص وعام کے مشہور تھی اہل کوفہ منتظر آپکے تشریف لانیکے اور جلوہ فرمائی کے رہتے تھے اس فریب سے دھوکا کھا کر سمجھے کہ یہہ امام حسین ابن علی ہین پہر سبھون نے اوسکا استقبال کر کر تحیۃ وسلام کئے اور کہتے مرحبا بک یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم اور آگے دوڑتے چلے ابن زیاد کر مکرو تلبیس مین سبقت اوپر ابلیس کے لیگیا تھا خاموشی کیتئین شعار اپنا کیا اور قفل دہان کو کلید سخن سے نہ کھولا جب مردم اس وضع سے اوسکو دیکھے یقین جانے کہ یہہ وہی مقصود ہمارا ہی کہ سایہ عزت وافتخار کا سر پر ہمارے ڈالا ہی ہر طرف سے ہجوم کر کر جوق جوق فوج فوج جمع ہوے ابن زیاد نہایت پیچ وتاب کھاتا ہوا دروازہ پر دار الامارہ کے پہنچا نعمان بن بشیر مع توابعین اوسکے دروازہ بند کئے تھے اور نہین کھولتے تھے جب سمجھے کہ حسین ابن علی رضی اللہ تعالی عنہما ہی نعمان کہا یا ابن رسول اللہ مین امانت اپنی آپکو نہین دونگا پھر ادھر سے اصرار واسطے کھولنے کے ہوا سو دروازہ کھولدیا جب

ابن زیاد اندر گیا معلوم ہوا کہ یہہ ابن زیاد ہی نعمان نہایت غمگین ہوا دوسرے روز ابن زیاد
نے تمام اہل کوفہ کو جمع کر کر خطبہ پڑہا بعد حمد الٰہی کے کہا کہ ای اہل کوفہ امیر المومنین یزید نے
مجھے یہاں کا حاکم بنایا ہی اور بندوبست یہان کا میری رای پر رکھا ہی اور جو کچھہ کہ مجھے کہا ہی
اوسپر عمل کرونگا غرض اسطرح کے کلام کر کر منبر سے اوتر کر دار الامارہ مین گیا اور اپنے محبونکو
کہا کہ جس قدر لوگ کہ ہمسے عداوت رکھتے ہین اسم نویسی اونکی لکھکر داخل کرو اور ایک ایک
شخص سے مجھے نشان دو اور دوسرے روز پھر لوگون کو جمع کر کر منبر پر سوار ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا کہ
ای مردمان ریاست کو سیاست ضرور ہی اور عادت میری ایسی ہی کہ بے گناہ کتین
بجاے گنہگار کے پکڑتا ہون اور حاضرون کتین عوض مین غایبون کے مارتا ہون یہہ کہکر منبر سے
اترا اور ایک گروہ کو کوفہ کے قتل کیا مسلم اس کیفیت سے اطلاع پا کر نہایت خوف و
ہراس سے اوس شبکو مختار کے مکان سے نکل کر ہانی بن عروہ مذحجی کے مکان مین کہ وہ
اشراف سے کوفہ کا تھا بغیر حکم کے چلے گئے ہانی اونکے آنے سے اطلاع پا کر استقبال
کیا اور کیفیت پوچھا مسلم نے فرمایا کہ مین واسطے پناہ کے آیا ہون باشر سے دشمن کے مین
پاؤن ہانی نے بٹہایا اور ایک حجرہ محافظت کا اوسکے رہنے کو دیا جب اہل کوفہ نے

پوشیدہ ہوا جوق جوق نزدیک ابن زیاد کے جاکر بیعت کئے یہانتک کہ قریب بیس ہزار آدمی
کے اوس سے موافقت کئے اس عرصہ مین شریک بن اعور بصری کہ اکابر امرای بصرہ کا تھا اور ابن زیاد
اوسکو بصرہ سے ہمراہ لایا تھا اور وہ دل سے مدد و معاونت مین مسلم کے سعی رکھتا تھا بیمار ہوا
ابن زیاد اوسکو کہلا بھیجا کہ مین کل واسطے عیادت تیرے آتا ہون شریک اسکو مقدمہ فتح و
فیروزی کا جانکر ہانی بن عروہ کو کہلا بھیجا کہ مسلم کو مکان مین میرے روانہ کرنا وقت فرصت
کا دیکھکر کام ابن زیاد کا تمام کرے جب مسلم مکان کو شریک کے تشریف لایا شریک نے کہا کہ
فردا ابن زیاد واسطے دیکھنے میرے آتا ہی مین اوسکو باتونمین مشغول کرتا ہون جب غافل پاونگا
پانی طلب کرونگا تم نے اوسکو فی الفور دور کر قتل کرو حکومت کوفہ کی تیرے پر قرار پاویگی اگر
مین صحت پاتا ہون تو سعی کرونگا تا بصرہ بھی تمھارے اختیار مین آوے پس دوسرے روز ابن زیاد
واسطے دیکھنے شریک کے آیا اور اوسکے بستر پر بیٹھا اور ہانی بن عروہ بھی وہان موجود تھا
اور غلام ابن زیاد کا مہربان نام خدمتمین اوسکے کھڑا تھا شریک ابن زیاد سے باتین کرتا
کرتا تھا تو پکار کر پانی طلب کیا اوسوقت مسلم نے ارادہ نہین کیا کنیز شریک کی پانی لیکر آئی
دیکھا کہ مسلم کھڑا ہوا ہی اوہین اولٹ کر چلی گئی اسیطرح تین مرتبہ شریک پانی طلب کیا

کنیزک پانی لاتی اور مسلم کو دیکھکر چلی جاتی آخر شریک نہایت غضب مین آکر کہا کہ جلد مجھے
پانی پلاؤ اگرچہ اوس سے روح میری نکلتی رہے غلام ابن زیاد کا ان باتون مین بوی غدر پاکر
ابن زیاد کو اشارہ کیا کہ جلد یہان سے نکلکر چلین ابن زیاد فی الفور اوٹھ کھڑا ہا ہر چند
شریک نے کہا کہ وصیت ایک خدمتمین تیرے رکھتا ہون امید کہ دو لحظہ جلوس فرماکر
اوسکو سن ابن زیاد نے کہا کہ پھر آکر سنونگا یہہ کہکر دار الامارہ مین چلا گیا جب مسلم کنج خانہ
سے باہر آیا شریک نے پوچھا کہ کیا چیز قتل سے ابن زیاد کے تجھے مانع آئی مسلم نے کہا پیغمبر
خدا سے حدیث سنی تھی الایمان قید الفتک مسلمان مکر نہین کرتا ہی مکروہ جانا
کہ مکان مین تیرے قتل کرون شریک نے کہا واللہ اگر تو مارتا اوسکو تو حکومت تیری بخوبی ہوتی
اگر تو اوسکو مار ڈالتا نہین میرے تشریف رکھتا تو مقدور کسی کا نہین تھا کہ ارادہ تیرا کرے
اور مارنا اوسکا جائز تھا کیا واسطے کہ وہ ظالم اور فاجر تھا پس شریک بعد تین روز کے
انتقال کیا الغرض ابن زیاد واسطے ہمدست کرنے مسلم کے بہت سا اہتمام کیا اور دست
ویا مال الیکہ بخفیہ ملا کر سے معقل کو کہ غلام اوسکا تھا تین ہزار درہم دیکر کہا کہ مسجد
جامع مین جا کر [illegible] سے اختلاط کر اور کسیطرح سے سراغ مسلم کا لگا معقل

وہ زر لیکر جامع مسجد مین جاکر خاموش بیٹھا رہا ایک شخص کو دیکھا کہ نماز خضوع و خشوع
سے ادا کر رہا ہی اپنے دل مین سمجھا کہ شیعہ حسین کے نماز خشوع سے ادا کرتے ہین اغلب کہ
یہہ شخص اوسی زمرہ سے ہوگا جب وہ نماز سے فارغ ہوا نزدیک اوسکے جاکر کہا کہ مین
شہر حمص سے آیا ہون اللہ تعالی نے محبت اہلبیت کی مجھے دیا ہی اور تین ہزار درہم نذر
کیا ہون تا جناب حسین کو پہنچاؤن وہ مرد ساده لوح مکر سے اوس ابلیس پر تلبیس کے
آگاہ نہو کر بے اختیار کہا کہ مین دوستون سے مسلم کے ہون اور مسلم بن اوسجہ نام میرا ہی
مین نشان مسلم کا تجھے بتلاتا ہون اگر تو اللہ سے عہد و پیمان کرے کہ اس بھید کو ظاہر کرونگا
معقل نے قسم اللہ کی کھایا مسلم بن اوسجہ اوسکو لیکر نزدیک مسلم کے گیا معقل اون درہم
کو واسطے پیشکش امام کے نزدیک مسلم کے دیا مسلم اوسکو حوالہ ابی ثمامۂ غامدی کے کہ پہلوانون
سے عرب کے تھا اور خزانہ اور سلح خانہ مسلم کا اوسکے اختیار مین تھا کیا معقل نے دیکھا کہ
یہہ مکان ہانی بن عروہ کا ہی چند روز وہان رہ کر تمامی حالات سے آگاہی پاکر وہان سے
نکلا اور نزدیک ابن زیاد کے جاکر مفصل کیفیت سے اطلاع دیا ہانی بن عروہ امیر کبیر اور
نامآوروں سے اوس دیار کے تھا اوسوقت تک نزدیک ابن زیاد کے نہین گیا تھا ابن زیاد

لوگون سے کہا کہ ہانی بن عروہ ابتک واسطے ملاقات ہمارے نہین آیا محمد بن اشعث اور اسما
بن خارجہ جواب دیئے کہ ہانی مدت دراز سے بیمار ہے ابن زیاد کہا کہ مین سنا ہون کہ اکثر اپنے
دروازے پر بیٹھتا ہے اور ہمارے سلام کو نہین آتا اونھون نے کہا کہ ہم دریافت کرکے کہتے ہین
پھر ان دونون نے ہانی کے مکان پر آئے اور جو کچھ گفتگو ہوئی تھی ظاہر کئے اور ہانی سے واسطے
چلنے نزدیک ابن زیاد کے بہت مبالغہ اور عاجزی کر کر ہانی کو سوار کرا کے لیگئے ہانی
نزدیک ابن زیاد کے جا کر تحیت وسلام کیا ابن زیاد پوچھا کہ مسلم بن عقیل کہان ہے ہانی
جواب دیا کہ مین حال سے اوسکے اطلاع نہین رکھتا ہون ابن زیاد معقل کو بلا کر مقابلہ کیا
ہانی نے اوسکو دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا اور کہا کہ اے امیر مین مسلم کو نہین طلب کیا او از خود
اگر میرے مکان مین رہا ہے ابن زیاد کہا کہ اوسکو حاضر کر ہانی نے جواب دیا کہ یہہ کبھو نہوگا شرعیت
اور مروت سے بعید ہے کہ مہمان کو پکڑ کر دشمن کے حوالہ کرون اور یہہ عادت عرب کی بھی نہین ہے
اوسوقت عمرو باہلی نے کہا ویحک یا ہانی شاید تو جان سے اپنے ہاتھ اوٹھایا ہے اور
عیال واطفال اور قوم پر اپنے رحم وشفقت نہین کرتا اور واسطے مسلم ہلاک ہوتا ہے چاہیئے کہ جلد
مسلم کو حاضر کرے اگر کوئی ہمسرون سے اپنے طلب کرین تو دینا عیب ہے یہہ دشمن زبردست

کہ خوف سے زید بد اوسکے زہرہ شیر کا آب ہوتا ہی طلب کرتا ہی ایسے کے حوالہ کرنا کچھہ عیب نہین
ہی ہرچند عمرو ایسے کلمات سوزانگیز اور سخن مکرآمیز کہا لیکن ہانی قبول نہین کیا او سوقت
ابن زیاد ہانی کو قریب اپنے بلا کر بے تامل تلوار ماری ناک اور منہہ اوسکا زخمی ہو گیا ہانی بھی تلوار
کھینچکر چاہا کہ مارے لوگون نے ہاتھہ اوسکا پکڑ لیا اور اوسکو قید کر کر ایک حجرۂ تنگ مین بند کیا
اسما بن خارجہ یہہ حال دیکھکر نہایت غضب مین آکر ابن زیاد سے کہا کہ مین تیرے حکم سے اوسے
لایا تھا تونے اوس سے اور مجھسے امن کا کیا تھا اب برخلاف اوسکے ظاہر ہوا قسم بخدا تو نہایت بد آدمی
ہی ابن زیاد یہہ سنکر غضب مین آکر اسما کو اتنا مارا کہ اپنی جینے سے مایوس ہو گیا بعد اوسکے
اپنے انصار اور ہمراہیون کو کہ سب کے سب نیام سے تلوارین کھینچے ہوے تھے ہمراہ لیکر مسجد
کو آیا اور منبر پر سوار ہو کر لوگونکو واسطے اپنی اطاعت و فرمان برداری کے پند و نصایح کرتا
تھا کہ یہہ خبر آتش اشتعال ہانی بن عروہ کا سماعت مین مسلم کے پہنچا حضرت کی
آتش غضب اشتعال کی اور عرق حمیت حرکت مین آئی کمال تہور و بسالت اور غایت
مردی اور شجاعت سے سلاح جنگ پر آراستہ کر کر میدان مین آکر محبان اور متابعان کو حسین
کے ندا کئے فی الفور چہار ہزار مرد اور ایک روایت سے بیس ہزار مرد نبرد آزما جمع ہوا اور مختار بن

عبید نشان سبز اور عبد اللہ بن نوفل بن حارث علم سرخ لئے ہوے مع متابعان اپنے حاضر ہوے
اور میمنہ اور میسرہ کیتین یلان تہمتن اور مردان شیر افکن سے آراستہ کئے اور مسلم قلب مین
فوج کے ہو طرف دار الامارہ کے چلے پور زیاد کیفیت مسلم کے آنیکی سنکر مانند روباہ کے مسیح
بھاگ کے سوراخ مین دار الامارہ کے گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا مسلم نے دار الامارہ
کو گھیر لیا اور تیر و سنگ طرفین سے چلنا شروع ہوے ابن زیاد دیکھا کہ اہل کوفہ باز
نہین آتے تب لوگون سے جو قدیمے کہ اندر دار الامارہ کے تھے کہا کہ اونکو سمجھا وین اونھون نے
لوگون کو مسلم کے کہے کہ ای کوفیان افسوس تمھاری رای پر کہ ناحق ہلاک ہوتے ہین اور اپنے عیال و
اطفال پر کچھ رحم نہین کرتے ابھی لشکر شام کا کہ شوکت کثرت اوسکی زبان زد خاص و عام
کے ہی آتا ہی سبکو ہلاک کرتا ہی اہل کوفہ یہہ سنتے ہی خوف و دہشت سے گھبرائے اس عرصہ
مین ابن زیاد چند امراؤنکو کہا کہ تم باہر جاکر ایک ایک کے مکان مین کہو کہ اپنے لوگون کو رفاقت
سے مسلم کے منع کرین جب اونھون نے دار الامارہ سے نکلکر ان لوگون کے مکانون مین
جاکر خوف ابن زیاد کا ظاہر کئے سنتے ہی سبھون نے اپنے اپنے اقربا کو نبردگاہ سے پھرا ے
چنانچہ مان نے بیٹے کو عورت نے شوہر کو بہن نے بھائیکو یہہ کہکر پھیرا کہ ای لوگو اس تہلکہ مین

مت پڑو اور اپنے گھروں کو چلو نہیں تو فردا لشکر شام کا آکر تاخت و تاراج کریگا کوفیان

اپنی عادت قدیم پر آغاز بیوفائی کئے اور فوج فوج پشت اوپر عہد و پیمان کے کر منہہ

طرف وادی فرار کے رکھے پھر تو نزدیک مسلم کے پانسو آدمی باقی رہگئے ابھی نیر آفتاب جہانتاب

عرصۂ گیتی کیتین وداع کر کر منہہ طرف مکمن مغرب کے نرکھا تھا کہ سوائے تیس آدمی کے کوئی باقی

نہ رہا جسوقت لشکر شب کا تاخت لاکر سیاہی چہر گیتین منہزم کیا تب مسلم واسطے نماز

مغرب کے کھڑے رہے جب سلام پھیرا تو دس آدمی تھے چاہا کہ مکانمین بنی کندہ کے جاوپھر بعد

تھوڑے وقت کے دیکھا تو ایک شخص بھی باقی نہ رہا سب کے سب بھاگ گئے اور آپ تنہا

ہو گیا نہایت متفکر ہوے کہ کہاں جاوے اور راہ بھی جانتے نہین تھے تاریکی سے شب کے از بس

حیران و پریشان ہو کر گلیومنین کوفہ کے پھرتے پھرتے ایک محلہ کو پہنچے اور ایک مکان کے

دروازہ پر دیکھے کہ عورت ایک طوعہ نام ام ولد اشعث بن قیس کے اپنے بیتے کے انتظار

مین بیٹھی ہی مسلم نے اوس سے پانی طلب کیا اوسنے پانی پلاکر اندر چلی گئی بعد ایکساعت

کے باہر آکر دیکھی کہ مسلم بیٹھا ہی تب ضعیفہ نے کہا کہ ای مرد پانی پیا پھر کسواسطے بیٹھا ہی اب

اپنے گھر کی راہ لے یہاں تھیرنا مناسب نہین مسلم نے کہا کہ مین غریب مسافر خاندان

سے عزت و شرف کے ہون اور مکان نہین رکھتا ہون اگر تو اپنے مکان مین جا دی تو احسان
تیرا جانونگا اور بدلہ اوسکا کرونگا طوعہ نام و نسب پوچھی مسلم اول پوشیدہ کیا پھر واسطے
ضرورت کے کہا کہ مین مسلم بن عقیل ہون کوفیان نے مجھسے بیوفائی کئے اور جان اپنا بسلامت
لیگئے اور مجھے تنہا چھوڑ گئے وہ ضعیفہ سنتے ہی اوسکو اپنے مکان مین لیگئی اور ایک حجرہ علیحدہ
مین رکھی اور ماحضر طعام حاضر کیا لیکن مسلم کچھ تناول نہ فرمایا اس عرصہ مین بیٹا اوسکا آیا
اور اپنے ماکو دیکھا کہ حجرہ مین غیر عادت آمد و رفت کرتی ہی پوچھا کہ کیا واسطے حجرہ مین
باربار جاتی ہی اوسنے پہلے پوشیدہ کیا من بعد کہا کہ ای فرزند تجھے قسم اللہ کی ہی کہ تو کسی
سے اطلاع نہ کیہو مسلم بن عقیل واسطے پناہ کے آیا ہی اوسکی خدمتگاری کرتی ہون اللہ تعالی
جزا دیوئیگا اوسنے سنکر خاموش ہوا جب ابن زیاد بلوہ کوفیون کے فارغ ہوا نماز عشا
کی مسجد مین ادا کیا اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ ای اہل کوفہ جلد مسلم کو حاضر کرو مسلم جس کے
مکان سے نکلیگا اوسکو قتل کرونگا جو کوئی از خود مسلم کو لاویگا اوسکو دیت ایک مرد کی
عطا کرونگا اور حصین بن نمیر کو حکم کیا کہ کوچہ کوفہ کے بند کرین جب صبح ہوئی ایک ایک
کے مکان مین جاکر مسلم کو دریافت کرین جب سلطان ثوابت و سیارات قصر غرب

سے اوپر سریر افق کے جلوس کرکر فضای عالم کیتین نور افشان کیا لیس اوس ضعیفہ کا بیٹے مکان
جاکر عبد الرحمن بن محمد ابن اشعث کو کیفیت سے مسلم کے اطلاع دیا عبد الرحمن یہہ سخن اپنے
باپ محمد کے کان مین کہ مجلس مین ابن زیاد کے بیٹھا تھا آہستہ کہا ابن زیاد یہہ دیکھکر کہا
کہ بیٹا تیرا اوس پوشیدہ کیا کہا اوسنے کیفیت مسلم کی بیان کیا فی الفور ابن زیاد عمر بن
حریث مخزومی کو ستر جوان ایک روایت سے اسی ایک روایت سے تین سو اور عبد الرحمن
بن اشعث کو بھی ہمراہ دیکر واسطے پکڑ لانے مسلم کے بھیجا وہ جماعت مکان کو طوعہ کے آکر
گھیر لیئی مسلم نے آواز اونکا سنکر مانند شیر خشمناک کے حملہ کیا اور تلوار چلائی اور بہتونکو
زخمی کیا اور بہتون کو جہنم سیاہ مین پہنچایا اور اون سبھون کو مکان سے باہر کر دیا اسیطرح
تین مرتبہ حملہ کیا اور ہٹا دیا اس عرصہ مین اپکے لبون پر زخم آیا جب سرہنگان گمراہان
دیکھے کہ ایسا شیر زیان اور ہمارا دمان ہات آنا مشکل ہی ہر طرف سے سنگساری شروع
کئے مسلم ہر مرتبہ شمشیر پکڑتے حملہ مردانہ کرتا اور حسام خون آشام سے سرمبارزون کے
اوپر خاک ہلاکت کے ڈالتا آخر عبد الرحمن مسلم کو امان دیکر جنگ سے باز رکھا ایک
روایت مین ہی کہ جب مسلم سر دشمنون کے خاک و خون مین ڈالنے لگے ابن زیاد محمد

بن اشعث کو کہلا بھیجا کہ تین سو آدمی لیجا کر ایک شخص کو نہین پکڑ سکتا محمد جواب دیا کہ تو ایسے شیر نرپاس
پر بھیجا کہ ہات آنا اوسکا محال ہی ابن زیاد نے حکم دیا کہ اوسکو امان دیکر لے آوین جب ابن اشعث
سخن امان کا مسلم سے کہا حضرت نے جواب دیا کہ فاسق و فاجر کے امان کا اعتبار نہین ہی اور
کوفیون سے رسم وفا ہرگز نہوگا یہہ کہکر پھر دشمنون پر حملۂ مردانہ کر کر اونکو منہزم کیا جب
محمد بن اشعث نے اپنے لوگون سے کہا کہ سب ملکر حملہ کرین پہر تو سب اوپر مسلم کے حملہ کر کر تیر و تبر
سے حضرت کو مجروح کئے جب حضرت نے زخمہای کاری سے سست ہوے تو دشمنون نے
پکڑ لیا مسلم جانا کہ اب اسباب مرگ آمادہ ہی حیات سے اپنے مایوس ہو کر گریہ کیا اور آیت
انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے عبید اللہ بن عباس سلمی کہا ای مسلم جو شخص کہ طالب
ایسے مطلب کا ہی گریہ نہین کرتا مسلم نے جواب دیا کہ مین واسطے اپنے نہین روتا ہون بلکہ
روتا میرا واسطے حسین اور آل اوسکے ہی اور محمد بن اشعث سے کہا کہ مجھے گمان ہی حسین مع عیال و
اطفال کوفہ کے طرف راہی ہوے ہونگے تو کسی شخص کو نزدیک حسین کے روانہ کر کہ حال سے میرے اطلاع دیوے
اور زبان سے میرے پیام پہنچاوے کہ فرزند عقیل ہات مین مخالفون کے اسیر ہی اور صبح و شام
مین قتل ہوگا آپ ہرگز کوفیون پر اعتماد نہ کرنا اور انکے کہے پر ہرگز مغرور نہ ہونا یہہ قوم وہ ہی کہ

آپکے باپ کو آزار پہنچائی اور مجھے تو نہین دی امید کہ ایسی قوم پر اعتماد رکھکر اقدام منکر
لازمکہ مع عیال و اطفال طرف مکہ کے مراجعت فرما ابن اشعث اوسکو قبول کیا ابو مخنف
کہتا ہی کہ ابن اشعث ایاس بن العباطائی شاعر کتین کہ بنی مالک بن عمرو بن تمامہ سے
تھا اجورہ معزر کر کر سواری دیکر مضمون صدر لکھکر جناب مین حسین کے روانہ کیا وہ
رسول موضع زبالہ پر کہ کوفہ سے چار منزل پر واقع ہی سعادت ملازمت اور شرف لب
بوسی سے حضرت حسین کے مشرف ہوا اور نامہ و پیام گذارش ملازمان والا کے کیا اور
تتمۂ احوال مسلم کا سامعۂ اقدس مین پہنچایا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اوس نامہ کو تصدیق
نہین فرمایا الغرض جب مسلم دروازہ پر دار الامارہ کے پہنچکر دیکھے کہ اولاد صحابہ کے کہ
پہلے سے اونسے ارتباط تھا منتظر اذن باریابی بیٹھے ہین مسلم نے بیچ حالت تباہی کے زخمون
مین چور لباس خاک و خون مین آلودہ نہایت پیاس سے پانی طلب کیا کوفیان بے وفا
اور سنگدلان پر جفا واسطے تماشے کے گھیرے ہوئے تھے کسینے پانی نہ دیا وہان ایک گھڑا
پانی کا بھرا ہوا تھا مسلم نے چاہا کہ اوس سے پانی پیوے تب مسلم بن عمر باہلی منع کیا اور
پینے نہ دیا اور کہا کہ یہہ پانی سرد و خنک و خوشگوار ہی ایک قطرہ اوس سے نہ دونگا اب یہان تک

جاکر حمیم وجحیم پی جیئے مسلم نے کہا کہ ای دشمن خدا کسقدر تجھے عداوت وقساوت ہی
تو ہی سزاوار جحیم وحمیم وعذاب الیم کا ہی یہہ کہکر اوس حالت مین دیوار کو پشت لگاکر
بیٹھا عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط یہہ حالت دیکھکر جلد اپنے مکان سے آب سرد منگاکر
پیالہ بھر کردیا مسلم نے ارادہ پینے کا کیا آپکے خون سے پیالہ بھر گیا اسیطرح پھر پیالہ
پانی کا بہر کر دیا وہ بھی خون سے بہر گیا مرتبہ سوم مسلم نے پیالہ منہہ سے لگایا دندان مبارک
اسمین گر پڑے مسلم نے فرمایا الحمد للہ حصہ میرا اسقدر ہی تھا پھر ہات سے پیالہ رکھدیا
جب مسلم کو نزدیک ابن زیاد کے لیگئے وہ مردود بہت کلام سخت کیا اور زبان دشنام
مین جناب شاہ مردان اور ہر دو فرزندان اوسکے دراز کیا مسلم نے فرمایا کہ گالیان
تجھے اور تیرے باپ کو ہی ای عدو اللہ فاقض ما انت قاض پھر پور زیاد حکم قتل کا
کیا آپ نے فرمایا کہ ذرا توقف کر تا مین کسیکو وصیت کرون اوس ظالم نے قبول کیا
تب حضرت مسلم نے عمر بن سعد کو قریب اپنے دیکھکر کہا کہ ای عمر ذرا گوشہ مین قدم رنجہ
فرما تجھے وصیت کرتا ہون تو قرابت ہم سے رکھتا ہی یقین ہی کہ تو اوسکو ادا کریگا تب
وہ سفاک بیباک قبول نہ کیا پھر بعد اجازت ابن زیاد کے اوٹھکر گوشہ مین گیا حضرت

نے فرمایا کہ مین تجھے تین وصیت کرتا ہون اول یہہ ہی کہ اس شہر مین سات سو درہم کا قرضدار ہون بعد قتل میرے اسپ اور ہتیار میرے فروخت کر کر ادائی اوسکی کر دوسری وہ ہی کہ جسد میرا ابن زیاد سے لیکر تجھے جہان مناسب معلوم ہو دفن کر تیسری یہہ ہی کہ حسین کو مین لکھا تھا کہ کوفیان نے تمسے اتفاق رکھتے ہین مجھے گمان ہی کہ نکل آتے ہونگے اور عنقریب پہنچینگے تو اوسے لکھہ بھیج کہ زنہار قول پر کوفیون کے عمل نہ کرے اور طرف عراق کے نا آوے اور آنے سے تجھے آسیب پہنچیگا جب کہ مجھے پہنچا ہی جب مسلم نے وصایا سے فارغ ہو کر نزدیک ابن زیاد کے آیا وہ مردود نے فی الفور وصیت سے مسلم کے ابن زیاد کو اطلاع دیا اوسنے کہا کہ واسطے ادای دین تیرے کوئی مانع نہ ہوگا اور تیرے جسد کو جو کچھہ کہ میرے دلمین آوے کرونگا اگر حسین ارادہ خلافت کا کریگا اوسکو بھی نہ چھوڑونگا یہہ کہکر بکیر بن حمران کہ اہل شام سے تھا اوسکو حکم کیا کہ مسلم کو اوپر چھت کے لیجا کر گردن مار حضرت مسلم زبان اپنی سات تکبیر اور تہلیل اور استغفار کے لعوث اور صلوۃ اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ملایکہ کرام کے بھیجی اور کہی اللہم احکم بیننا و بین قوم غروناو قتلونا تب وہ ظالم بکیر نے گردن آپکی جسد مبارک

سے جدا کیا اور سر اور جسد نیچے قصر کے ڈال دیا جب حضرت مسلم شربت شہادت کا پی
تو پھر وہ ظالم سفاک حکم کیا کہ ہانی بن عروہ مذحجی کہ عمر اوسکی نود برس سے زیادہ تھی
اور صحبت سے سید انام کے مشرف ہوا تھا طرفۃ العین مین گردن ماریں اور اون دونو
شہیدون کو موضع کنا سا مین کہ جای مشہور ہی اولتے لٹکا وین عبد الرحمن بن زبیر اسدی
نے مرثیہ تمان مین اونکے کہا شروع اوسکا یہہ ہی فان کنت لا تدرین ما الموت
فانظری الی ھانی فی السوق وابن عقیل اصابھما امر الامام فاصبحا
احادیث من یغشی بکل سبیل الی بطل قد ھشم السیف وجھہ
واخر یھوی فی طمار قتیل تری جسدا قد غیر الموت لونہ
ونضح دم قد سال کل سبیل فان انتم لم تاثروا باخیکم فکونوا
بغیا ارضیت بقلیل کہتے ہین کہ پور زیاد ہمراہ مسلم اور ہانی کے شخص کو
بھی قتل کیا اور سر مسلم و ہانی کا شام کو نزدیک یزید کے روانہ کیا اور لکھا ہی حالات
سے اوسے اطلاع دیا وہ پلید نے اوسے جواب لکھا کہ تو میرے دشمنون کو دفع کیا
اور وعدہ اپنا وفا کیا اب تو پاس میرے ایسا عزیز ہی کہ ثانی نہین رکھتا ہی اور جو مجھے

کہ تونے کیا عین بہتر اور مستحسن ہوا اور دونون رسولون کو تیرے دو ہزار درہم دیکر خوش کرکے تیرے پاس روانہ کیا ہون سنتا ہون کہ حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارادہ عراق کا رکھتا ہی چاہئے کہ راستے بند کرین جسوقت اوس سے فساد ہوگا اوسے بھی قید کر اور جو کچھ اوس سے صادر ہوگا روز بروز مجھے اطلاع دے زیادہ والسلام اور بعضون نے روایت کرتے ہین کہ دو بیٹے ہمراہ حضرت مسلم کے تھے جب اون شقیون نے شربت شہادت کا آپکی پیشکش کیا محمد اور ابراہیم کہتین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونو بیٹے مسلم کے تھے بھی شہید کیا اور ہانی کو قتل کرکے سولی پر چڑھایا اور اون سبکے سرون کو نیزون پر رکھکر کوچہ بکوچہ اور دربدر کوفہ مین پھرایا انتہی بعضے محققان اس روایت کے ضعف کے قایل ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مسلم آٹھوین ذیقعدہ سنہ ۶۰ ہجری روز شنبہ کو کوفہ مین داخل ہوا اور روز چہارشنبہ نوین ذی الحجہ کو کہ روز عرفہ کا تھا جام شہادت کا پیا رحمت ہوئے اوپر اوسکے طرف سے اللہ کے

## باب ششم

در احوال تشریف فرما شدن جناب امام ہمام از بیت اللہ بطرف کوفہ بتاریخ ہشتم ذی الحجہ با مخدرات اہلبیت تتق عصمت وطہارت درینباب شش فصل است

## فصل اول

در بیان مانع شدن جمیع ہواخواہان و دوستان عقیدت خصال ازین عزم و روانہ شدن آن امام معظم با وجود آن

راویان اخبار و ناقلان آثار ایسا لکھے ہین کہ جب مسلم بن عقیل کوفہ

کو پہنچے اور بہت سے لوگوں نے بعیت آپکی ہات پر کئے اور اشتیاق حضرت امام حسین کے تشریف
لانیکا ازبس کیا تو مسلم نے بتاکید لکھہ بھیجا کہ یہان سب لوگ قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہین
چاہئے کہ جلد تشریف لاوین یہہ عرضی ستائیس روز آگے شہادت مسلم سے جناب مین حضرت
کے پہنچی جب امام ہمام بعد مطالعہ اس عرضی کے طیار ہین اسباب سفر کے مشغول ہوے دوستان
اور ہواخواہان اس جناب کے روانگی سے کوفہ کے منع کئے اور واسطے اقامت مکہ کے ازبس جد ہوے
ابومخنف حارث بن کعب سے روایت کرتا ہی کہ جب خبر روانگی جناب امام کی طرف کوفہ کے
عبداللہ ابن عباس کو پہنچی جناب مین امام کے حاضر ہوکر عرض کیا کہ ای ابن عم سنتا ہون کہ تو ارادہ
کوفہ کا رکھتا ہی حضرت نے فرمایا کہ آج کل مین طرف کوفہ کے روانہ ہونگا ابن عباس نے عرض کی کہ ای
ابن رسول اللہ ہرگز ارادہ کوفہ کا مت کر کیا واسطے کہ تیرے پاس مال اور زر اور لشکر نہین ہی سواے اوسکے
اگر لوگ وہان کے امیر کو مار کر مال و زر وہانکا تصرف مین اپنے لاوین اور دشمنون کو نکال دین تو تیرا جانا
بجا ہی نہین تو ہرگز مناسب نہین آنحضرت نے جواب دیا کہ ای ابن عم تو مجھے نصیحت خالص کیا ہے
مین استخارہ کرتا ہون تب ابن عباس اپنے گھر کو آیا پھر ارادہ آنحضرت کے جانیکا سنا تو حاضر ہوکر کہا کہ
ای ابن عم ہرگز کوفہ کو مت جا اول اونکو لکھہ بھیج کہ حاکم کو وہانکے اخراج کرین اور بند و بست ملک

کا اپنے اختیار مین لاوین اگر ارادہ تیرا اسطے سفر کے ہی تو طرف یمن کے ارادہ کر کہ قلعہ اور کوہ وہان
بہت ہین اور تیرے شیعہ و انصار بہت اودھر سکونت رکھتے ہین اگر یہہ بھی نہین مانتا ہی تو اہل و عیال
کو اپنے سات نہ لیجا غرض اسیطرح سے بہت سا منع کیا آخر کہا کہ مین قدم تیرے پکڑونگا اور تجھے جانے سے
باز رکھونگا فرمایا آنحضرت نے کہ ای ابن العم مجھے اپنی قتل پر جزم ہی اور مین چہتا ہون کہ میرے طرف
سے حرم مین جدال و قتال نہ ہووے اگرچہ درجہ شہادت کا یون بھی ہی پر مین نہین چہتا ہون کہ میرے
طرف سے عزت مکہ مین خلل پڑے اسواسطے ارادہ باہر کا کیا ہون ابن عباس یہہ سنکر بسیار رویا کہ زمین
اشک سے تر ہو گئی اور کہا کہ یا حسین مین تجھے قتیل دیکھتا ہون یہہ کہکے روانہ ہوا اور عبد اللہ ابن زبیر
شرف ملازمت سے آنحضرت کے سعادت اندوز ہو کر ارادہ سے آنحضرت کے استفسار کیا آنحضرت
قصد سفر کوفہ کا بیان فرمایا ابن زبیر کہا کہ یا ابن رسول اللہ مکہ سے باہر نہ جا اور حرم سے مفارقت مت کر واللہ
آپکے امیر المومنین مکہ و مدینہ چھوڑکر اوس ملک کو تشریف لیگیا دیکھا کہ کیا کیا رنج و تکلیف اوٹھائے
اور وہ لوگ تیرے بھائی کو کیسا کیسا رنج پہنچائے یہانتک کے مال و اسباب اوسکا لوٹ لیگئے اور
اوسکو زخمی کئے تو مکر سے اونکے بیفکر اور خطوط پر اونکے مغرور مت ہو امام حسین نے فرمایا کہ یہہ
معاملہ ویسا نہین ہی کیا واسطے کہ مسلم نے لکھا ہی کہ اٹھارہ ہزار آدمی نے بیعت کئے ہین سوائے اسکے

دس رسول اور دو سو عرائض اونکے پھنچے ایک روایت مین آیا کہ فرمایا آنحضرت نے کہ چالیس
ہزار آدمی بیعت قبول کئے اور عہد و پیمان اور قسم سات طلاق و عتاق کے کئے ہین ابن زبیر
نے آنحضرت سے کہا کہ صلاح وہی ہے کہ حرم مین توقف کر کر رسول اپنا اطراف و اکناف مین روانہ کرو
حاکم فرمایا کہ جو شیعہ عراق مین ہین خدمت مین حاضر ہووین جب ایسا مضبوط ہوگا عامل
یزید کے کوفہ سے اخراج کرین اور مین بھی تیری مدد مین ہونگا اگر تو حرم مین اقامت رکھیگا
اپنے مطلب مقصود کو پہنچیگا جناب حسین نے جواب دیا کہ مین اپنے والد سے سنا ہون
انہون نے ایسا سنا ہے مین نے پیغمبر خدا سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا ایک مینڈا ہوگا طرف
سے اوسکے مکہ کی بیحرمتی ہوگی مین نہ چہتا ہون کہ وہ مینڈا مین ہون اور مکہ میری طرف سے
حلال ہو اسواسطے مکہ سے جانیکا ارادہ کیا تا باہر شہید ہون چنانچہ مصداق اس حدیث کے
آخر عبد اللہ ابن زبیر ہوے کہ واسطے اونکے حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے کوہ ابو القیس پر
منجنیق کھڑے کی اور حرم کعبہ کو سنگسار کیا یہان تک کہ ایک پتھر کے صدمہ سے حجر اسود کا ٹکڑا
ٹکڑا کیا اور حرم شریف مین عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا و بہت سی خون ناحق کئی الغرض
جب روانگی آنحضرت کی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا خدمت مین آنحضرت کے

حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا ابا عبد اللہ مین تجھے راہ شفقت و نصیحت سے عرض کرتا ہون سنا ہون تمھارے
محبون سے کہ اہل کوفہ عرضی واسطے طلب تیرے لکھے ہین امید کہ ضمیر منیر اپنا طرف اودھر جانیکے متوجہ
نہ کرین اور عنان عزیمت اودھر نہ پھیرین آپنے اوسکے حق مین دعای خیر فرمایا اور کہا کہ مین استخارہ
کرتا ہون اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام آپکی روانگی سے آگاہ ہو کر حاضر جناب ہوا
اور عرض کی کہ ای ابن عم اہل کوفہ باپ اور بھائی سے تیرے کیا سلوک کئے تو دیکھکر پھر ارادہ
کیا ہی وہ لوگ بندۂ درم و دینار ہین جو کہ واسطے مدد دینے وعدہ کئے ہین تجھے قتل کرینگے اور
جو کہ عقد محبت و موالات کا باندھے ہین آپکو چھوڑ دینگے آنحضرت نے جواب دیا جزاک اللہ
خیرا ای ابن العم جو کچھ کہ لابد ہی وجود مین آویگا ابو بکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھکر رخصت
ہوا روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر باہر مکہ سے کسی جاے پر تھا یہہ سنکر دوڑا اور تین منزل پر آنحضرت
کو جاملا یا اور نہایت عجز و انکسار سے کہا کہ ای ابن رسول اللہ کوفیان سب دغا باز اور بیوفا
ہین ہرگز انکے طرف مت جا آنحضرت نے جیسا ابن عباس کو جواب دیا ویسا ہی اوسکو جواب
دیا تب ابن عمر نے کہا ایک روز جبرئیل امین نزدیک سرور دین کے آیا اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے
نے تجھے مختار کیا اور فرمایا کہ دنیا و آخرت سے ایک کو اختیار کر تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے آخرت کو اختیار کیا اور تو اس جناب پاک کا لخت جگر ہی اور سب اوصاف آنحضرت کے تیرے
مین موجود ہین تحقیق اللہ سبحانہ دنیا اور آخرت کو تیرے پاس جمع نہ کریگا یہہ کہکر بے اختیار گریہ و
زاری کیا آخر لاچار و مایوس ہوکر اسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور گلے لگ کر بہت سا رویا اور کہا
استودعك الله من قتيل جب کیفیت روانگی آنحضرت کی طرف کوفہ کے مشہور ہوی
بہت سے دوستان آنحضرت کے دور دور سے بہت خطوط لکھے مضمون مدعا یہی تھا کہ ارادہ
کوفہ کا نہ کرین چنانچہ عبداللہ ابن جعفر نے آنحضرت کو مدینہ سے عرایض لکھا تھا مضمون اوسکا جناب
مولوی باقر آگاہ نے یون لکھا ہی ابیات خاص کر ابن جعفر ای بھائی ٭ جو تھا اس شاہ دین کا بہنوئی
... لکھا یہ پی مدینہ سے ٭ بہوت تخمین تپاک سینہ سے ٭ اہل کوفہ ہین پر دغا و دغل ٭ قصد
انکے تو نہ ... ہی چل ٭ مت وہان جا تجھے خدا کی قسم ٭ گر تو نکلا ہی پھر کے آ در دم ٭ مجکو ڈر ہی کہ
ہوگئے تو ہلاک ٭ اور سب تیرے اہل و خویش ای پاک ٭ گر تو ہوگا ہلاک ای اکمل ٭ ملک و ملت
بیچ ... پڑیگا خلل ٭ ہوگا بیشک چراغ ایمان گل ٭ نور اسلام جاویگا بالکل ٭ کس لئے اب تو
ہی امام امم ٭ اور ہی نے رہبر سالکونکا علم ٭ مومنان کا تو ہی ملاذ و رجا ٭ تجھسے ہی تقویت
سبھون کو سدا ٭ مت شتابی کر ٭ مین بھی آتا ہون جلد ای سرور ٭ اسکے تئین یون

لکھا امام جواب مین نے دیکھا ہون مصطفی کو بخواب مجکو سرور کیا ہی کہمہ ارشاد مین اس ارشاد
پر ہون بس دلشاد نہ کہونگا وہ خواب ہرگز مین اپنے جینے ملک کسیکے بیچ بازا وس حکم سے
نہ آونگا جب تک اوسکو بجا نہ لاونگا جب کیفیت روانگی آنحضرت کی بھائی آپکے محمد بن حنفیہ
سنا الیسا رویا کہ طشت واسطے وضو کے جو آگے اسکے رکھے تھے اشک سے بھر گیا جناب
حسین قاصد ایک مدینہ کو روانہ کرکر عورتان و دختران قرابتی اپنے اور کئے عورتان دوسرے کہ
آنحضرت کو ملجا و ماوا اپنا مقرر کئے تھے بلایا اور کئے جوانان بنی مطلب کہ بار عیال سے سبکسار
تھے اونکو بھی طلب کیا تھا و نیس مرد بنی عبد المطلب سے اور کئے زنان قرابتی وغیرہ فایز خدمت
ہوے اور محمد بن حنفیہ بھی ہمراہ اونکے تہ کو آ آنحضرت سے کہا کہ خروج اسوقت مین مناسب
نہین ہی ہرچند اس امر مین مبالغہ کیا لیکن امام ہمام نے قبول نہین فرمایا پس ابن حنفیہ اندوہگین
ہوکر فرزندون کو اپنے ہمراہ حسین کے روانہ نہ کرکے قید کیا اس بات سے خاطر جناب حسین کو
ملال ہوا اور محمد سے فرمایا کہ جہان مین جاتا ہون تو فرزندون کو اپنے ابا باز رکھتا ہی محمد نے
کہا کہ مصیبت تیری میرے فرزندون کی مصیبت سے زیادہ ہی لیکن اس بات مین کیا فایدہ
کہ تو کشتہ ہووے اور یہہ بھی سات تیرے قتل ہوں اسیطرح بہت سے لوگ واسطے ممانعت کے

کہے اور لکھے آپ نے قبول نہ کیا ان صحابہ کا منع کرنا اس راہ سے تھا کہ امام کی شہادت کی
خبر قدیم سے سنتے تھے اور کوفیون کی بدعہدی اور بیوفائی اظہر من الشمس تھی اور بہت
صحابی آپ بھی کچھ سامان مقابلہ کا نہ رکھتے تھے پر یہہ نہ معلوم تھا کہ اسی سفر مین آپکی شہادت
ہی وگرنہ ایسے ایسے صحابۂ جلیل القدر آپکی رفاقت سے کب باز رہتے الغرض جناب
حسین سرداران کوفہ کیتین کہ واسطے طلب اپکے آئے تھے ہمراہ لیا اور برادران اور
علاقہ داران اپنے جمع کر کر ہر یک کو فراخور حال اونکے عطا کیا اور واسطے بی بیون کے
سواریان طیار فرمائی آنحضرت مدینہ سے اٹھاویسوین ماہ رجب روز یکشنبہ ساتوین سال
مین نکلکر شب جمعہ تیسری ماہ شعبان فایز مکہ ہوا تھا ماہ شعبان اور رمضان اور شوال
اور ذیقعدہ حرم شریف مین گذار کر آٹھوین ذیحجہ کی سہ شنبہ کے روز مکہ سے طرف کوفہ
کے روانہ ہوا ابیات الغرض آٹھوین کو ذیحج کے ؛ دن کو منگل کے شہر مکہ سے ؛
چلدیا وہ محیط فیض و فتوح ؛ جسطرح تن سے ہی نکلتا روح ؛ تمامی اہل مکہ اس سفر سے
آپکے اندوہگین ہوے اور ایسا گریہ وزاری کئے کہ بے حال ہو گئے جناب امام ان سبکو
وداع کر کر چلدیا عمرو بن سعید بن العاص نایب حرم کا کچھ فوج اپنے برادر یحیی بن سعید

بن العاص کے ہمراہ دیکر تعاقب جناب حسین کے روانہ کیا کہ آنحضرت کو آگے جانے نہ دیوے انہونے
آنحضرت کو راہ مین ملاکر کہے کہ ہمارے امیر کا حکم ہی کہ تجھے آگے جانے نہ دیوین آپنے انکار فرمایا یہانتک
تک کہ صورت فساد کی طرفین سے نمود ہوی یہہ خبر عمرو بن سعید سنکر فتنہ سے ڈرا قاصد بھیجکر اپنے
لوگون کو بلا لیا جب جناب حسین اُنھون کو چھوڑکر آگے روانہ ہوا یحیی نے ندا کیا کہ یا حسین تو
خدا سے خوف نہین رکھتا اور جماعت سے باہر ہوتا ہی اور مسلمانون مین تفرقہ ڈالتا ہی
جناب امام علیہ السلام تلاوت قرآن فرمایا لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون جب امام
علیہ السلام منزل صفا مین پہنچا فرزدق شاعر ملا اوسنے آپکے ہات کو بوسہ دیا آپنے پوچھا کہان
سے آتا ہی فرزدق عرض کیا کہ کوفہ سے آپنے ارشاد کیا کہ لوگون کو کس حال پر چھوڑا اوسنے کہا کہ لوگون
کے دل آپکے سات اور انکے تلوارین بنی امیہ کے سات ہین اللہ جو چاہے سو کرے اوسکی تقدیر سے
چارہ نہین آپنے فرمایا سچ ہی کہ قضاء الہی کسی طرح نہین ٹلتی جب آنحضرت ذات عرق کو پہنچا
خط عبد اللہ ابن جعفر کا جو ہمراہ اپنے بیٹون عون اور جعفر کے روانہ کیا تھا پہنچا مضمون اوسکا
وہی تھا جو سابق مین ذکر ہوا اور بھی عبد اللہ ابن جعفر نزدیک عمرو بن سعید کے جاکر گذارش کیا
کہ خط ایک اپنے طرف سے نام سے حسین رضی اللہ عنہ کے تحریر کر اور اسمین نہایت مدارا اور حسن سلوک

مرعی رکھکر واسطے مراجعت کے لکھہ شاید حسین تحریر سے تیرے اطمنان خاطر سے مراجعت فرماوے
عمرو نے کہا کہ حسب دلخواہ اپنے لکھکر لے آکہ مین مہر اپنی کرتا ہون ابن جعفر نے خاطر خواہ اپنے
لکھکر حاضر کیا اور کہا کہ دونو فرزندان تیرے ہمراہ اپنے روانہ کر عمرو خط پر مہر کیا اور اپنے برادر
یحیی کو ہمراہ اوسکے روانہ کیا اوسنے جناب امام کے حاضر ہوکر خط گذرانا آنحضرت نے اوسکو بھی
وہی جواب دیا جو سابق مین دیا تھا جب آنحضرت بطن الرمہ کو پہنچا تو نامہ لکھکر ہمراہ قیس
بن مسہر صدائی کے کوفہ کو روانہ کیا مضمون اوسکا یہہ تھا کہ خط مسلم بن عقیل کا جو مشعر اوپر اتفاق
کرنے تمھارے میری خلافت پر اور اشتیاق تمھارا واسطے ملاقات میرے اور مستعد رہنا تمھارا
نصرت اور معاونت پر پہنچا اللہ تعالی افضل جزا اور روزکار فرخندہ آثار تمکو عطا کرے اور
سعی تمھاری حقمین میرے ضایع نکرے بن آٹھوین ذیحجہ روز سہ شنبہ محمل سفر کا بندھا ہون
انشاء اللہ تعالی پیچھے اس خط کے عنقریب پہنچتا ہون جسوقت یہہ رسول میرا پہنچیگا تم تمامی
امورات کی آتر کھنا زیادہ چہ ابن زیاد نے آنحضرت کی آمد آمد سے خوف کر کر جمعیت بھیجکر راستہ
بند کی تھی چنانچہ حصین بن نمیر کو مع جمعیت شام مقام قادسیہ پر چھوڑا تھا اور آنحضرت کو
اسبات سے اطلاع نتھی جب قیس وہان پہنچا تو اوسکو پکڑکر کوفہ کو لیگئے ابن زیاد بدنہاد کلمات

ناخوش کہ زبان کتین طاقت ذکر اوسکی نہین ہی حق مین حضرت یعسوب المومنین اور حسنین اکرمین رضی اللہ عنہما کے کہا قیس حمد و سپاس الٰہی کیا اور کہا کہ حسین ابن علی برگزیدۂ عالم نبسہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی اور قریب بطن الرمہ کے شرف ورود فرمایا ہی اور مجھے رسالت دیکے کوفہ کو روانہ کیا تم اجابت دعوت اوسکی کرو اور گردن اطاعت کی روبرو اوسکے رکھو اور اوسکے حکم اور اطاعت کو دل و جان سے قبولو بعد اوسکے لعنت اوپر ابن زیاد اور اوپر باپ اوسکے کیا پور زیاد قیس کو اوپر سے قصر کے نیچے ڈال دیا کہ اعضا اوسکے چور چور ہو قیس درجۂ شہادت کو پہنچا اور بعضے کہتے ہین کہ جب اوپر سے ڈالدئے رمق ایک حیات باقی تھی مانند مرغ نیم بسمل کے تڑپ رہا تھا عبد اللہ بن عمیر سبقت کر کے تیغ تیز سے اوسے ذبح کیا اور کہا کہ مین اسے رنج و الم سے نجات دیا اور بعضون نے کہتے ہین نامہ آنحضرت کا عبد اللہ بن یقطر کہ برادر رضاعی آنحضرت کا تھا لیگیا تھا یہہ رنج اوٹھا کر شہید ہوا واللہ اعلم جب آنحضرت ذات العرق مین پہنچا بشر بن غالب سے ملاقات ہوی فرمایا کہ کوفیون کی کیا خبر ہی اوسنے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ نہین سنا تونے کہ الکوفی لا یوفی فرمایا کہ راست کہا جب وہانسے قریب ذات کے پہنچا دیکھا کہ عبد اللہ بن مطیع کنارۂ دریا

کے اوترا ہی آنحضرت کو دیکھتے ہی بے اختیار دوڑ آیا اور شرف ملازمت سے سرفراز ہوکر عرض
کیا کہ ماں باپ میرے فدا تیرے پر ہو یا ابن رسول اللہ نکلنا تیرا حرم سے کیا واسطے ہوا امام نے فرمایا
کہ میری طلب کے واسطے خطوط کوفیون کے بہت آئے ہین ابن مطیع نے کہا یا ابن رسول اللہ
مین بشتر مبالغہ واسطے نہ آنے کے کیا تھا اور پھر عرض کرتا ہون کہ حرمت اسلام کی نگاہ رکھ
واللہ تو جو کچھہ کہ ہاتہین بنی امیہ کے ہی طلب کریگا تجھے قتل کرینگے اگر تو مارا جایگا تو کوئی
اندیشہ وہراس کسی سے نہ رکھیگا حسین اقبال نہ فرماکر آگے روانہ ہوا اثنای راہ مین ایک شخص
بنی عکرمہ سے ملا اور بہت سا آنحضرت کو کہا اور بہت طرحسے منع کیا جناب حسین نے
جواب دیا جو کچھہ کہ ہوگا میرے پر پوشیدہ نہین ہی لیکن اللہ اوپر کام اپنے غالب ہی
جب آنحضرت منزل رود پر پہنچا دیکھا کہ کنارہ پر خیمہ استادہ ہی پوچھا کہ صاحب خیمہ کون
ہی عرض کئے کہ زہیر بن القین مناسک حج سے فراغت پاکر کوفہ کو جاتا ہی امام حسین نے اسکو
طلب فرمایا اوسنے واسطے آنیکے توقف کیا عورت نے اوسکی کہی کہ سبحان اللہ پسر شیر خدا
تجھے طلب کیا اور تو تغافل کرتا ہی یہہ سخن اوسکو تاثیر کیا تب خدمت حسین مین حاضر ہوکر
ملازمت سے سرفراز ہوا اور فی الفور خیمہ اپنا قریب حسین کے نصب کروایا اور عورت کو

اپنے اپنے برادر یا پاس کوفہ کو رخصت کر دیا اور اپنے لوگون سے کہا کہ جسکو خواہش شہادت کی ہو ہمسے موافقت رکھے اور یہان ٹھیرے اور جسکو خواہش وطن کی ہو اور شہادت سے کچھ کام نہین رکھتا ہی چلا جاوے یہہ سنتے ہی تمامی یاران اوسکے اوس سے اعراض کر کر کوفہ کو چلے گئے زہیر خدمت مین اوس جناب کے حاضر رہا کہتے ہین کہ عبد اللہ بن سلیم اسدی و مرزی مشمعل اسدی واسطے مناسک حج کے آئے تھے روانگی سے امام کے خبر پا کر جلد لیسے مناسک حج ادا کر واسطے ملاقات حسین کے روانہ ہوے اس عرصہ مین ایک شخص بنی اسد سے کوفہ سے آرہا تھا چاہا کہ جناب حسین کو کیفیت سے مسلم کے خبر دیوے صورت نہ بنی جب وہ آگے بڑہا وہ دونون اسدیون سے ملاقات ہوی انھونے کیفیت کوفہ کی پوچھا اوسنے کہا کہ مین کوفہ مین تھا ابن زیاد مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کو قتل کیا اور انکے جسدون کو بازار مین دربدر کوچہ بہ کوچہ پھرایا جب وہ دونو اسدیان جناب حسین سے ملے یہہ کیفیت ظاہر کئے آپنے آیت انا للہ وانا الیہ راجعون مکرر زبان پر لایا وہ دونو اسدی کہے کہ ہم تجھے قسم خدا کی دیتے ہین کہ تو اپنے ذات اور اپنے اہلبیت پر رحم کر کر وطن کو مراجعت فرما حضرت نے فرمایا لاخیر فی العیش بعدھما بعضے یاران کہے کہ جناب مسند

مسلم کے نہیں ہیں جب حضرت کوفہ کو پہنچینگے البتہ لوگ شرف ملازمت سے سرفراز ہوکر مدد

کرینگے بعضے روایت میں آیا ہی کہ بنی عقیل اس واقعہ سے اپنے باپ کے اطلاع پاکر کہے کہ ہم بعد مسلم

کے زندگانی نہ کرینگے یہانتک کہ بدلہ لیویں یا مارے جاویں جب آنجناب موضع عقیق کو پہنچا

وہاں ایک شخص بنی عکرمہ سے ملکر عرض کیا کہ ابن زیاد واسطے آپکے لشکر گران روانہ کیا ہی

اور شمشیر عذیب تک سرہنگان متعین ہیں جب آنحضرت منزل زبالہ کو پہنچا عرضی

عمر بن سعد کی جو خدمت میں جناب حسین کے روانہ کئی تھی پہنچی مضمون اوسکا یہہ تھا

اہل کوفہ جیسا کہ شیوہ اونکا ہی عذر و بیوفائی کئے اور مسلم کو تنہا چھوڑدئے ہؤا او نپر جو کچھ

ہونا تھا اور ہانی بن عروہ بھی علف تیغ بیدریغ کا ہوا اور رسول عمر کا کیفیت سے قیس بن

مسہر صدائی کے اطلاع کیا اور خط سے عمر بن سعد کے جناب حسین کو یقین کلی ہوا کہ

مسلم نے جام شہادت کا پیا تب آنجناب نے منادی فرمایا کہ اہل کوفہ دم محبت اور نصرت

کا مارتے تھے ترک رفاقت کرکر راہ بیوفائی لئے اب یہاں سے جسکا دل چاہے چلے جاوے

چنانچہ بہت سے لوگ کہ اطراف سے جمع ہوے تھے رفاقت آنحضرت کی چھوڑکر اپنی

اپنی راہ لئے اور رکاب سعادت انتساب میں اوس جناب کے سوائے خاص اصحاب کے

کہ مکہ سے جان فدا کرنے آئے تھے کوئی نزہا القصہ وقت صبح کے آنجناب نے غلامون کو تاکید

فرمایا کہ پانی عادت معہود سے زیادہ لین اور وہان سے کوچ کر کر بطن عقبہ مین اُترا اور لشکو

مخیم سرادقات سعادت تشیم کیا **فصل دوم** در بیان حکم دادن پور زیاد برای

مسدودی راہ بہ عساکر شقاوت شعار و ملحق شدن حر بن یزید ریاحی با ہزار سوار آنجناب

سید ابرار و رسیدن آن امام بکربلا و برای جنگ آمدن لشکر اعدا کہتے ہین کہ پور زیاد نے کیفیت

آمد آمد اوس جناب کی سنکر نہایت خوف و ہراس سے امرائے کوفہ کو حکم کیا کہ راستہ بند کرین

چنانچہ حصین بن نمیر کو طرف قادسیہ کے روانہ کیا کہ مابین واقصہ اور شام اور بصرہ کے

محافظت رکھین اور حر بن یزید ریاحی کو مع ہزار سوار روانہ کیا اگر حسین پر قدرت پاوے

آنحضرت کو کوفہ کو لاوے پس جناب حسین مقام گاہ سے اپنے کوچ فرما کر سراف کو پہنچا

خدام کو حکم کیا کہ پانی بہت سا لیوین پھر وہان سے آگے بڑھا یہان تک کہ آنحضرت سے

قادسیہ فاصلہ تین میل کا رہا اور کوفہ دو منزل اوس وقت پہر ایک دن آیا تھا کسو نے ہمراہیون

سے آپکے تکبیر کہا آنحضرت نے فرمایا کہ تکبیر کسواسطے کہا اوسنے کہا کہ سواران آتے ہین آنجناب

نے فرمایا کہ جاے محافظت کی ہاتھ کرین تا پشت کیتین اوس سے پناہ کر کر ایکطرف سے متوجہ

اعدا کے ہوں لوگون نے کہا کہ یہان سے قریب ایک جاے ہی اوسکو ذو حسم کہتے ہین پس
برے آنحضرت طرف بائین کے اور پہنچے اوس مقام پر اور خیمہ استادکروے جب آفتاب
درمیان مین آیا تو حر بن یزید مع ہزار سوار جنگی ابن زیاد کے لیکر مقابلہ مین حضرت امام
کے آنکر اوترا آنحضرت نے کسیکو بھیجا کہ دریافت کرین کہ مہتر اس سیاہ کا کون ہی حر
نام ونسب سے اپنے اطلاع دیا اور کہا کہ مجھے عبد اللہ بن زیاد نے بھیجا ہی آپکے پاس اور مجکو
حکم دیا ہی کہ نچھوڑون آپکو یہان تک کہ اوسکے پاس لے چلون ابو مخنف روایت کرتا ہی
کہ جب امام حسین سپاہ غنیم کو دیکھا ہات بلند کر یہہ دعا پڑھے اللھم سقطی
فی کل کربۃ و رجائی فی کل شدۃ الی آخرہ جب وقت نماز ظہر کا پہنچا آنحضرت
حجاج بن مسروق جعفی کو حکم دیا کہ اذان کہے اور آپ لنگ باندکر اور ردا اوپر دوش اور
نعلین پاپین کر کر خیمہ سے باہر آیا اور شمشیر پر تکیہ کر کے کھرے رہا اور زیکران زبان کتین
بیچ میدان تحمید باری کے دوڑایا یا ایہا الناس مین آپ نے ارادہ یہان کا نہین کیا مگر
جبکہ رسولان تمہارے پی در پی اور خطوط تمہارے متواتر مجھے پہنچے کہ سات جلدی تمام
کے متوجہ اس دیار کے ہون کیا واسطے کہ ہم امام نہین رکھتے ہین اور اقتدا نماز مین یزید یون

کے سات نہین کرینگے جب آپ ہمارے مین رہینگے احوال پریشان ہمارا مجتمع ہوگا اور مہمات دنیا و حرمت
ہمارے انتظام پاوینگے ای لوگوا گر اپنے عہد پر قایم ہین تو پھر اقرار کرو تا مین اطمنان خاطر سے تمہارے شہر مین قدم
رکھون اور اگر بعیت و متابعت سے پشیمان ہو گئے ہو تو اطلاع کرو تا مین عنان عزیمت پھیر کر دوسرے
طرف جاؤن اسطرح سے آنحضرت نے فرمایا تو مخالفون نے سر نیچے کئے ہوے خاموش ہو رہے پس موذن
نے قامت صلوۃ کی کہا حضرت نے حر سے پوچھا کہ تو نماز مین اقتدا کرتا ہی یا اپنے لوگون کے سات جدا گذارتا ہے
حر نے کہا کہ حضرت نماز پڑھین اوسمین اقتدا کرتا ہون پھر تو حضرت نے نماز ادا کیا اور حر بالشکر اپنے حضرت
کے سات اقتدا کیا بعد فراغت نماز کے آنحضرت اپنے خیمہ کو تشریف فرما ہوا اور حر اپنے لشکر گاہ مین
جا اترا جب وقت نماز عصر کا پہنچا حضرت نے واسطے نماز کے کھڑے رہا اور وہی سخنان سابق بیان
فرمائی تو حر بن یزید قسم کھایا اور کہا کہ مین اس مکاتبت سے خبر نہین رکھتا ہون پھر آنحضرت خطوط
کوفیون کے منگوا کے آگے حر اور اسکے یارون کے ڈالدیا حر چند خطوط پڑھکر کہا کہ مین اون لوگون مین
نہین ہون کہ یہہ خطوط تجھے بھیجے ہین بلکہ مین مامور ہون کہ تجھے نچھوڑدن اور ابن زیاد تک لیے چلون
حضرت حسین فرمایا کہ مرگ نزدیک میرے آسان تر ہی ملاقات سے ابن زیاد کے بعد اوسکے حضرت نے
فرمایا کہ شتران بار کر کر مردم کو سوار کرو تا کہ طرف حجاز کے چلین تب حر مع لشکر اوسکے اسبات سے

حایل ہوگئے آنحضرت نے فرمایا کہ یا حر ثکلتک امک کیا ارادہ رکھتا ہی حر کہا کہ سوآے تیرے
دوسرا کوئی یہہ سخن کہتا تو البتہ اوس سے قصاص لیتا اب مجھے طاقت نہین ہی کہ تیرے ماںکا نام سوآے
نیکی اور خوبی کے لیوے پھر تو حضرت نے فرمایا اب بغیر جنگ کے علاج نہین ہی شمشیر ہاتھ مین لیکر
نیام سے کھینچا اور ارادہ جنگ کا فرمایا حر نے کہا کہ ہم واسطے جنگ کے نہین آئے ہین غرض طرفین سے سخنان
خشونت آمیز بلند ہوئے آخر حر کہا کہ صواب یہ ہی کہ ہم اور آپ اوس راہ سے چلین کہ نہ موصل اور حجاز
آوے اور نہ کوفہ اور تو اسباب مین یزید کو لکھ اور مین ابن زیاد کو تا دیکھیے کہ کیا جواب آتا ہی
شاید کہ اللہ تعالی ایسا کام کرے کہ میری راہ عافیت کی نکلے اور کسی طرح سے تجھے آسیب میرے سے نہ پہنچے
تب امام حسین عذیب اور قادسیہ کو ترک کر کر راہ طرف بائین کے اختیار کئے حر مع لشکر ہمراہ تھا اثنائے
راہ مین حر نے کہا کہ یا حسین مین تجھے قسم خدا کی دیتا ہون کہ تو اپنے ذات پر رحم کر اگر جنگ کریگا تو
یہہ قوم تجھے مجروح کرینگی اور ہلاک کرینگی جناب حسین فرمایا کہ مجھے موت سے کیا ڈراتا ہی مین ایسے
باتون سے ہرگز نہین ڈرونگا غرض جب حر یہہ سخن جناب حسین سے سنا تو کنارہ کیا تھوڑا چلا
جب آنحضرت موضع عذیب ہجانات کو پہنچا تو دیکھا کہ چہار سوار واسطے ملازمت امام ہمام کے آتے ہین
حر نے چاہا کہ اونکے حایل ہووے حضرت امام نے اوسکو اس ارادہ سے منع فرمایا جب اونھو نے شرف اقدام بوسی

سے سرفراز ہوئے حضرت نے استفسار فرمایا کہ حال مردم کا کیا ہی مجمع بن عبداللہ عامری کہ سرگروہ اونکا تھا کہا کہ اعیان اور اشراف کو نو سات تیرے ارادہ جنگ کا رکھتے ہین کیا واسطے کہ اونکو رشوت بہت پہنچی ہی اور باقی مردم اگرچہ دل اونکے تیرے سات ہین لیکن کل تلوار تیرے پر کھینچینگے حضرت امام نے پوچھا کہ میرے رسول قیس بن مسہر صیداوی سے بھی کچھہ خبر رکھتے ہو کہا کہ حصین بن نمیر اوسکو اثنای راہ گرفتار کرکر پور زیاد پاس بھیجا اوسنے حکم کیا کہ تجھے اور تیرے باپ کو لعن کرے رسول اوپر تیرے اور تیرے باپ کے درود وصلوۃ بھیجا اور ابن زیاد اور باپ پر اوسکے لعنت کیا اور مردم کو اوپر نصرت و اعانت تیرے دعوت کیا اور تیرے تشریف لانیکی بشارت دیا پور زیاد اوسکو بالای قصر سے نیچے ڈال دیا وہ جان اپنا جان آفرین کو بخشا یہہ حال سنتے ہی جناب امام کے آنکھون سے اشک جاری ہوے اور یہہ آیت پڑھا منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر الآیہ طرماح بن عدی زمین خدمت کی بوسہ دیا اور کہا کہ ای امام ہمام دیکھتا ہون مین کہ سوائے اس جماعت قلیلہ کے کوئی رفاقت مین اپنے نہین رکھتا ہی مخالفان کہ اب ہمراہ ہین انکو بس ہین سوائے اسکے کہ واسطے ہلاکت تیرے پیادہ اور سوارون سے بھرا ہوا ہی تجھے قسم دیتا ہون کہ اگر اختیار رکھتا ہی ایک بالشت بھی آگے مت جا اگر ارادہ ہی تو ہمراہ میرے آ اپنے پہارون پر لیجاتا ہون

کہ کسی کو طاقت نہین ہی کہ وہان ہات ظلم کا دراز کرے کیا واسطیکہ ملوک غسان اور حمیر اور نعمان
بن منذر کہ قوت او طاقت تمام رکھتے ہین باوجود اسکے دست رس اونکا ان پہار دن پر نہین ہی
آنحضرت اوس مقام پر چند مقام کرکر قوم اجا و سلمی و طی کو دعوت فرما اور مین کفیل دس ہزار آدمی
بنی طی کا ہون تیرے آگے دشمنون سے جنگ و جدال کرونگا جب تک کہ اونمین سے ایک آدمی بھی
زندہ رہیگا تجھے کسی طرح کا آسیب نپہنچیگا جناب امام او سے دعاے خیر سے یاد فرمایا لیکن ارادہ سے اپنے
باز نہ آیا طرماح رخصت ہوکر روانہ ہوا آخر شب مین جب سیاہ انجم طلیعۂ صبح سے منہہ طرف
زار کے رکھا حضرت امام فرمایا کہ پانی بقدر کفایت کے لیوین پھر وہان سے کوچ فرمایا تھوری
ایک راہ چلی تھی کہ آپکو غنودگی ہوی جب خواب سے بیدار ہوا تو فرمایا انا للہ وانا الیہ
راجعون والحمد للہ رب العلمین لوگون نے پوچھا کہ حال کیا ہی فرمایا کہ ایک مرد گھوڑے
پر سوار ہی اور کہتا ہی کہ تم جاتے ہوا ور موت تمھارے ساتھ ہی جب تباشیر صبح افق کیتی نورانی
کیا حضرت نے نماز صبح کی جماعت سے گذارا اور جلدی تمام سے بائین طرف کی راہ چلکر
نینوی کو پہنچا دیکھا کہ ایک سوار راہ سے کوفہ کے قریب آکر حضرت پر سلام کیا اور حر پر
سلام کرکر خط ابن زیاد کا دیا لکھا تھا کہ حضرت حسین کو ایسے جا پر اوتار کہ قریہ و حصار نزدیک سے

اور آب و گیاہ نہ رکھتا ہو اور قریب پیادہ و سوار دن کی جمعیت پیچھے اسکے بھیجی جان حر مکتوب
کو مطالعہ کرکر امام ہمام کیتین دیا اور کہا بجالانا حاکم کے حکم کا ضرور ہی چاہئے کہ آپ ایسی جا پر
اترنا مین نزدیک اسکے قصور سے متہم و منسوب نہ ہون ہرچند امام ہمام نے التماس کیا کہ یہان سے
قریب ایک قریہ ہی وہان اوترین او سنے راضی نہوا زہیر بن القین الحاج حر کیتین اس حال سے
مشاہدہ کرکر جناب امام سے کہا حکم کرو اس سے جنگ کرین کیا واسطیکہ جنگ کرنا اس قوم سے آسان
ہی مقابلہ کرنے سے لشکر کے کہ پیچھے آتا ہی امام ہمام نے فرمایا کہ ای زہیر سچ کہتا ہی لیکن
نہین چاہتا ہون مین کہ ابتدا جنگ سے کرون حر سے کہا کہ تو ہمارے سات رہ کہ چند قدم آگے
جاکر اترین جب تھوری راہ چلے مخالفان سر راہ پر آکے کہے کہ تجاوز مکان سے جائز نہین
اب یہان اترئے کہ فرات بھی نزدیک ہی حضرت امام نے پوچھا کہ نام اس جا کا کیا ہی کہے کہ
کربلا فرمایا آنحضرت نے یہہ جا کرب اور بلا کی ہی اور فرمایا کہ جسوقت والد میرے علی مرتضی
رضی اللہ عنہ متوجہ صفین کا ہوا اور مین بھی ہمراہ تھا جب اس جا پر پہنچا سوال کیا کہ نام اس
موضع کا کیا ہی لوگون نے عرض کئے کہ کربلا فرمایا کہ یہہ جگہہ رنج و مصیبت اہلبیت کی ہی کہ یہان
اوتین انکے بیتھینگے اور اسباب انکا لوتے جائگا اور خون انکے بہتے جاینگے اور طایفہ آل محمد کا

اس جاے پر شہید ہوگا یہہ فرما کر حکم کیا کہ بوجھا اونتون سے اوتار و اور خیمہ استاد کرو یہہ واقعہ دوسری کو
محرم کے روز پنجشنبہ ۶۱ اکسٹھ ہجری مین واقع ہوا ترجمۂ طبری وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام
کربلا مین پہنچا بطریق خیرخواہی کے عرض کیا کہ عبداللہ بن زیاد کے فوجین متواتر پہنچتے جاتے ہین آپ
ستبا شب کہین تشریف لیجائیے چنانچہ آنحضرت کو بیخبر کرکے تمام شب قطع مسافت کی صبح کو جو دریافت
فرمایا تو وہی زمین کربلا پر بلا موجود تھی اور ترجمۂ طبری مین یہہ بھی لکھا ہی کہ امام حسین کربلا مین یہہ خواب
دیکھا کہ رسالت مآب فرشتون کی جماعت کے سات تشریف لا کر فرماتے ہین کہ مجھے معلوم ہی کہ دشمن
تیرے مارنے کے درپی ہین یہہ لوگ قیامت کے دن شفاعت سے میرے محروم ہین اور نزدیک ہی کہ تو شہادت
کے درجہ کو پہنچے اور بہشت تیرے واسطے آراستہ ہوی ہی اور مان باپ تیرے منتظر ہین یہہ کہکے ایک ہات
امام حسین کے سینہ پر مارا اور فرمایا اللہم اعط الحسین صبرا واجرا بار خدایا حسین
کو صبر اور اجر دونو عطا فرما الغرض دوسرے روز کہ تیسری محرم کی تھی عمر بن سعد بن ابی الوقاص
چہار ہزار اور بعضے کہتے ہین تیس ہزار کی جمعیت ہمراہ لشکر واسطے جنگ حضرت حسین کے
کوفہ سے آیا اور بعضے کہتے ہین کہ جب امام ہمام کربلا مین نزول فرمایا تو ابن زیاد نے آنحضرت کو
خط لکھا مضمون اوسکا یہہ تھا کہ یزید مجھے کہا ہی کہ اگر حسین کو پاے وادر خبر اوسکی سنے زنہار بستر نرم پر

مت سوا اور آب و نان ترک کر بہر صورت اوس سے بیعت میری لے اگر اباء و انکار کیا تو سر اوسکا
تن سے جدا کر ای حسین اب مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ تو آ اور بیعت یزید کی قبول لے نہین تو
ارادہ جنگ کا کر جب یہہ خط جناب حسین کو پہنچا آپنے اوسے پڑھا اور ہات سے نیچے ڈال دیا
اور فرمایا کہ حال اوس قوم کا زبون ہے کہ رضائے مخلوق کو اوپر غضب خالق کے اختیار کرتے ہین
اور اوس رسول کو کہا کہ اس نامہ کا جواب نزدیک میرے نہین ہے اور جزا اوسکی سوائے کلمۂ عذاب
کے نہین ایلچی روانہ ہو کر ابن زیاد کو اس کیفیت سے اطلاع دیا اوسنے غضب مین آکر واسطے جنگ
کے مستعد ہوا اور عمر بن سعد کو سات لشکر جرار کے روانہ کیا کیفیت اوسکی یہہ ہے جب ابن زیاد
مسلم بن عقیل کو قتل کیا بعد اوسکے عاملون کستین ہر ایک ملک کو اپنے طرف سے روانہ کیا
اور ملک رے عمر بن سعد کو دیا جب آواز توجہ امام ہمام کا طرف کوفہ کے مشہور ہوا ابن زیاد
عمر کو کہا کہ مقابلہ پر حسین کے جا عمر کہا ایہا الامین مجھے محاربے حسین کے معاف رکھہ
اور یہہ حکم دوسرے پر کر ابن زیاد ملتمس کو اوسکے قبول لا او رکہا کہ حکومت رے کی منظور ہے تو مقابلہ
سے حسین کے انکار کر تب عمر کہا کہ مین صلاح کر اسکا جواب دونگا تب عمر اپنے لوگون سے
واسطے محاربہ سید الشہدا کے مشورت کیا تمامی لوگ اس ارادہ سے منع کیے یہان تک کہ حمزہ

اوسکا حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ کہا کہ زنہار واسطے جنگ حسین کے متوجہ مت ہو اور اوپر آبات
کے کمر مت باندہ کیا واسطے جنگ کرنا اوس سے بزرگترین گناہوں کا ہی اور قطع صلہ رحم ہے واللہ
ترک سلطنت اور خروج دنیا سے بہتر ہی نزدیک خدایتعالی کے بار خون حسین کا گردن پر لیجانے
سے عمر کہا کہ انشاء اللہ تعالی اسیطرح کرونگا پس جب عبداللہ بن زیاد اوسکیتین تہدید و تشدید
کیا اور عزل و قتل سے ڈرایا عمر سعد کہ غایت حب جاہ سے دیدۂ بصیرت اوسکے کور ہوے تھے
اور دھوان امارت و ایالت کا دماغ مین اوسکے لیپٹا گیا تھا اوپر قتل دودمان نبوی کے کمر باندھا اور
خفتہ بختی اور غنودہ دلی سے فرزند رسول اللہ پر ارادہ کیا اور سرکردۂ زمرۂ ضلالت کیش اور سر
فرقۂ شقاوت اندیش کا ہوکر متوجہ کربلا کا ہوا اور مقابلہ میں امام علیہ السلام کے اور کردی العور
قاصد ایک نزدیک اوس امام کے بھیجا کہ سبب اس ملک کو آنے کا اور باعث اس شور و غوغا کا
کیا ہی حضرت امام نے جواب فرمایا کہ مردم کوفہ مجھے خطوط لکھے کہ ہم امام نہین رکھتے ہین کہ
واسطے مہمات دنیا و آخرت کے قیام کرے اور میرے یہان آنیکے واسطے مبالغہ از حد زیادہ
لئے مین کلمات واہی پر اونکے فریفتہ ہوکر ارادہ کیا اثنائے راہ مین غدر و نفاق اور مکر و شقاق
اوس جماعت کا معلوم ہوا اور صورت بیوفائی اونکی ظاہر ہوئی تب چاہا مین کہ مکہ کو مراجعت

کرے اس عرصہ مین حر بن یزید جانے سے مجھے مانع ہوا اور میرے سے مفارقت نہ کر کر مجھے اس منزل مین
اتارا ہی اب چاہیے کہ قرابت قریبہ جو تجھسے ہی ملاحظہ کر اور مجھے چھوڑ دے تا وطن مالوف کو مراجعت
کرون قاصد جواب امام ہمام کا عمر کو پہنچایا عمر کہا کہ امید وار ہون کہ درمیان مین میرا اور حسین
کے مقابلہ و مقاتلہ نہ ہووے اور یہہ مہم سات نیکی اور خوبی کے دفع ہو چنانچہ خط ابن زیاد کو لکھا
اور التماس سے امام حسین کے اوسکو آگاہی دیا ابن زیاد جواب مین اوسکے لکھا کہ ای عمر واسطے بیعت
یزید کے حسین کو لکھہ اگر وہ اور متابعان اوسکے بیعت قبول کرین مجھے اطلاع دے اور میرے خط کی انتظاری
رہ جب نامہ ابن زیاد کا عمر کو پہنچا کہا کہ عقیدہ میرا وہ ہی کہ ابن زیاد طالب عاقبت کا نہین ہی
پس اوس نامہ کو ہمراہ قاصد کے کہ نامہ لایا تھا نزدیک امام حسین کے بھیجا تو آنجناب ایسا جواب فرمایا
کہ ہرگز ابن زیاد کی سخن پر عمل نہ کرونگا اور فرمان اوسکا نسونگا جب جواب امام مظلوم کا سماعت
مین اوس ناپاک شوم کے پہنچا تو حکم کیا کہ پانی بند کرین چنانچہ ایک جماعت کو واسطے منع کرنے پانی
کے متعین کیا اور عمر بن حجاج کو سرکردگی اوسکی دیا اور بعضے کہتے ہین کہ ابن سعد مع لشکر ساتوین
کو محرم کے کربلا مین پہنچکر فرات کے کنارے ڈیرا دیا اور امام حسین کے لوگون کو پانی لینے سے مانع
ہوا یہان تک کہ پیاس سے اہلبیت پر عرصۂ زندگی تنگ ہوا اوسوقت یزید ہمدانی امام حسین سے

اجازت لیکر عمر بن سعد کے پاس گیا اور کہا وے اس اسلام پر کہ کتے اور سور فرات کا پانی پیتے ہین
اور تو فرزند اہل بیت رسول اللہ کو اوس سے منع کیا اور اونکے قتل پر کمر باندھا عمر سعد نے کہا کہ سچ
پر حکومت رے کی مجھسے چھوٹتی نہین کہتے ہین کہ جب پیاس سے کسی کو طاقت بات کرنے کی
نہ رہی اور اہلبیت کا حال تباہ ہوا تو امام حسین نے عباس کو کے آدمیون کے سات پانی لانے کو
بھیجا یزید والون نے پانی لینے نہ دیا اور عباس کو زخمی اور سات والون کو شہید کیا غرض تین
روز تک پانی کسی کو میسر نہ ہوا لشکر شقی مین سے عبد اللہ بن حصین ندا کیا کہ ای حسین کہ اس
پانی کیتین دیکھہ کہ مانند آسمان کے لہرا ہوا ہی ایکقطرہ اوس سے تجھے میسر نہ ہوگا اور تو شدت
تشنگی سے مریگا حسین علیہ السلام اوپر اوس مرد کے دعاے بد فرمایا اور کہا اللھم اقتلہ عطشا
ولا تغفر لہ ابدا اوسی وقت سے تشنگی اوپر اوسکے غالب ہوی ہرچند پانی پیتا تھا
تسکین نہین ہوتی تھی آخر پیٹ اوسکا پھٹکر واصل جہنم ہوا آنحضرت عمر بن حجاج پر بھی
دعاے بد فرمایا وہ بھی غایت تشنگی سے ہلاک ہوا القصہ آنحضرت عمر سعد کو کہلا بھیجا کہ چند
مرد ہمراہ لیکر یہان تک آ آنحضرت بھی بیس سوار ہمراہ لیکر ایک [illegible] پر تشریف لیگیا اور عمر بھی مع
بیس سوار وہان پہنچا آنحضرت اوس سے پوشیدہ دیر تک باتین کرتے رہے کہتے ہین کہ آنحضرت

نے فرمایا کہ تین کام مین سے ایک قبول کریا مجھے چھوڑ دے کہ مکہ معظمہ کو جاؤن یا کسی اور شہر مین جا بیٹھون
یا یزید کے پاس مجھے بھیج دے ابو مخنف عقبہ بن سمعان سے روایت کرتا ہی کہ کہا مین ہمیشہ ملازم
امام ہمام کا تھا اور جو کچھہ کہ آنحضرت فرماتا تھا اوسکو سنتا تھا بخدا اوسکی کہ آنحضرت ہرگز زبان
پر نہین لایا کہ مجھے چھوڑ دے تا یزید پاس جاؤن لیکن یہہ فرمایا کہ مکہ معظمہ کو جاؤن یا کسی اور شہر
کو غرض عمر سعد نے یہہ حال ابن زیاد کو لکھہ بھیجا اوس مایہ فساد نے قبول کرتا تھا مگر شمر لعین
کہا کہ سنا ہون مین کہ حسین اور عمر باہم مودت اور الفت رکھتے ہین اور اکثر شب ہا
ایک جا پر بیٹھکر مشورت کرتے ہین اگر حسین بیعت یزید کی نہ کر کر کسی جا تنہا بیٹھیگا تو لوگ اوسپر
گرویدہ ہونگے مصلحت یہہ ہی کہ تیرے حکم پر راضی ہوکر کوفہ کو آوے اگر تو عفو کریگا تو ممنون
منت تیرا رہیگا پور زیاد کو رای شمر لعین کی پسند آئی جب تو دہمکا کر ابن سعد کو لکھا کہ اگر حسین
بیعت یزید کی کرے تو نزدیک میرے لا ہین تو بیدرنگ قتل کر ڈال کہ مین تجھے لڑنیکو بھیجا ہی
یا صلح کرنیکو اور جو تو اوس مین سستی کرے تو اپنی جگہہ دوسرے کو بھیجا ہی جان یہہ نامہ شمر پاس
دیا اور تاکید کیا کہ اگر عمر فرمان پر ہمارے عمل کیا تو بہتر نہین تو اوسکو بھی قتل کر اور تو اوسکے جاے
پر حاکم ہی اس عرصہ مین عبد اللہ بن ابی المحل عرض کیا کہ عباس اور عبد اللہ اور جعفر فرزندان علی کے

رفاقت مین اپنے برادر کے آئے ہین یہہ ام البنین میری پہوپی کے فرزندان ہین امید یہہ ہی کہ بیچ
سایۂ عاطفت امیر کے پناہ ملے تا بیفکر رہینگے پور زیاد ملتمس ابن محل کیتین اجابت کیا
اور نامہ امان کا لکھکر اوسکے حوالہ کیا اوس نے اوس نامہ کو ہمراہ اپنے غلام کرمان کے دیگر نزدیک
فرزندان ام البنین کے روانہ کیا جب اونہونے مضمون نامہ سے اطلاع پائی کہا کہ ہم حاجت
امان ابن سمیہ کی نہین رکھتے ہین اور ہم امان بارگاہ الہ سے چاہتے ہین جب شمر نامہ ابن زیاد
کا عمر سعد کو پہنچایا عمر نے کہا ابعد الله دارک وقبح ما جئت بہ اور شمر سے کہا
کہ واللہ کمان میرا تہا کہ صلاح ہو کے تو اس مقدمہ مین سعی کر کر ایسا نامہ لے آیا کہ جسمین خذلان
دنیا و آخرت ہی شمر کہا کہ اب ارادہ تیرا کیا ہی اپنے امیر کے حکم پر عمل کرتا ہی یا مین سرانجام اوسکا
کرون جب عمر یہہ حال مشاہدہ کیا واسطے جنگ کے مستعد ہوا سعد بن عبیدہ سے منقول ہی
کہ ہم ہمراہ عمر کے تہے اس عرصہ مین ایک شخص نزدیک عمر کے آیا اور کہا کہ پور زیاد جویریہ بن بدر
تمیمی کو روانہ کیا ہی اور حکم کیا کہ اگر عمر واسطے جنگ کے دیری کرے تو اوسکو قتل کر عمر یہہ سنتے ہی
سلاح اپنے تن پر آراستہ کر کر سوار ہوا اور اپنے لشکر کو تیار کیا اور جمعیت پیادون کی حوالہ
شمر کے کیا نماز عصر کے وقت معرکہ کارزار کو آراستہ کیا اوسوقت امام علیہ السلام آگے

خیمہ کے شمشیر ہات مین لیئے ہوے سر اپنا زانو پر رکھے ہوے آرام فرمایا تھا بی بی زینب ہمشیرہ آنجناب
کے آواز مخالفون کا سنکر آنکو بیدار کیئے حضرت امام نے فرمایا کہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتا ہی کہ تو کل ہمارے پاس آویگا زنیب گریہ کرنے لگے اور کہنے کہ یا ویلیا
امام ہمام اوسکو تسکین فرماکے کہا لیس لک الویل یا اُخیہ خاموش رہ اللہ سبحانہ تجپر رحمت
کرے عباس بن علی عرض کیا کہ جمعیت مخالفون کی قریب خیمہ کے آکر تجھے بلاتی ہی امام عباس کو مع بیس
سوار دیکر بھیجا کہ تا معلوم کرین سبب آنیکا کیا ہی عباس نے جاکر دریافت کیا اونھونے کہے
کہ حکم امیر ابن زیاد کا آیا ہی کہ تو حکم اوسکا قبول لے یا ارادہ جنگ کا کرے عباس یہہ حال حضرت
سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ آجکی شب مہلت دیوین تا کل تیاری جنگ کی کرویں
اور عباس سے فرمایا کہ کسی طرح آجکی شب اونکو جنگ سے باز رکھہ تا نماز گذارین ہم اور استغفار
کرین اور جناب باری سے دعا چاہین اللہ سبحانہ جانتا ہی کہ مین نماز او ر استغفار اور تلاوت
قرآن مجید اور دعا کیتین دوست رکھتا ہون عباس عمر سے واسطے مہلت شب کے کہا عمر
اپنے لوگون سے مشورت کیا شمر کہا کہ تو ہمارے سرکردگی پر مامور ہی جو کچھ کہ تجھے پسند آوے
اوس پر عمل کر عمر بن حجاج زبیدی کہا سبحان اللہ اگر کوئی کافر ایسا التماس کرے اور مہلت مانگے

اوسکو قبول کرنا ضرور ہی حیف کہ فرزند رسول اللہ کا مہلت طلب کرتا ہی ابتک اجابت نہین
ہوتی قیس بن اشعث کہا کہ ایک شب کہنا اوسکا سن کل حسین واسطے جنگ کے سات تمہارے
مستعد ہی قوم باہمدیگر زجر و توبیخ آغاز کی اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگی کہ تم بدترین
مردمان ہین کہ اپنے پیغمبر کی ذریت اور فاضلترین بزرگان زمان کو قتل کرنیکا ارادہ رکھتے
ہین الغرض عمر کہنا آنحضرت کا قبولا اور رزمگاہ سے مراجعت کیا یہہ معاملہ نوین محرم روز
پنجشنبہ کے واقع ہوا جب فرزندان ام البنین یعنی عباس وغیرہ بنی کلاب سے تھے
اور شمر سے مان کے طرف سے خویشی رکھتے تھے اور پور زیاد واسطے امن اونکے خط لکھا تھا
شمر نزدیک خیمہ کے آکر آواز دیا کہ ای میری بہن کے فرزندان تم حسین کو چھوڑ دو اور متابعت
سے اوسکے باز آؤ تا صدمہ سے ہمارے امن مین رہینگے اونھونے کہے کہ فرزند رسول اللہ کستین
ہمارے سات امن دیتا ہی تو بہتر نہین ہم تیری امان سے کچھ حاجت نہین رکھتے ہین شمر خجل
اور منفعل ہوکر اپنے لشکر کو چلا گیا کہتے ہین کہ وہ شب حضرت امام ہمام اپنے یاران اور
برادران کو جمع کرکر حمد الہی ادا کیا اور فرمایا کہ قوم ارادہ میرے ہلاکت کا رکھتے ہین
پس جو کوئی ارادہ اپنے اہل و عیال اور وطن کا رکھتا ہو مین اوسکتین اجازت دیا کہ چلے جاوے

اونمیں سے مالک بن نصر عرض کیا کہ مین عیال بہت رکھتا ہون اور قرض لوگون کا ذمہ پر میرے ہے
مجھے رخصت فرما حکم کیا کہ اوسکو ایک شتر دیکر روانہ کرو تا شب اس ورطۂ ہلاک سے
طرف ساحل نجات کے اپنیکو پہنچاوے پھر اوسوقت فرمایا کہ مین بعیت کیتین تمسے توڑا چاہیے
کہ آجکی شب اصحاب میرے اہلبیت کو میرے ہمراہ لیکر اطراف واکناف مین متفرق ہوجاوین
تا محنت وکربت سے نجات پاوین جب مخالفان مجھے حاضر دیکھینگے تمھے دوسرے کے نہ جانیگے
اور جستجو نہ کرینگے برادران اور فرزندان اور بنی عم اور اصحاب جواب دئے کہ ہم تجھسے ہرگز جدا
نہ ہونگے اور زندگی اپنی بعد ممات تیرے نہین چاہتے ہین اللہ سبحانہٗ آپکی موت ہمکو مشاہدہ
نکرواوے تب آنحضرت مسلم کے خویشونکو فرمایا کہ ای فرزندان عقیل ما تم جو واسطے مسلم کے
کھینچے ہین بس ہے اور ناوک غم کا اوپر گوشۂ دل تمھارے پہنچا ہے التیام نہین پایا بہتر یہہ ہے کہ
تم یہان سے رخصت ہو انھونے جواب دئے کہ جدائی مین تیرے پشیمانی آخرت کی اور رسوائی
دنیا کی ہے کیا واسطے مردم کہینگے اونھونے طرف حیات دنیاے فانی کے رغبت کئے اور رفاقت
اپنے بنی عم کی کہ فاضلترین اعمام کا تھا ترک کئے اور سردار کیتین اپنے ایسی حالت مین چھوڑ
کر راہ اپنی لئے اور ایک تیر و نیزہ سے ہمراہی مین اوسکے جنگ نہ کئے اور شمشیر نیام سے نہ کھینچے

ای جناب بعد تیرے عیش ہمارے تئین پسندیدہ نہین ہی مال اور تن اور فرزند اور زن
فدا تیرے جان پر سے ہو رفاقت مین ہم جان دینگے اور سر کتین تیرے قدمون پر نثار کرینگے
مسلم بن عوسجہ اسدی کہا جب تگ کہ یک رمق جان بدن مین باقی رہیگی اور شمشیر و نیزہ
ہاتھہ مین لینیکی طاقت ہوئیگی ہم اعداؤن کو قرۃ العین رسول اللہ کے قتل کرینگے اور ہات
جنگ سے باز نہ رکھینگے اور جان اپنا دینگے اور سعید بن عبد اللہ حنفی کہا اگر معلوم ہو کہ ہزار
بار مارے جانے سے میری ذات ہمایون آپکی اور یہہ جوانان خاندان نبوی قتل سے امان پاتی ہین
کبھی اس سے دریغ نہ کرون اب سوائے ایک وقت مرنیکے نہین ہی واللہ کبھی رفاقت سے تیرے
ہاتھہ نہ اٹھاؤن تا حق جل و علا جانے کہ مین محبت مین خاندان رسول اللہ کے کیسا جان کستین
دیا اور ہیچ نکھیا تی اور محافظت اونکے کیسے رنجین کھینچا اور دوسرے صحابہ اسیطرح عرض
کئے اور سبھون نے ایک زبان ہوکر کہے کہ جب تگ حیات سے رمق ایک بھی باقی رہیگی
بجھنے ہونگے اور اپنے ذاتون کو تیرے پر فدا کرینگے اور پیشانی اور سینہ کو اپنے مانند سپر کے کر کر تیری
محافظت کرینگے اور عباس بن علی کہا کہ اللہ سبحانہ موت تیری ہمکو نہ بتاوے اور مصیبت
تیری چشم ہمارے نہ دیکھے اور بعد تیرے ہم حیات اپنی نہین چاہتے ہین ابو مخنف امام

زین العابدین سے روایت کرتا ہی کہ فرمایا محرم کی دسوین کی شب کو مین بیٹھا تھا اور پھوپی
میری زینب بیمارداری مین میری تھی باپ میرا حسین اپنے ڈیرے مین لوگون کو جمع فرمایا
اور یہہ ابیات پڑھا یادھر اف لك من خليل كم لك من الاشراق والاصيل
من صاحب وطالب قتيل والدهر لا يقنع بالبديل وان الامر الى الخو
الخليل وكل حي سالك السبيل اور اسکو دو تین بار تکرار فرمایا مین یاد کرلیا اور مراد
اسکی دریافت کیا تو بے اختیار مجھے رونا آیا اور رونے کو ضبط کرلیا اور جانا کہ اب آتش
بلا خرمن وجود کو پکڑتی ہی اسمین پھپی میری زینب نے اختیار بے گوشہ ہو کر خدمتمین اوس
امام ہمام کے دوڑی گئی اور کہی کہ کاش آگے اسکے موت پیراہن حیات کو میرے پھاڑتی اور تیغ فنا
کالبد کیتین میرے کاتتی تو بہتر تھا ای گذرے ہوے لوگون کے جانشین وای فریاد کو پہنچنے والے
باقی ماندگون کے ای خلیفۂ ماضی والے فریادرس باقی آج کا روز مان میری فاطمہ انتقال فرمائی
اور باپ میرا علی اور بہائی میرا حسن جہان سے گیا جب آنحضرت زینب کو اس حال سے ملاحظہ
فرمایا کہا کہ ای بہن اللہ سے ڈرا اور ہات عروۃ الوثقاے صبر و شکیبائی پر مضبوط مارکیا واسطے
کہ ساکنان تمامی روی زمین کے مرینگے اور رہنے والے نہ طاق آسمان کے باقی نہ رہینگے ہر شے

ہلاک ہونے والی ہی مگر ذات اللہ جلشانہٗ کی کہ خلق کیتین سات قدرت کاملہ اپنے پیدا کیا اور
قہر سے اپنے ہلاک کرتا ہی پھر وعدۂ معترہ پر اعادہ کریگا اور وہی ہے فرد یگانہ اور معلوم تجھے ہی
کہ باپ اور مان اور بہائی میرے مجھسے بہتر تھے نہ رہے اور اس دنیا سے گئے اب تجھے قسم خدائے عزوجل
کی دیتا ہون کہ ایسے حرکات بعد میرے مرنیکے نہ کریہہ کہکر بات اوسکا پکڑ کر نزدیک میرے چھوڑ کر باہر
گیا اور حکم فرمایا کہ ڈیرے سب اوکھیڑ کر نزدیک نزدیک ملا کر کھڑے کرین اور طنابون کیتین
ایک دوسرے مین ملا کر مضبوط باندہین تا اعدا باین سید کے طرف ہجوم نہ کرسکین پھر آپ
اور سب یاران تمام شب نماز و استغفار مین مشغول رہے پاسبانان ابن زیاد کے مع سرگروہ
اپنے کہ عزرہ بن قیس احمسی تہا اطراف خیمون کے گشت مارتے رہے **باب ہشتم** در بیان
مقابلہ نمودن آن امام ہمام باظالمان بے ایمان و شہید شدن مع یاران و خویشان خود از
دست جفاکیشان درین باب دو فصل ست **فصل اول** در ادا نمودن جناب حسین
حجت نصیحت عنوان و قبول نکردن آن ضلالت نشان راویان غمگین اور ناقلان حزین
بانالہ و بکا یہہ واقعۂ ماتم افزا اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ جب نوحہ گر صبح پیراہن کیتین
اپنے چاک کیا اور ماتمی آفتاب با دیدۂ پرخون نمودھوا عمر سات شکوا نبوہ اور لشکر شقاوت پژوہ

کے میدان رزم مین آکر آواز ضرب و پیکار کا دیا اور میمنہ نامیمونہ کپتین اختیار مین عمر بن حجاج زبیدی کے دیا اور میسرۂ ناسرہ کپتین شمر ذی الجوشن کے حوالے کیا اور سواران علاقہ مین عزرا بن قیس احمسی کے دیا اور پیادہ شیث بن ربعی کے سپرد کیا اور علم وارکون رقم ہا ممتین ورید کے دی آورادہر جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام جمعیت قلیل کہ بتیس سوار اور چالیس پیادہ تھے ہمراہ لیکر کثرت سے دشمنون کے خوف وہراس نہ کرکر قدم بیچ میدان جلادت وشجاعت کے رکھکر مقابلہ مین اعدا کے آیا اور میمنہ کپتین زہیر بن القین سے راست فرمایا اور میسرہ پر حبیب بن المظہر کو متعین کیا اور نشان اپنے برادر عباس کو عنایت فرمایا اور اطراف خیمہ حرم محترم کے جو کھای یعنی خندق کھدی ہوی تھی اوسمین لکریان وغیرہ ڈالکر آتش لگوا دیا تاکہ کوئی شقی وہان تک نہ جاسکے جب صف آراستہ ہوی تو امام علیہ السلام ختلی بادرفتار پر سوار ہوکر حمایل مصحف کی گلے مین ڈالا ہوا میدان مین آکھرا رہا اور ہات اوٹھا کر یہہ دعا کیا اللھم انت ثقتی فی کل کربۃ و رجائی فی کل شدۃ الی آخرہ اور فرزند جگر بند انکا امام زین العابدین باوجود بیماری و ضعف کے اوپر گھورے کے لاچار نہ تھا سوار ہوکر اپنے پدر کے بازو پر کھرا تھا اس عرصہ مین جناب حسین گھورے سے اوترکر اونٹ پر سوار ہوا

اور درمیان دو نو صفون کے جاکر مقابلہ مین اون شقاوت پیشگون کے کھڑا رہا اور فرمایا کہ ای کوفیان
چند کلمہ نصیحت کے تمسے کہتا ہون ذرا کان رکھکر سنو جب مردم شور و غوغا سے خاموش ہوے حضرت
نے اول ستایش و نیایش جناب باری عز اسمہ کی ادا کیا بعد اوسکے فرمایا کہ اگر نصیحت میری سنو گے
اور انصاف کو ہات سے نہ دیوین تو سعادت جاوید نصیب تمھارے ہی اور اگر قبول نہین کرتے ہین
فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون
ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین جب جماعت اعدا فرمان
حضرت کا سنے کچھہ جواب نہ دیے اور زنان اور دختران اہلبیت کے سنکر گریہ و زاری کرنا شروع
کیے یہان تک آواز اونکا سماعت مین جناب کے پہنچا تو فرمایا کہ عبد اللہ ابن عباس مجھے کہتا تہا کہ
عورتون اور بچون کو ہمراہ مت لیجا افسوس اوس نصیحت اوسکے عمل نہ کیا پھر اپنے بھائی عباس کو
کہا کہ جا اور اونسے کہہ کہ کل تمکو بہت رونا ہی اب مناسب یہہ ہی کہ ترک اوسکو کر خاموش رہین
پھر امام ہمام وہی سخن پر آیا اور کہا کہ ای لوگو تمکو معلوم ہی کہ مین نواسا تمھارے پیغمبر کا ہون اور
سوا میرے روی زمین پر کوئی نواسا پیغمبر کا نہین اور علی مرتضی میرا باپ اور جعفر طیار کہ ہمراہ ملائکون
کے پرواز کرتا ہی چچا میرا ہی اور سید الشہدا حمزہ میرے باپ کا چچا ہی تم سنے ہوگے کہ رسالت مآب صلے اللہ

علیہ وسلم میرے اور میرے بھائی حسن کے حق مین فرمایا ہی کہ یہہ دونو سردار جوانان بہشت کے ہین پس اپنے دل
مین تامل کرو اور انصاف سے دیکھو کہ آیا تمھارے تیئن جائز ہی کہ خونریزی مین میرے سبقت کرین
اور میرے مقابلہ مین آوین اور یہہ جو کچھ کہ کہتا ہون اگر سچ جانتے ہو تو بہتر نہین تو جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید اور سہیل بن سعد اور زید بن ارقم اور انس بن مالک سے دریافت کرو تا میرے سخن کی
تصدیق ہو واللہ کہ جس روز سے جانتا ہون کہ حضرت جل وعلا جھوٹ کو بد رکھتا ہی مین جھوٹ
نہین کہتا تم خدا سے خوف نہین رکھتے ہین کس حجت سے میرے مارنے پر تقدیم کرتے ہین اور کون سے دلیل سے
خون کرنا میرا مباح جانتے ہین ای کوفیان مجھے چھوڑ دو تا طرف مکان اپنے چلے جاؤن کوفیان کہے کہ
ای حسین بیعت یزید کی کر حضرت نے فرمایا معاذ اللہ راہ مذلت وخواری سے اپنا ہات اوپر ہات
اوسکے نہ رکھونگا اور مانند غلامون کے اقرار نہ کرونگا پھر اونٹ کو بٹھایا اور لوگون سے کہا کہ ای
لوگو مجھے اطلاع کرو کہ مین کسی کو تم مین سے قتل کیا ہون کہ عوض مین اوسکے مجھے طلب کئے ہو یا مال تمھارا
لوٹتا ہون یا کسی کو زخمی کیا ہون کہ بدلا اوسکا مجھسے لیتے ہو لوگون نے یہہ سنکر خاموش ہے کچھ جواب
نہ دئے تب حضرت حسین ندا کیا کہ ای شبث بن ربعی وای حجار بن ابجر وای قیس بن اشعث وای
زید بن حارث رسول تمھارے لیے دریئے اور خطوط تمھارے متواتر مجھے پہنچے لکھے تھے کہ تجھے واسطے امامت

کے اولی وانسب جانتے ہین اور ہم چاہتے ہین کہ تو متوجہ ادہر کا ہووے کہ ہم تیرے قدمون پر جان
نثار کرینگے ایا تم نہین لکھے تھے کہ باغ سرسبز اور میوے تیار ہین جلد تشریف لے آیئے یہ سنتے ہی
وہ جماعت شقاوت شعار اور مفسدان بغاوت آثار جواب دئے کہ ہم نہین بلائے تھے
آنجناب فرمایا سبحان اللہ واللہ لقد فعلتم بعد اوسکے فرمایا کہ ای مردم آنا میرا اگر مکروہ
جانتے ہو بارے تیغ اوپر سر کھینچو اور مجھے چھوڑ دو تا تمسے دور رہون قیس بن اشعث کہا کیا واسطے
اوپر حکم بنی عم اپنے نہین آتا اور اطاعت اوسکی قبول نہین کرتا حضرت امام نے فرمایا کہ تو وہی
محمد بن اشعث کا برادر ہی کہ مسلم کو امان دیکر بد سلوکی سے پیش آیا پھر تو سوائے خون مسلم کے اور
بنی ہاشم کا خون چہتا ہی واللہ ذلت وخواری سے ہات اوپر ہات اوسکے نہ رکھونگا اور مانند
غلامون کے اقرار نہ کرونگا جب اعدا حجت سے باز آئے واسطے جنگ کے اوٹھ کھڑے رہے اور
گھوڑون کو حرکت دئے جب آنحضرت اصرار اہل غدر کا مشاہدہ کیا تو شتر سے اوتر کر گھوڑے
پر سوار ہوا اور اپنے صف لشکر مین جا ملا اور دل اوپر شہادت کے رکھکر انتظاری کیا کہ مخالفان
ابتدا جنگ سے کرین اس عرصہ مین کوفیان زیادہ تیس آدمی سے کہ ہمراہ عمر کے تھے کہے نواسا
پیغمبر کا جو کچھ کہ تمسے کہتا ہی تم اقبال نہین کرتے ہین واللہ تم اسلام وایمان سے نصیبہ نہین رکھتے ہین

یہہ کہکر ترک رفاقت عمر کی کرکر جناب حسین سے آملے ازانجملہ حر بن یزید نزدیک عمر بن سعد کے جاکر کہا
کہ ای امیر آیا حسین بن علی سے جنگ کرتا ہی اوسنے کہا ہان اور اس جنگ مین بہت تن بے سر ہونگے
حر پوچھا کسواسطے التماس کو اوسکے قبول نہین کرتا کہ فتنہ موقوف ہووے عمر کہا ابن زیاد راضی نہین
ہوتا اور کوفیون کو زجر و توبیخ کرتا ہی اور دشنام دیتا ہی یہہ سنتے ہی عمر سے اعراض کرکر نزدیک امام
حسین کے آیا بعضے کوفیان اوسکتین ملامت کئے کہا اونسے قسم خدا کی ہی مین نفس کو اپنے درمیان
مین بہشت اور دوزخ کے مختار کیا ہون واللہ سوے جنت کے نہ لیگا گو کہ اعضا میرے جدا کرین یا
آتشمین جلا دیوین ہمراہی حسین کی نہ چھوڑونگا یہہ کہکر گھوڑے کو کوڑا کیا نزدیک امام حسین کے
آکر عرض کیا کہ ای قرۃ العین رسول خدا اگر مین جانتا کہ یہہ قوم بات تیری قبول نہ کرینگی تجھے نزدیک
یزید کے لیجاتا اب مین تعرض اوس جماعت کا دیکھا خدمت مین تیرے آیا ہون توبہ میرا قبول
ہوتا ہی یا نہین فرمایا امام علیہ السلام نے کہ توبہ تیرا درجہ قبولیت کا رکھتا ہی تو دنیا و آخرت مین
حر اور آزاد ہی اوسوقت حر منہہ طرف کوفیون کے لاکر کہا کہ ای کوفیان لامکم الھبل فرزند
رسول کو طلب کئے جب آیا اوس سے دشمنی کرکر اوسکی قتل کا ارادہ کرتے ہو زعم تمھارا تھا کہ
ہم رفاقت مین اوسکے جان کتین نثار کرینگے اب برخلاف اوسکے کرتے ہین اور اوسکو نہین

چھوڑتے کہ کسی طرف چلا جاوے دوسرا وہ ہی کہ آب فرات کہ یہود و نصاری اور سگ و خنزیر
پیتے ہین تم اوس پر بند کئے اہلبیت رسالت شدۂ تشنگی سے ازبس مضطرب اور واسطے ایک
جرعہ پانی کے بیقرار ہین قسم خدا کی ہی کہ تمھارے بدترین لوگ مینے نہ دیکھا نہ سنا جب حر یہ سخن
کیا تو اعدا اوپر اوسکے تیرباران کئے حر وہان سے پھر کر نزدیک امام حسین کے آ کھڑا رہا اس عرصہ مین
زہیر بن القین بجلی اپنے تئین سلاح سے آراستہ اور خود و بکتر سے پیراستہ کر کر نیزہ ہلاتا اور
گھوڑا پھیرتا ہوا مقابلہ مین اعدا کے کیا اور کہا کہ اے کوفیان مین تمھارے تئین عذاب باری سے
ڈراتا ہون اور درر غرر نصایح گوش مین تمھارے ڈالتا ہون کیا واسطے کہ نصیحت مسلمانون
کی کہ بایکدیگر برادر ہین واجب ہی اب تک درمیان ہمارے دوستی و برادری مستحکم ہی اور ایک اوپر
دین و آئین کے ہین جب سیف درمیان آویگی عصمت اوٹھ جایگی اور رشتہ برادری
کا ٹوٹ جایگا اللہ تعالی تمھارے تئین اپنے پیغمبر کی ذریت مین مبتلا کیا ہی تا دیکھے کہ ساتھ اوسکے
کیا سلوک بجا لاتے ہین اور بیچ حقوق و حمایت اوسکے کیسی کوشش کرتے ہین مین تمھارے تئین
واسطے مددگاری حسین کے کہ جگر بند سید کونین ہی اور واسطے مخالفت پور زیاد کے کہ وہ مرد سرکش
اور طاغی ہی دعوت کرتا ہون تمکو معلوم ہی کہ پور زیاد تم پر جور و جفا کریگا اور واسطے ایذا

وعذاب تمھارے کو شش رتھیگا اور ہات پانون تمھارے کاٹےگا اور دوستان اور یاران کستین
تمھارے تیغ بیدریغ سے قتل کریگا اور مانند حجر بن عدی اور ہانی بن عروہ کے مغز سرون سے نکالیگا
جب کوفیان ایسے کلمات سنے خشم وغضب مین آکر اوسکو دشنام دئے اور زبان تعریف وتوصیف
مین ابن زیاد اور اعوان وانصار اوسکے کھولے اور کہے کہ حسین کستین نہ چھوڑینگے جب تک کہ اوسکو
اور اوسکے یارون کو نہ مارینگے زہیر کہا کہ ای کوفیان اولاد فاطمہ واسطے نصرت ومدد کے سزاوارہین مارے
اگر اونکو مدد نہین کرتے ہین تو ہات قتل سے اونکے کوتاہ کرو اور اونکو چھوڑ دو اور درمیان جناب
حسین اور یزید کے صفائی کرداو قسم ہے یزید ایسی اطاعت سے تمھارے خوش ہوگا یہہ سنکے شمر
بن ذوالجوشن تیر طرف اوسکے مارا اور کہا کہ خاموش رہ اسکن اللہ نامتك ایا ہمارے تئین
ایسے سخنون سے فریب دیتا ہی زہیر کہا ای ابن البوال علی عقبیہ مین تجھے نہین کہتا ہون کیا واسطے کہ
تو برابر جانورون کے ہی اور تو ابتک دو آیت قرآن مجید سے نہین پڑہا ہی اور واسطے تیرے رسوائی
عظیم اور عذاب الیم روز قیامت مین موجود ہی شمر کہا کہ تجھے اور تیرے دوستون کو ہم بعد الکساعت
کے علف تیغ بیدریغ کرینگے زہیر کہا خوف واندیشہ موت سے ہم نہین رکھتے ہین کہ اوس سے ہول و
ہراس ہو کیا واسطے کہ مرنا ساتھ حسین کے برابر رتبہ رکھتا ہی اور حیات ابدی سے فایز کرتا ہی بعد اوسکے

زہیر لوگون کے طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای بندگان خدا تم اغوای اس مرد جفا کار اور ظالم بد کار کے دین کینتی
اپنے تباہ مت کرو قسم بخدا جو قوم کہ خون پیغمبر کے ذریت کا اور اوسکے انصار و نکا گردن پر اپنے لیئنگے روز
قیامت مین شفاعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب اوسکے نہ ہوگی **فصل دوم** در شہادت
آن امام ہمام دوسرا مع خویشان ورفقا کہتے ہین کہ پہلے لشکر اعدا سے عمر بن سعد آگے صف کے آیا اور درید
کیتین کہا کہ نشان نزدیک اپنے لے آ اور آپ آستین چڑہا کر تیر طرف سپاہ امام ہمام کے مارا اور کہا
کہ گواہ رہ کہ اول تیر طرف لشکر حسین کے مین مارا ہون اور سپاہ عمر سے عبد اللہ بن جوزہ باہر آکر کہا
ای حسین ابشر بالنار آنحضرت نے فرمایا اللہ میرا رحیم اور پیغمبر میرا شفیع ہی اور تو سزاوار جہنم کی ہی
اور دو نوبات اوٹھا کر کہا اللھم خرہ الی النار یعنی ای خدا اوسکو طرف دوزخ کے لیجا وہ لعین
نے چاہا کہ گھوڑے کو دوڑا کر نزدیک حضرت کے پہنچے گھوڑے نے ٹھوکر کھایا اوسنے گر پڑا اور پاؤن اوسکا
رکاب مین رہ گیا مسلم بن عوسجہ لشکر جناب امام سے دوڑ کر تلوار ماری سید ہا پاؤن اوسکا اسقدر
نے کٹ گیا پھر تو گھوڑے نے بھاگا گر دن سے پتھرون کے اعضا اوسکے چور چور ہو گئے القصہ جب
عمر بن سعد نے تیر مارا مردان بیچ میدان مبارزت کے آئی اور آتش کارزار کی بلند ہوئی یسار
مولای زیاد اور سالم مولای عبید اللہ لشکر عمر سے کے میدان جنگ مین آکر نقارہ ہل مبارز کا بجایا اور قرن من

حضرت کے عبید اللہ بن عمیر کلبی مقابلے کو نکلا کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ عبید اللہ کوفہ مین رہتا تھا
جب لوگون کو دیکھا کہ تہیے مین قتل اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مشغول ہین اپنی عورت
سے کہ ام وہب نام ہی نمر بن قاسط سے تھی کہا کہ مین بہت روز سے ارادہ جہاد کا کافرون سے رکھتا ہون
اب چہتا ہون کہ شراکت مین فرزند رسول اللہ کے رہ کر جان کیتین رفاقت مین اوسکے نثار کر کر
ثواب عظیم اور شفاعت رسول کریم پاؤن عورت اوسکی کہ رحمت کرے اللہ اوسپر اس رای کو بہت
نیک جانکر اور بھی تحریص و ترغیب دی آخر وہ دونون مرد و زن شب تاریک مین وطن و دیار سے نکل کر جد بن متمین
اوس یگانۂ آفاق کے اپنے تئین پہنچایے اور دیدار سے اوس عالی تبار کے دیدہ کیتین نور بخشے جب وہ دونون غلام
نامسعود میدان مقابلہ مین آئے تو یہہ شیر ترپان آنحضرت سے رخصت چاہا حضرت نے رخصت دیکر
فرمایا کہ یہہ مرد قوی ہیکل سخت بازو کشادہ سینہ ہی بہت مردون کو بے سر کریگا جب وہ مرد تہور شعار
مقابلہ مین اون دو روباہ کے آیا اونہون نے نام و نسب پوچھے یہہ اپنا نام و نسب بتایا تو وہ ہر دو
غلام بد سرانجام کہے کہ ہم تجھے نہین جانتے ہین کلبی کہا کہ اے اولاد زانیہ واسطے جنگ کے کیا رغبت
رکھتے ہو جو کہ مقابلہ مین آوے تمسے بہتر ہے یہہ کہکر حملہ مردانہ کیا اور تیغ آبدار سے یسار کو دو نیم کیا
اس اثنا مین سالم بازو سے آکر تلوار مارا کہ انگلیان بایئن ہات کے اوڑ گئے کلبی اوسکو بھی دور کر علف تیغ کر کے

واصل جہنم کردیا اور یہہ رجز پڑھا ان تنکرانی فانا ابن کلب حسبی بیتی فی علیم
حسبی انی امرء ذو مرۃ وغضب ولست لخوار عند الکرب انی زعیم
لك ام وهب بالطعن فیهم قدما والضرب ضرب غلام مومن بالرب
عورت اوسکی ام وہب ایک لت ہاتمین لئی ہوئی مرد کے نزدیک گئی اور کہی مان باپ
میرے تجھپر فدا ہو کہ آگے ذریت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اچھی مردی کیا اب مقابلہ
سے اعدا کے ہات کوتہ مت کر ہر چند اوسنے کہا کہ تو بی بیون مین اہلبیت کے جا بیتھہ اوسنے
قبول نکی اور کہی کہ مین بھی ہمراہ تیرے رہونگی آخر حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جنگ عورتون کو جایز نہین ہی
تو اس اندیشہ سے ہات کوتہ کر اور ہمراہ دوسری عورتونکے آبیتھہ فرمانے سے حضرت کے ناچار معرکہ سے پھر کر
بی بیون مین آبیتھی پھر حر بن یزید خدمتمین آنحضرت کے عرض کیا کہ ای قرۃ العین بتول
مین سب کے اول تیرے پر واسطے جنگ کے نکلا تھا اور اب رخصت مانگتا ہون تا اول
تیرے پر جان کو نثار کرون حضرت التماس کو اوسکے قبول فرمایا اور رخصت دیا حر دشمنون مین
خاندان مصطفی کے جا کر اور جنگ کرنا شروع کیا اور بہت سے لوگون کو واصل جہنم
کردیا اور بہتون کو زخمی پھر تو کسی کا مقدور نتھا کہ اوس سے مقابلہ کرے جب وہ اشقیا

دیکھے کہ یاران باوفا اور جان نثاران دودمان مصطفی باوجود تھوڑے رہنیکے بیچ میدان شجاعت کے رستم و
اسفندیار کو پست پاکر لیتے ہین طلایان اور سرداران دشمن کے سرونکو مانند درخت خام کے تراشتے ہین اور کوئی
پہلوان آشنا قدم اپنا بیچ میدان مبارزت کے نہین رکھتا یہہ دیکھکر نہایت پریشان ہوئے
اس عرصہ مین عمر بن الحجاج عمر سے کہا کہ یہہ جماعت جان سے اپنے گذرے ہین اور دل اوپر مرگ
کے رکھے ہین جب تک ہمارے کے شخصون کو نہ مار یگا ایک انکا نہ مریگا اب رای صواب یہہ ہے
ہم سب کے سب دشمن پر حملہ کرین عمر سعد اس رای کو بہت مستحسن جانا اور ابن حجاج کو کہ امیر
میمنہ کا تھا حکم کیا کہ اپنے جمعیت سے حملہ کرے جب ابن حجاج نزدیک امام ہمام کے پہنچا اپنے
لوگون کو کہا کہ ای اہل کوفہ اپنے امیر کی متابعت مین ثابت قدم رہو اور جو کہ امیر سے
موافقت نہ کرکر دین بیگانہ اختیار کئے ہین اونکو قتل کرو یہہ کہکر اوپر حسین کے حملہ کیا حضرت
حسین نے فرمایا کہ ای ابن الحجاج تو لوگون کتئین واسطے جنگ میرے ترغیب دیتا ہے اور مجھے دین
بیگانہ سے منسوب کرتا ہے بخدا سوگند کہ جب طایران ارواح آشیانہ تن سے نکل جاوینگے اوس وقت
سزاوار آتش کا ان دونو طایفون مین کون ہے سو تجھے معلوم ہوگا جب یاران حضرت کے
دیکھے کہ اوسنے حملہ کیا ہے اونھونے بھی دور کر اوس سے مقابلہ کرکر اوسکو نکال دیا اس حملہ مین

مسلم بن عوسجہ یاردن سے امام کے سخت زخمی ہو کر زمین پر گرا اور جان اپنا جان آفرین کو سونپا
اول یاروں سے حضرت کے جو روضۂ رضوان کو خرامان ہوا مسلم بن عوسجہ ہی کہتے ہین تن مین
مسلم کے رمق ایک جان باقی تھی حضرت امام نزدیک اوسکے جا کر اوسپر رحم فرمایا حبیب بن مظہر
کہا کہ ای مسلم ابشر بالجنۃ بشارت دیتا ہوں تجکو جنت کی کہ تو طرفداری مین رسول اللہ
کے جان اپنا دیا مسلم ناتوان آواز سے کہا کہ مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ امام علیہ السلام کے
یاری مین مرتے تک کوتاہی نکر یہہ کہکر رحلت فرمایا بعد اوسکے بریر ابن حصیر ہمدانی کہ زاہد
بزرگوار اور ضعیف عالی مقدار تھا فرزند سید ابرار سے اجازت لیکر میدان کارزار مین
آکر ہل من مبارز کہا یزید بن معقل سپاہ ابن زیاد کے باہر آکر مقابلہ کیا بریر تیغ خار اشگاف
سے کام اوسکا تمام کیا پہر تو کوفیون نے اوسپر ملوہ کئے اس اثنا مین بحیر بن اوس ضبی بریر کو داخل
جنت کیا بعد اوسکے وہب بن عبد اللہ کلبی کہ اوسکو ابن معقل بھی کہتے ہین آنحضرت سے
اجازت لیکر میدان مین آیا اور یہہ رجز کہا ان ینکرونی فانا ابن الکلبی سوف ترانی
وترون ضربی پھر جنگ کرنا شروع کیا اور کئے شخصون کو قتل کر کر نزدیک مادر اپنے آیا اور
کہا کہ ای ماں مجھسے راضی ہے یا نہین مادر کہی جب تک کہ آگے حسین کے مارا نجائیگا تجھسے راضی

نہ ہونگی جا اعدائے دین سے مقابلہ کرتا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روز قیامت مین شفیع تیرے ہون
وہب ماں کے کہنے سے پھر میدان مین آکر لڑنا شروع کیا اور بہت سے شقیون کو داخل جہنم کر دیا
پھر تو بلوہ عظیم اوس پر کر کر اوسکے دونو ہات اوڑا دئے وہب زمین پر گرا اور جام شہادت
کا پیا پھر لشکر سے آنحضرت کے عمر بن خالد ازدی میدان مین آیا اور بہت لوگون کو قتل کیا
آخر فردوس اعلی کو خوابگاہ اپنا بنایا بعد اوسکے بیٹا اوسکا میدان مین دوڑا اور خوب لڑا آخر
شہید ہو اوسوقت سعید بن حنظلہ تمیمی کہ عمدگون سے سپاہ حضرت امام کے تھا متوجہ مقابلہ
اور مقاتلہ کا ہو کر کہتا تھا صبرا علی الاسیاف والاسنۃ صبرا علی الذی
حول الجنۃ اور میدان کارزار کا ایسا گرم کیا کہ اوسکے گھوڑے کی گرد سے آسمان لباس
خاکستری پہنا اور زمین خون اعداسے پیراہن گلناری بر مین کھینچا اس عرصہ مین شمر لعین مع
سپاہ میسرہ حملہ کر کر قصد امام ہمام کا کیا اصحاب کرام اور جان نثاران حضرت مقبول انام مقابلہ
اونکا کر کر اونکو شکست دئے اور دفع کئے جب اعدا یہہ حال مشاہدہ کئے از بس ہراس عاید حال او
ہوا تو عمر سے مدد طلب کئے عمر حصین بن نمیر کو کہا کہ پانسو آدمی ملکر تیر اندازی کرین چنانچہ ان شقیون
نے تیر باران کئے اسپان سپاہ امام زخمی ہو کر زمین کر پڑی یکبارگی سب سپاہ امام پیادہ ہو گئے

جب گھوڑا حر کا گر پڑا تو حر مانند پیل دمان اور شیر ژیان کے ایک ہاتھ مین تیغ آبدار اور ایک ہاتھ مین نیزۂ
جان شکار لیا ہوا اپنے تئین معرکہ کارزار مین ڈالا اور یہہ کہتا تھا ان تعقروا بی فانا ابن الحر اشجع
من ذی لبدۃ ہزبر اور سپاہ دشمن کو مانند بنات النعش کے متفرق کر دیا اس عرصہ مین
عمر سعد حکم کیا کہ طناب خیمہ اہلبیت کے کہ مانع آمد و شد دشمنون کے تھے اوکھیر دو چنانچہ
واسطے اوکھیرنے طنابون کے فوج اعدا کی آگری اور اصحاب حسین دفع کرنیکو اونکے کوشش کر کر
قتل کرنے لگے آخر عمر حکم کیا کہ خیمہ کو آتش دو شمر لعین نزدیک خیمہ حضرت امام کے آکر خیمہ کو
نیزہ سے پارہ پارہ کیا اور چاہا کہ آتش دیوے بی بیان اہلبیت کے کہ اندر خیمہ کے تھے فریاد و
زاری کئے اور خیمہ سے باہر نکل آئے شیث بن ربعی یہہ حال معاینہ کر کر شمر سے کہا کہ بدتر مرد
مانند تیرے کسیکو نہ دیکھا شرم نہین رکھتا ہی تو کہ ایسے وقت مین عورتون کو تکلیف دیتا ہی
شمر اس بات سے شرمندہ ہوکر پھر گیا اور زہیر بن القین حملہ کر کر سپاہ شمر کو نبرد گاہ سے
ہٹا دیا اور ابا عزۂ ہمدانی کو کہ یارون سے شمر کے تھا قتل کیا اس عرصہ مین وقت نماز ظہر کا
پہنچا حضرت امام یارون سے فرمایا کہ اعدا سے کہو کہ ہمارے تئین مہلت دیوین تا نماز ادا کرین ایک
فرمان امام ہمام کا دشمنون کو پہنچائے حصین بن نمیر کہا کہ نماز حسین کی مقبول نہوئیگی تب حبیب بن مظہر

جواب دیا کہ ہان نماز تم نے ایمانون کی مقبول ہو گی اور فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نماز مقبول نہ ہو گی اور حبیب بن مظہر اسدی اعدا پر جا گرا بدیل بن صریم اور کے شخصون کو قتل کیا
ایسے مین شخص ایک بنی تمیم سے او سپر شمشیر مارا حبیب صدمہ سے اوسکے زمین پر گرا اور چاہا کہ اوٹھے
حصین بن نمیر سر پر اوسکے تلوار ماری اور تمیم گھوڑے سے اوترکر سر اوسکا تن سے جدا کیا بعد جنگ کے اسکا
سر ابن زیاد پاس لے گیا حبیب کا بیٹا کہ کم عمر تھا اوسوقت ابن زیاد پاس بیٹھا تھا بہت رویا اور اپنے
باپ کا سر اوس سے مانگ لے کر دفن کیا جب جوان ہوا ارادہ رکھتا تھا کہ اپنے باپ کا بدلہ لیوے
مصعب بن زبیر کے زمانہ مین اپنے باپ کے قاتل کو ایک جا پر سوتا ہوا دیکھا اچانک سر اوسکا کاٹ
کر اپنی راہ لی ابو مخنف روایت کرتا ہی کہ جب حبیب شہادت سے فائز ہوا بہت ملال اوپر خاطر ہمایون
امام کے راہ پایا اور آثار حزن و اندوہ چہرہ پر نمایان ہوئے فرمایا اب چند نفس باقی رہے ہین سو اوسکو
گن رہا ہون بعد اوسکے پھر حر میدان مین آیا اور آتش جدال و قتال کی گرم کیا اور زہیر بن القین بھی میدان
مین اکے حر کا شریک ہوا پھر تو یہہ دونو آگے بڑھکر اعدا پر حملہ کرنے لگے جسوقت اعدا جمع ہوکر ایک پر
گرتے تھے دوسرے نے دور کر اوسکو چھڑا لاتا تھا بہت وقت تک اس طرح سے جنگ کرتے رہے اور بہتون کو
قتل کئے پھر تو طاقت کسی کی نہتی کہ اونسے مقابلہ کرے آخر وہ گروہ کثیر شقیون کی قابو پاکر حر پر گرکر شہید

کئے حرفردوس اعلی کو تشریف فرما ہوا اوسوقت امام علیہ السلام اور تمامی یاران سخت لڑائی کئے یہانتک
کہ خون سے دلاورون کے زمین ارغوانی ہوگئی اور سرہای سرداران اعدا مانند چقندر لونکے زمین پر لوٹتے
تھے ایسے مین عبداللہ بن عبدالرحمن یزنی آگے برھکر اعدا سے جنگ کیا اور داد مردی و مردانگی کی
دیا آخر مرغ روح اوسکا ضرب تیغ جفاکارون سے قفس عنصری کو توڑکر بال کشا طرف روضۂ رضوان
کے ہوا بعد اوسکے یحیی بن سلیم مازنی باہر آکر میدان کو گرم کیا اور بہتون کو قتل کرکے آپ شہید ہوا
بعد اوسکے مالک بن مالک منہہ طرف دشمنون کے کرکے ایسی کوشش مردانہ کیا کہ شہید ہوگیا اوسوقت
عمر بن مطاع جعفی میدان مین آیا دلاوری کو کام فرماکر شہید ہوا بعد اوسکے یزید بن مہاجر میدان
تہور مین دوڑکر شربت شہادت کا پیا اوسوقت بہر شیر بیشۂ شجاعان شہسوار معرکۂ تہوران
زہیر بن القین بجلی قدم بیچ میدان شہامت و بسالت کے رکھکر صدہا مخالفون کو تیغ خاراشگاف
سے خاک و خون مین ملایا ناگاہ تیر اعدا کا آلگا اوس سے زخم کاری ہوا زہیر آگے حسین کے آکر زمین
پر گر پڑا اس عرصہ مین کثیر ابن شعبی اور مہاجر ابن اوس دوڑکر اوسکو شہید کئے بعد اوسکے نافع بن
ہلال کہ علم مہارت میدان فن تیر اندازی مین کھڑے کیا تھا اور کوس نام آوری کا بیچ عرصۂ ربع مسکون
کے بجاتا تھا میدان مین آکر تیر ہای زہر آلود کہ ہمراہ اپنے رکھتا تھا کمان معجز نشان کھتین قبضۂ مین اپنے

لیکر طرف دشمن کے مارنا شروع کیا اور بار بار مردنا مور کو خاک ہلاک مین ڈالا اور کے لوگون کو زبان

سوفار سے مجروح کیا اعدا ہر طرف سے حملہ کر کر اوس قطب بسالت کو دایرہ وار احاطہ کئے اوسوقت

وہ شیر بیشۂ شجاعت شمشیر بات مین لیکر کوششہاے مردانہ کرکے بہت سے دشمنون کو وصل جہنم

کر دیا آخر فوج کثیر اعدا کی اوپر اوسکے گر کر دونو ہات بازو سے جدا کئے اور اوسکو پکڑ کر نزدیک عمر سعد

کے لیگئے دیکھا اوسنے کہ سیل خون جامہ و محاسن کیتین اوسکے ارغوانی کیا ہی کہا کہ یہہ کیا کیا کہ

تو شراکت حسین کی دیا نافع جواب دیا کہ پروردگار میرا جانتا ہی اگرچہ بار اسر دارون کو تیرے قتل

کیا ہون اور بہت ناموررون کو زخمی لیکن ہنوز خواہش میری پوری نہ ہوئی واللہ اگر ساعد و بازو

باقی ہوتے مقدور تمہاری تھی کہ میرے پر قدرت پاوے اوسوقت شمر نے کہا کہ اسکو قتل کر عمر کہا کہ

تو اوسکو لے آیا ہی اگر تو چہتا ہی تو اوسکو مار شمر شمشیر نیام سے کھینچا نافع کہا الحمد للہ خون میرا

ہات سے شقی کے ہوا پھر شمر اوسکتین قتل کیا بعد اوسکے جنادہ بن حارث انصاری محاربہ مین

اقدام کر کر فردوس اعلی کو سدہارا اوسوقت بیٹا اوسکا عمر بن جنادہ قدم جلادت میدان

مین رکھکر متوجہ روضۂ رضوان کا ہوا بعد اوسکے عمر بن قرظا اور عبد الرحمن بن عروہ جانتین

کیتین فدا خاندان مصطفی کئے جب باد ہلاک وفنا چار طرف سے چلی اور آتش مرگ خرمنہاے

جان حامیان دودمان رسالت کو جلادی اور زیادہ پچاس آدمیون سے شربت شہادت پیے
اوسوقت امام ہمام فرزند خیر الانام ندا فرمایا کہ کیا کوئی دیندار اور فریاد رس بھی ہی کہ اللہ کے
واسطے ہماری فریاد کو پہنچے اور حریم سے رسول اللہ کے اعدا کو دور کرے یہہ فریاد و استغاثہ
بے استقلالی اور بے صبری سے نہ تھا بلکہ فقط واسطے اتمام حجت کے تھا اور اس واسطے کہ
اسلام کے دعوی کرنیوالون مین سے دیکھئے کہ کون شریک مصیبت امام کا ہوتا ہے یہہ
اپکی بیکسی دیکھہ کے اور صدا استغاثہ سنکے یزید بن حارث کہ لشکر مین ابن زیاد کے تھا
بیتاب ہوگیا اور خلعت گلگون تزاد کو اوتار کر نزدیک آنحضرت کے آکر عرض کیا کہ یہہ بندۂ
خاکسار بے خردی سے اپنے تئین بیچ گروہ اعدا ملازمان جناب کے منسلک کیا تھا اب ہدایت
یزدانی اپنے تئین اوسپر لائی کہ جان کو اپنے بیچ حمایت آل رسول کے نثار کرون اور روز جزا مین
لائق شفاعت سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام کا ہون یہہ کہکر عنان اشہب بادرفتار کو بیتین
طرف اعدا کے پھیرا اور اون پر جا گرا اور کے اعدا کو خاک و خون مین ملایا آخر آپ شہید ہوگیا بعد
اس حال کے شمر لعین فی الفور با جمعیت کثیر یارون پر آنحضرت کے حملہ کیا قریب تھا کہ آنحضرت
تک پہنچے یاران با صفا اور حامیان آل مصطفی بسبب قلت اپنے اور کثرت اعدا کے ہات اپنا

حمایت سے آنحضرت کے کوتہ دیکھے اور دفع کرنے سے اونکے عاجز آئے تو آپس مین السیا عقد بندھے کہ جانکو
اپنے آگے حضرت پر سے نثار کردیجئے پس عبدالرحمن اور عبداللہ فرزندان عبیدۃ الغفاری نزدیک امام
علیہ السلام کے آکر سلام کرکے کہے کہ ہم دوست رکھتے ہین کہ آگے تیرے مارے جاوین اور ہمارے سامنے تجھے
کسی طرح کا آسیب نہ پہنچے یہہ کہکر ہر دو شیر دلان قدم بیچ میدان جلادت کے رکھکر تیغ کینہ خون اعدا سے
سیراب کرتے تھے اور سینہ سنگین دلان کو نیزہ خار اشگاف سے چیرتے تھے آخر نقد شہادت ہمدست کرکر
طرف روضۂ رضوان کے رہ پیما ہوئے اسیطرح ایک ایک یار دن سے آنحضرت پر سلام کرتا اور میدان
مین جاکر بہت لوگون کو قتل کرکر آپ شہید ہوتا تھا اوسوقت عابس بن شبیب عزم قتال کا مصمم
کرکر نزدیک آنحضرت کے آیا اور بعد سلام کے کہا کہ یا ابا عبداللہ بخدا سوگند کہ زمین پر نزدیک
میرے کوئی چیز تیرے سے عزیز دوست تر نہین ہے یا ابا عبداللہ گواہ رہ کہ مین محبت مین تیری راسخ اور ثابت
قدم ہون جب سخن اپنا تمام کیا با شمشیر برہنہ منہہ طرف دشمنون کے کرکر آواز دیا عابس السا مرد
دلاور تھا کہ ہمیشہ بلان روئین تن اور پہلوانان کوہ شکن سے مقابلہ کرکر شکست دیتا تھا مانی قدرت
چہرہ کو اوسکے شجاعت سے نقش بندھا تھا اور غرۂ جبین سے اوسکے ہلال تیغ سے روشن کیا تھا
جب لوگون نے اوسکو میدانمین معرکہ کے بہت دیکھے تھے اور نیزہ کو اوسکے بار ہا مشاہدہ کئے تھے

جنگ سے اوسکے خوف وہراس کھائے مقدور کسی کی نہ ہوئی کہ اوسکے مقابلہ پر آوے اعدا ہزارہا
مرد بموجب حکم عمر کے ہر طرف سے اوسکو گھیر کے دور دور سے سنگباران کئے عابس مشاہدہ سے
اس حال کے خود و بکتر اپنے سے دور کر کر با شمشیر برہنہ اعدا پر جا گرا اور شمشیر زنی شروع کیا واللہ
وہ شیر بیشۂ شجاعت جدہر منھہ کرتا تھا اعدا مانند بکریون کے میدان سے بھاگتے تھے قسم بخدا
کہ زیادہ دو سو آدمیون سے قتل کیا اس عرصہ مین بہت زخمی ہوگیا پھر تو اعدا ہر طرف سے زغہ کر کر
سنگ اندازی و تیر بازی کئے آخر عابس جام شہادت کا پیا بعد اوسکے یزید بن زیاد بن شعثاے کنانی کہ
تیر اندازی کے فن مین مہارت رکھتا تھا آگے آنحضرت کے آکر مقابلہ مین اعدا کے دو زانو ہو بیٹھا
اور تیر چلانا شروع کیا یہان تک کہ ایک سو تیر مارا بہت اعدا تیرون سے اوسکے مجروح ہوئے اور
پانچ سردار نامور اعدا کے مارے گئے بعد اس حال کے حنظلہ بن سعد بجلی میدان مین آیا اور ندا کیا کہ
ای قوم مین تمکو عذاب سے قوم نوح اور عقاب سے عاد و ثمود کے ڈراتا ہون کسواسطے مستحق عفو بہت
کے ہوتے ہین چاہئے کہ ہات قتل سے حسین کے کوتاہ کرو حضرت امام فرمایا کہ ای ابن سعد یہہ قوم
استحقاق عذاب الہی کا پیدا کئے ہین دعوت کو تیرے کب مانتے ہین اور کون سی خیر و فلاح
کی اونسے توقع ہی کہ برادران صالح کیتین میرے مارے ہین اور مستعد میرے قتل کے ہوئے ہین ابن سعد بجلی کہا صدقت

یا ابن رسول اللہ اب ارادہ وہ ہی کہ اپنے برادرون سے جاملون آنحضرت نے فرمایا کہ جا اس دنیا سے وہ بہتر جا ہی ابن سعد بجلی کہا کہ سلام میرا تجھپر اور اہلبیت پر تیرے امیدوار ہون کہ خدا تعالی بہشت مین مجھے تیری خدمت مین رکھے جناب امام آمین فرمایا ابن سعد بجلی مخالفون پر حملہ مردانہ کیا اور بہتون کو قتل کیا آخر شہید ہوا بعد اوسکے سیف بن حارس بن سریع اور مالک بن سریع قدمبوسی آنحضرت کی کرکر رونا شروع کئے آنجناب پوچھا کہ سبب رونے کا کیا ہی جواب دئے کہ ہم واسطے حضرت کے روتے ہین کیا واسطے کہ دشمنون نے تجھے احاطہ کئے ہین اور ہم اونکو دفع کر نہین سکتے حضرت نے اونکے شان مین دعا خیر فرمائے اونھونے حضرت پر سلام کرکر مخالفون پر جا گرے بہت جنگ سخت کئے آخر شہید ہوے جب پے درپے یاران وفادار جان کیتین محبت اہلبیت مین نثار کر چکے سوائے سوید بن عمر بن ابی المطاع کے کوئی یارون سے باقی نہ رہا منتسبان دودمان نبوی دیکھے کہ سوائے سوید کے کوئی باقی نہین ہی خود مستعد جنگ کے ہوے اول علی اکبر فرزند جناب حسین بن علی بن ابیطالب واسطے جنگ کے اپنے تئین آراستہ کرکر اپنے باپ سے رخصت میدان کی لیکر مقابلہ مین اعدا کے آیا اور یہہ رجز کہا انا علی بن حسین بن علیؑ نحن و بیت اللہ اولی بالنبی تاللہ لا یحکم فینا ابن البغی کیف ترون سترى عن ابیؑ پھر صف اعدا پر جا گرا

اور لڑنا شروع کیا واللہ جدہر منہہ کرتا تھا صف کے صف سامنے سے اوسکے بھاگ جاتے تھے جب
لڑتا لڑتا تھک جاتا تھا اعدا رغبہ کرتے تھے اس عرصہ مین مرہ بن منقذ بن نعمان عقدی نیزہ مارا
اوس نیزہ کے زخم سے زمین پر گر پڑا وہ قوم ناپاک دوڑکر اوسکو تلوارون سے پارہ پارہ کردے
جب امام ہمام فرزند دلبند کو اپنے اس حال سے مشاہدہ کیا تو فرمایا کہ قتل اللہ قوما قتلوک
یا بنی پھر منہہ طرف مدینہ کے کرکر کہا کہ یا نبی اللہ دیکھئے کہ یہہ قوم کیا جرأت و دلاوری واسطے
نابود کرنے اہلبیت تیرے اور آثار الہی کے سعی کرتے ہین بعد اس فرزند کے دنیا نظر مین میرے
ناپید اہی زینب ہمشیرہ حضرت کی خیمہ سے باہر نکل آئی اور دوڑکر علی اکبر پر جا پڑی اور بہت
گریہ وزاری شروع کئی حضرت حسین دوڑکر ہات اپنے بہن کا پکڑکر وہانسے اوٹھاکر خیمہ مین
لا چھوڑا یارون نے لاش علی اکبر کی میدان سے اوٹھا کر آئے خیمہ کے لا ڈالے بعد اوسکے عبداللہ
بن مسلم بن عقیل اجازت لیکر میدان کو گیا اور خوب لڑا آخر شہید ہوا بعد اوسکے عون اور
محمد فرزندان عبداللہ بن جعفر کے خوب تلوار کئے آخر شہید ہوے اور بعد اوسکے عبدالرحمن
اور جعفر فرزندان عقیل کے میدان کو گئے اور داد شجاعت و مردانگی دیکر جام شہادت پیے
بعد اوسکے عثمان بن علی بن ابیطالب میدان مین آیا اور ازبس میدان کا رزار گرم کیا اور

خوب لڑا آخر شہید ہوا بعد اوسکے جعفر بن علی بن ابیطالب میدان مین آیا شمشیر زنی سے اعدا
کو داخل جہنم کیا آخر روضۂ رضوان کو تشریف فرما ہوا بعد اوسکے محمد بن علی ابن ابیطالب معرکۂ
حرب و پیکار خوب سا گرم کیا اور بہتونکو خاک و خون مین ملا کر آب خنجر و تیغ سے سیراب ہوا
بعد اوسکے عبد اللہ بن علی اعدا پر جا گرا بہتون کو قتل کر کر شہید ہوا بعد اوسکے عباس بن علی بن
ابیطالب اپنے تئین آراستہ کر کر معرکۂ جنگ مین آیا اور اعدا پر جا گرا اور سرون کو اعدا کے
جدا کرتا تھا اور خاک و خون مین ملاتا تھا آخر جنت الفردوس کو تشریف لے گیا آوسوقت قاسم
بن حسن بن علی بن ابیطالب واسطے جنگ کے نکلا ابو مخنف حمید سے نقل کرتا ہی کہ کہا اوسنے کہ
مین سپاہ عمر سعد مین تھا ناگاہ لڑکا ایک زیبا منظر سبزہ جوانی کا اوسکے نیا اوگا ہوا شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لئے ازار و قمیص پہنے اور نعلین پاؤن مین کیا ہوا میدان مین آیا تو عمیر بن سعد
مجھسے کہا کہ تو اوپر اس لڑکے کے حملہ کر مینے کہا سبحان اللہ یہہ جماعت کہ اوسکو درمیان مین
گھیرے ہین کفایت کرتے ہین پھر مجھے کسواسطے تکلیف دیتا ہی آخر عمر تاب نلا کر آپ بھی مقابلہ کو
گیا پھر تو اوس لڑکے نے ایسی تلوار کرتا تھا جتنے کہ یلان زور مند اور پہلوانان کوہ شکن لشکر مین
عمر سعد کے تھے سبکے سب گھبرا کئے جسطرف وہ لڑکا ارادہ فرماتا تھا لوگ اون صفون کے

نیچے اوپر ہو جاتے تھے سبحان اللہ پوتراشیر خدا کا ایسا لڑکا گوش زمانہ کا بھی کبھی نہ سنا تھا اور چشم
فلک نے بھی کبھو نہ دیکھا تھا اوس لڑکے پر ایک تو تشنگی بمرتبہ تھی اور دوسری کم عمری اور
تیسرا کثرت اعدا اسپر بھی جنگ مین کوشش مردانہ کرتا تھا اس عرصہ مین عمر سعد سپر اوسکے
تلوار ماری اوس ضرب سے زمین پر گر پڑا اور پکارا یا عماہ ای چچا میرے حضرت حسین مانند شیر خشمناک
کے کہ واسطے شکار کے دوڑتا ہی اپنے جا سے بے اختیار دوڑ کر اوپر عمر کے تلوار مارا ہات اوسکا
کہنی سے کٹ گیا تب عمر نے چلایا تو اہل کوفہ دوڑ کر حضرت پر حملہ کیئے اور ہر طرف سے گھوڑ دوڑن
کو دوڑا کر عمر کو ہات سے حضرت کے چھوڑا لئے جبتک غبار موقوف ہوی امام حسین کو دیکھا کہ سرہانے
اوس لڑکے کے کھڑا ہی اور پاؤن اوس پسر کے حرکت رہے ہین حضرت نے فرمایا بعدًا
لقوم قتلوک روز قیامت مین جد تیرا خصم اونکا ہوگا بعد اوسکے دیکھا مین کہ آنحضرت اوس
لڑکے کو اوٹھا کر اپنے سینہ پر ڈالکر لیجاتا تھا اور دونو پاؤن اوس لڑکے کے زمین پر کھچتے جاتے تھے اور
کوئی دوسرا ہات لگانے باقی نہ رہا تھا اسطورسے آنحضرت نے اوسکو بیچ کشتگان اہلبیت کے
لیجا رکھا ہانی بن شبیب حضرمی کہتا ہی کہ مین روز جنگ کے کھڑا تھا ہمراہ میرے دس سوار تھے لڑکا
ایک آل حسین سے خیمہ سے باہر نکلا اور رہنا زمین مین اوسکے قمیص اور ازار اور دونو کانون

مین دوگوشوارے آویزان تھے اور ایسا مقابلہ کیا کہ سبکے دلون پر ہراس ہوگئی آخر سوار ایک نزدیک
اوسکے جاکر سر اوسکا تیغ جور وجفا سے جدا کیا ہشام سکونی کہتا ہی کہ خود ہانی بن شبیب اوس لڑکے
کو ہلاک کیا اور اندیشۂ رسوائی سے نام اپنا ظاہر کیا اس عرصہ مین عبد اللہ بن عقبہ غنوی طرف سے
اعدا کے تیر مارا وہ تیر ابوبکر فرزند حضرت امام حسین کو جا لگی آخر ابوبکر طرف بہشت برین کے سدہارا
پھر میدان رزم مردان جنگی سے خالی ہوگیا تو حضرت حسین تنہا رہ گئے اور کوئی شخص قصد آنجناب
کا نہین کرتا تھا اور قتل کو آنحضرت کے مکروہ جانتے تھے پھر ترغیب سے شمر لعین کے مرد بے دین
بنی امیہ سے مالک بن بشیر نام سپر پر آنحضرت کے تلوار ماری سو آنحضرت زخمی ہوگئے اور خون
بہنا شروع ہوا حضرت نے اوسکے حق مین دعائے بد فرمائی کہ تو بی کو اپنے زمین پر ڈال دیا اور دستار
منگا کر سر مبارک پر باندہا اور پیاس کے غلبہ سے اپنے خیمہ کے دروازہ پر آکر بیٹھا اور اپنے فرزند صغیر
کو کہ عبد اللہ نام مشہور علی اصغر تھا طلب کرکر اپنے گود مین لیکر بوسہ دیتا تھا اور اپنے بی بیون کو وصیت
فرماتا تھا اس اثنا مین ایک شخص بنی اسد سے کہ موقد النار نام تھا تیر مارا وہ تیر حلق مین اوس طفل کے
آلگی فی الفور طایر جان اوس طفل کا روضۂ رضوان کو چلے گیا حضرت حسین خون اوس طفل کا
ہات مین لیکر طرف آسمان کے پہینکا اور فرمایا ای پروردگار اگر تو ہمکو دشمنون پر فتح نہین دیتا ہی

تو بدلے اوس سے بہتر عطا کر اور ظالمون سے بدلہ لے تب آنحضرت پر شدت پیاس سے ضعف وناتوانی
بمرتبہ ہوی سو قصد فرات کا فرمایا تا حرارت کیتین تسکین دیوے شمر اپنی قوم سے کہا کہ حسین کو
مت چھوڑو اور طرف فرات کے جانے مت دو کیا واسطے کہ اسوقت مردہ ہی اگر پانی پیویگا تو
زندہ ہوگا اور سبھون کو قتل کریگا پھر ہاتھ آنا اوسکا نہایت مشکل ہی پھر اعدا چو طرف سے
نرغہ کرکر لڑنا شروع کئے امام شعرانی اپنے طبقات مین لکھا ہی کہ اون مردودون نے اوس گرم روز
مین بلورین کوزون مین پانی بھر کر حضرت کو بتلاتے تھے لیکن ایک بوند اوس سے نہ دیتے تھے حضرت
امام اونسے فرماتا تھا کہ قسم دیتا ہون تمکو میرے جد کی کہ ایک گھونٹ پانی دو کہ تا جگر میرا ٹھنڈا ہو مگر
کسو نے نہ دیا غرض حضرت امام اون ملاعنون سے لڑتے لڑتے فرات پر پہنچا اور پانی ہاتون مین
لیا چاہا کہ پیوے اس اثنا مین حصین بن تمیم تیر مارا وہ تیر منہہ مین آنحضرت کے آ لگی حضرت اوس
تیر کو کھینچ دہن سے نکالا تو فوارہ خون کا اوبلنے لگا حضرت نے اپنے دونو ہاتون مین اوس خون
کو جمع کرکر آسمان پر پھینکا اور یہہ فرمایا اللهم احصهم عددا واقتلهم بددا و
لاتذر منهم على الارض احدا ابدا اوسکے جو شخص کہ وہ تیر مارا اوسکے حق مین مخصوص
دعا بد فرمایا راوی کہتا ہی خدا کی قسم ہی کہ حسین کو تیر مارا سو ملعون اوسیوقت سے پیاس

ایسا مبتلا ہوا کہ اگرچہ از حد زیادہ سرد پانی پیتا تھا لیکن آتش تشنگی بجھتی نتھی یہانتک اوسکے پیٹ مین گرمی
اور پیٹ مین سڑی ہوئی کہ آگے برف دہرے پیچھے آگ رکھتے تھے کچھہ فایدہ نہین کرتا تھا ایسی حالت سے تک دیر
رہا آخر اوسکا پیٹ اونٹ کے پیٹ سا ہوکر تڑپ تڑپ کر مر گیا الغرض شمر بن ذوالجوشن جمعیت
پیادون کی لیکر درمیان حضرت کے اور اہلبیت کے خیمون کے حایل ہوگیا اور وہ ظالمان نے چاہے کہ اندر خیمہ
کے جاکے لوٹین امام علیہ السلام یہہ حال مشاہدہ کرکر للکارا کہ ای گروہ شیاطین واہی لے دیو اگرچہ تمکو روز قیامت
کا اندیشہ نہین ہی بارے از دنیا سے شرم کرو کیا واسطے کہ اہل و عیال رکھتے ہو مین تمسے لڑتا ہون تمکو گہروالون سے کیا
کام ہے جہانتک تو تمسے نہین لڑے یہہ سنکر شمر کہا ای حسین مقصود تیرا کیا ہی امام فرمایا کہ اگر غرض تمہارا قتل میرے
ہے تو آپ ہی مین پھرا ہون مقصود میرا یہی کہ جبتک کہ مین زندہ رہون تم قصد حرم کا نہ کرو اور نہ لوٹو شمر کہا ای فاطمہ
کے بیٹے التماس ترا قبول ہے یہہ کہکر اوس گروہ شیاطین کو طرف سے خیمون کے پھیرا اور کہا کہ لو اسی شخص کو تمامی فوج پھر آ
گری اور آنجناب مانند شیر خشمناک کے اوپر اس قوم ناپاک و سفاک کے حملہ فرمایا ہر دم اللہ اکبر کہتا تھا اور جسکا اعدا کو قتل کرتا تھا
پھر تو وہ ملعونین مانند بکریون کے میدان سے بہاگے تھے آنحضرت وقت حملہ کے یہہ بیتین پڑہا انا ابن علی الخیر من آل
ہاشم کفانی بہذا مفخر حین افخر وجدی رسول اللہ اکرم من مشیٰ
ونحن سراج اللہ فی الناس یزہر وفاطمۃ امی سلالۃ احمد وعمی یدعی

ذا الجناحین جعفر؛ وفینا کتاب اللہ انزل صادقا؛ وفینا الہدی والوحی والخیر یذکر؛ یعنی مین فرزند علی کا ہون جو بنی ہاشم مین بہتر شخص تھا وقت فخر کے مجھے فخر بس ہی اور جد میرا اللہ کا رسول ہی جو تمامی خلایق سے بہتر ہی اور ہم اللہ کے روشن چراغ ہین اور فاطمہ میری مان جو سلالہ آل احمد ہی ہی اور ملقب بہ ذوالجناحین میرا چچا جعفر ہی اور ہمارے مین اللہ کی کتاب نازل ہوی اور ہمارے مین ہدایت و وحی اور نیکی ذکر کیا جاتی ہی زمخشری اپنی کتاب ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ جب امام علیہ السلام تنہا رہگئے جنون کے سردارون مین سے ایک سردار امام علیہ السلام کے پاس اکر دشمنون سے لڑنے اجازت چاہا امام علیہ السلام فرمایا اسبات کا مجھے حکم نہین ہی جا تجھے خدا تعالی جزا خیر دیوے بار دیگر شمر ملعون مردودون کو اور قتل آنحضرت کے ترغیب و تحریص دیا پھر اون شقیون نے آنحضرت پر آگرے اور زخمون سے مجروح کردئے اس عرصہ مین بی بی زینب خیمہ سے باہر نکل آئی اور کہی کہ کاش اسوقت آسمان زمین پر گرتا تو خوب تھا اور عمر بن سعد سے کہی کہ ای عمر شرم نہین رکھتا ہی تو کہ ابا عبد اللہ مارے جاتا ہی اور تو آنکھون سے دیکھتا ہی عمر بھیا سامنے سے چلا گیا امام ہمام اوپر اوس گروہ لیام کے حملہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ واللہ تم بدلوگ ہین اور یقین جانتا ہون کہ اللہ سبحانہ تمکو خوار کریگا

اور بدلہ میرا تم سے لیوگا جب تم مجھے مار چکیگے اللہ تعالی تمارے بیچ عداوت پیدا کریگا کہ تم آپسمین

خونریزی کرینگے بعد اوسکے تم پر دو چندان عذاب کریگا جب شمر دیکھا کہ لوگ قتل کرتے مین

حسین کے دیر اور سستی کرتے ہین اونکو گالیان دینا شروع کیا اور کہا کہ ای کم بختو کیا راہ دیکھتے ہو

اب تو وہ شخص زخمون سے چور چور ہو گیا ہی یہ سنتے ہی پھر تار بندھا نیزون کا اور تیر برسنے لگے

چو طرف سے اس عرصہ مین زرعہ بن شریک تمیمی حضرت امام علیہ السلام کے بائین ہات پر تلوار

ماری تو ہات حضرت کا تن سے جدا ہو گیا آنحضرت اوسکے کھاندہ پر شمشیر مارا اور پھر قصد

دشمنون کا کیا اس عرصہ مین ایک شقی کا تیر تالوی مبارک مین آلگا تب گر پڑے حضرت حسین علیہ

السلام زمین پر اس حال مین شمر ملعون تلوار ماری چہرۂ مبارک پر پھر اوسپر سنان بن عمر بن

انس نخعی نے نیزہ مارا سینہ پر اور گھوڑے سے اترکر سر مبارک کو تن سے جدا کیا ایک روایت مین

ہی کہ اوترا خولی بن یزید گھوڑے پر سے سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اوسکے ہات پھر اوترا اوسکا بھائی

شبل بن یزید اوسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالہ کیا اپنے بھائی خولی بن یزید کے اور بعضے

کہتے ہین آنحضرت کو شمر قتل کیا انا للہ وانا الیہ راجعون صلوات اللہ علی الحسین و

علی جدہ والسلام اوسوقت عمر شریف آنحضرت کی ستاون برس کی تھی دسوین تاریخ محرم

کی سن اکسٹھ ہجری مین شہادت پای اور وقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عمر آپکی چھے برس کے مہینے کی تھی اگرچہ امام حسین کے قتل مین بہت سے ملعوان نے شریک تھے لیکن
پرواز روح شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے سات ہوی اسی جہت سے یہہ
دونو قاتل مشہور ہین اور وہ حدیث جو ابلق کتا اہلبیت کا لہو چاٹتا ہی کر کرآئی ہی سو صاف
شمر لعین کے قاتل ہونے پر دلالت کرتی ہی کہ وہ ابرص تھا ابو مخنف روایت کرتا ہی کہ اوپر جسد
مبارک حضرت حسین علیہ السلام کے تینتیس زخم تیر اور نیزہ کے اور چونتیس زخم شمشیر کے تھے واللہ
اعلم جب آنحضرت شہید ہوے عمر بن سعد اور شمر بن ذوالجوشن حکم کیا اپنے لوگون کو کہ
گھوڑون پر چڑہ کے جسد مبارک کو پامال کردی چنانچہ کہنے سے ان دونو ملعونون کے بیس آدمیون
نے گھوڑون کے سموں سے اسطرح لاش مبارک کو پامال کیا کہ استخوان لطیف ریزہ ریزہ ہوگئے
جب سر مبارک امام کا تن مقدس سے جدا ہوا قیس بن اشعث پیراہن شریف کو تن سے برسے
اوتار لیا اور حبیب بن موصل آنحضرت کے تلوار کو اپنے قبضہ مین کیا اور شمر مع ہمراہیان اپنے
خیمہ اہلبیت کا لوٹ لیا یہان تک کہ حرم محترم کے بدنون پر کا لباس بھی نچھوڑا جب نظر اوسکی
زین العابدین بیمار پر پڑی چاہا کہ اونھین بھی شہید کرے حمید بن مسلم یار ون سے شمر کے تھا اوسکا

ہات پکڑ کر کہا کہ کافر کے لڑکے کو نہین مارتے ہین اور یہہ تو مسلمان ہے اور بیمار شمر نے کہا کہ ابن زیاد
کا حکم ہے کہ کوئی لڑکا آل عبا کا باقی نہ رہے اوسنے کہا کہ تو انکو ابن زیاد پاس بھیج جیسا چاہے کریگا
شمر اسکے کہنے سے ہات قتل سے زین العابدین کے کوتاہ کیا اس معرکہ مین تین صاحبزادے بچے ایک تو
امام زین العابدین دوسرا اونکا بھائی عمر کہ چار برس کی عمر تھی تیسرا حسن مثنی فرزند امام حسن بن علی بن
ابیطالب کہ وہ جنگ و قتال کر کر بہت سے زخم کہا کر شہیدون مین پڑا ہوا تھا رمق ایک حیات
باقی رہی تھی ماموں اوسکا اسما بن خارجہ اوسکو میدان سے جنگ کے اوٹھا کر اپنے پاس رکھا کہتے ہین
کہ عمر بن سعد ایک دن مقام کر کے اپنے جو لوگ مارے گئے تھے اون پر نماز پڑھکر دفن کیا اور امام
حسین اور انکے ساتھی شہیدون کے لاشین تین دن تک ویسے ہی پڑے رہے تیسرے دن فرات کے
کنارہ ایک گانون ہے غاضریہ نام وہان کے لوگ بنی اسد تھے جمع ہو کر امام حسین کو ایک قبر مین دفن
کئے اور بنی ہاشم کو ایکجا اور باقی شہیدان کو ایکجا دفن کئے الغرض دوسرے روز عمر سعد اہلبیت کو
برہنہ سر اونٹون پر سوار کروا کر طرف کوفہ کے روانہ کیا جب سواریان اہلبیت کے بی بیون کے
نبردگاہ پر پہنچے دیکھے کہ چمن خاندان رسالت کا صرصر ظلم سے جفا پیشگون کے خزان کو پہنچا ہے
اور طوفان جور و ستم سے ظالمون کے نہالے سرخاک و خون مین لوٹتے ہین زنان فریاد کئے

اور نعرہ آہ وفغان کا سماعت مین ساکنان عرش کے پہنچے اور بی بی زینب جب بہائی اپنے

حسین کو اس حال سے دیکھے فریاد کئے کہ یا محمداہ یا محمداہ صلی اللہ علیک وملائک السما

یہہ حسین تیرا ہی کہ بیچ خاک وخون کے صحرا بے برگ مین پڑا ہی اور اعضا اسکے جدا ہین یا محمداہ دختران

تیرے اس خواری وزاری سے بیچہ دشمنون مین اسیر ہین اور ذریت تیری کشتہ ہوگئی ہی اور باد خزان

اونکے جسدون پر چلتی ہی اور زاغ وزغن اونکے تنون پر بیٹھتے ہین القصہ کفتار سے بی بی زینب کے دوست

و دشمن یکبارگی گریہ کئے آہ وافسوس صد ہزار افسوس وہ ملعونان بد سرانجام اور وہ گروہ بد انجام

حضرت امام ہمام پر اور فرزندان اور برادران ویاران پر آنحضرت کے ایسے ایسے جور وجفا کر

شہید کئے کہ یہود ونصاری کبھی کسی سے نہ کئے تھے بلکہ شداد وفرعون پر سبقت لیگئے آہ اس

مصیبت سے اہل زمین تو کیا بلکہ عرش وکرسی لوح وقلم بیجا ہوگئے اور جن وملک اس غم والم سے

پریشان حال اور ارواح انبیا اس کدورت سے بیقرار اور حور وقصور اس غم سے زار زار افسوس

کربت وملال رسول اللہ اور اندوہ علی مرتضی اور غم والم فاطمہ زہرا اور سوز جگر حسن مجتبی کیا لکھے

اور کیا طاقت ہی کہ کچھہ بیان کرے ترمذی طریق سے سلمی کے روایت کرتا ہی کہ کہی گئی مین نزدیک

ام سلمہ کے دیکھی کہ وہ بہت بیقرار اور زار زار روتی ہی پوچھی مین رونے کا کیا سبب ہی وہ کہی کہ ابھی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھی کہ اوسکی ریش اور سر مبارک پر خاک پڑی ہوی ہی
اور سالار انبیا زار زار روتا ہی پوچھی مین یا رسول اللہ کسواسطے روتا ہی فرمایا کہ ابھی مقتل
حسین پر حاضر ہوا تھا ام سلمہ یہہ کہکر شیشہ مین جو خاک بھری ہوی تھی دیکھی کہ وہ خاک سب
خون ہو گئی تھی امام احمد روایت کرتا ہی کہ ابن عباس دسوین کو محرم کے وقت دوپہر کا خواب سے بیقرار
اوتھا اور آیت انا للہ وانا الیہ راجعون کی پڑھا لوگون نے دوڑکر آئے کہا کہ واللہ
حسین مارا گیا یارون نے کہے کہ نہ ہوا ہوگا فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ موے مبارک اوسکے پراگندہ اور گرد آلود اور تمام بدن پر خاک پڑی ہوی ہی اور شیشہ
اوسکے ہات مین خون سے بھرا ہوا ہی مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا
ہین یہہ کیا ہی فرمایا کہ امت میری کیسی کام کئی کہ میرے فرزند حسین کو قتل کئی مین صبح سے وہان
حاضر تھا اور خون اوسکا اور اوسکے یارون کا اوٹھا کر اسمین بھرا ہون اور نزدیک اللہ تعالے
کے لیجاتا ہون ابن عباس اوس روز کو یاد رکھا بعد چوبیس روز کے خبر پہنچی کہ حسین اور یاران
اوسکے وہی روز اور وہی تاریخ شہید ہوے جنگ بدر مین کفار مکہ کے سات حضرت عباس بن
عبد المطلب حالت کفر مین جب اسیر ہو آئے تھے تو اونکی صدائے آہ و نالہ سے تمام شب جناب رسالتماب

آرام نفرمایا تھا اور صورت سے وحشی بن حرب کے جو قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا باوصف اسلام لانے
اور توبہ کرنے کے آنحضرت متنفر تھے اب غور کیا چاہیے کہ عترت طاہرہ کی تشنگی اور نونہالان باغ نبوت
علی الخصوص جناب سید الشہدا کا قتل اور بعد اونکے اہلبیت کو بے پردہ اور بے سایہ اونٹون پر سوار کر
لیجانا وغیرہ واقعات کربلا سے کیا کیا رنج اور صدمہ عنصر لطیف اور روح شریف کو ہوا ہوگا عقل
بشر اوسکے دریافت کرنے سے عاجز ہی شاہد اس حال کا جو کچھ کہ عبداللہ بن عباس اور حضرت ام سلمہ نے رویائے
صادقہ مین صورت مثالی روح مقدس کو دیکھا کہ مو پریشان اور چہرہ غبار آلودہ ہاتھ مین شیشہ خون شہدا
سے بھرا ہوا مقتل امام حسین سے تشریف لائے ہین سو ظاہر ہی حقیقت یون ہی کہ ایسا سانحہ ہوش ربا
آدم کے وقت سے اسدم تک کسی نبی کے اہلبیت پر نہین گذرا خون رونا آسمان و زمین کا اور سیاہ
ہونا تمام دنیا کا تین دن تک اور ٹپکنا خون کا ہر درخت اور پتھر اور دیوار و در سے کیا تعجب ہی بلکہ
اوسیدم حشر برپا ہوتا اور ہر شقی اپنی سزائے اعمال مین اوسیوقت سے گرفتار ہو جاتا تو کچھ عجب نتھا پر
قیامت قریب ہی اور حق تعالیٰ نے ہر ایک چیز کا ایکوقت مقرر کیا ہی شاید اس لئے توقف ہوا

## باب ہشتم دربیان واقعاتیکہ بعد شہادت سید الشہدا رو نمود درین باب دو فصل است

### فصل اول در روانہ کردن عمر بد نہاد سر مبارک و دیگر سرہا و اہلبیت کرام را نزدیک

پور زیاد کہتے ہین کہ وہ گروہ شقاوت پژوہ جب یہہ ظلم و جفا اوپر دودمان مصطفی اور یاران
باوفا انکے جائز رکھے اور تیغ جور و ستم سے کل بوستان رسالت کیتین تاراج و برباد کردے عمر سعد
اوسی روز سر مبارک جناب حسین کا ہمراہ خولی بن زیاد اصبحی کے نزدیک ابن زیاد کے روانہ کیا
اور سران دوسرے شہداکے بھی ہمراہ سر مبارک کے بھیجا جب خولی سر مطہر بیچ کوفہ کے لیگیا
دیکھا کہ دروازہ قصر عمارت کا بسبب شب کے بندہی وہان سے پھر کر اپنے مکان کو آیا اور سر مبارک
کو ایکجاے پر رکھا اور اپنی عورت سے کہ نوار بنت مالک نام تھا ظاہر کیا کہ عزت روزگار اپنے سات
لے آیا ہون پوچھی اوسنے کہ وہ کیا ہی کہا کہ سر حسین لے آیا ہون عورت کہی کہ مردم سونا چاندی
لے آئے اور تو سر فرزند پیمبر کا لے آیا ہی واللہ تیرے سات کبھی ہم بستر نہونگی اور اوسی وقت اپنے شوہر
سے الگ ہوگئی وہ ملعون یک عورت بنی اسد سے بلا کر ہم بستر رہا وہ زن اسد یہ سے منقول ہی
کہ تمام شب اوس سر مبارک سے آسمان تک نور تھا اور جانورین سفید اطراف سر کے حاضر تھے
جب صبح ہوی خولی نے سر مبارک کو نزدیک ابن زیاد کے لیجا کر رکھا اوس ناپاک کے ہات مین
بید کی چھڑی تھی اوس سے لب و دندان مبارک پر حسین کے مار کر کہا کہ مانند اسکے کسیکو مین خوبصورت
نہ دیکھا انس بن مالک اوس مجلس مین حاضر تھا کہا واللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہون

کہ جہان تو چوب رکھا ہی وہان بوسہ دیتا تھا اس عرصہ مین زید بن ارقم پکارا کہ ای ابن مرجانہ
چوب کیتین دندان مبارک پر سے حسین کے اوٹھا بخدائے لا الہ الا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دیکھا ہون کہ لب و دندان پر اوسکے بوسہ دیتا تھا بعد اوسکے کہا کہ ای ابن زیاد اور ایک
سخن کہتا ہون کہ غضب تیرا زیادہ ہووے کہ دیکھا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
زانوے راست پر حسن اور زانوے چپ پر حسین کو بٹھا کر دست مبارک اپنا اونکے سر پر
رکھکر فرمایا اللھم انی استودعك ایاھما وصالح المومنین یعنی اے اللہ ان دونو
لڑکون کو تیرے پاس امانت دیتا ہون بعد اوسکے مومنان صالح کے پاس ای ابن زیاد ودیعت
رسول اللہ کی آگے تیرے ایسی حالت پر پہنچی پہر زید آواز بلند سے رویا ابن زیاد کہا ای زید تو
ضعیف نہ ہوتا تو گردن تیری مارتا زید اس مجلس سے اوٹھا اور کہا کہ ای لوگو تم غلام کو مالک
کیئے ہین وہ سبھون کو اپنا خانہ زاد جانتا ہی ای معشر عرب آج سے تم غلامان اوسکے ہین پسر فاطمہ
کو مار کر ابن مرجانہ کو اپنے پر امیر کیئے وہ تمہارے بہترون کو مار یگا اور بدون کو غلامی مین لیوگا بعد اوسکے
پور زیاد لوگون کو مسجد مین جمع کر کر آپ منبر پر سوار ہوا اور کہا کہ حسین دعوی رکھتا تھا کہ ملک
ہمارے سے لیوے اور درمیان مین مسلمانون کے تفرقہ ڈالے اللہ تعالی اوسکو قتل کیا اور ہمکو مظفر و

منصور فرمایا یہہ سنتے ہی عبد اللہ بن عفیف ازدی اوٹھ کھڑا ہا اور کہا کہ ای ابن زیاد فرزندان پیغمبر کو
قتل کیا اور کلام صدیقان کے مانند بیان کرتا ہی پور زیاد غضب مین آکر اوسکو قتل کیا اور سر کتین
اوسکے دار پر کھینچا پھر وہ لئیم ناپاک حکم کیا کہ سر مبارک مین سوراخ کر کر نیزہ پر لگاوین مردم اس امر پر اقدام
نہین کرتے تھے مگر یک شوم ناپاک طارق بن مبارک نام اوتھا اور سر مبارک مین سوراخ کر کر نیزہ
پر لگایا اور گلیون مین کوفہ کے پھرا کر دروازہ پر جامع مسجد کے لگایا کہتے ہین کہ جب حریم مصطفی
مانند قیدیون کے کوفہ کو آئے اہل کوفہ مشاہدہ سے اس حال کے گریہ وزاری کیئے تب امام زین العابدین
نے فرمایا کہ یہہ لوک واسطے ہمارے روتے ہین بارے کون سی جماعت ہمارے تئین قتل کیئے جب عمر
بن سعد کوفہ کو پہنچا منتسبان دودمان نبوت کو مجلس مین ابن زیاد کے حاضر کیا بی بی زینب کو کہ لباس
کہنہ پہنے ہوے اور شکل تغیر پائی ہوی اور کنیزان پکڑے ہوے تھے پور زیاد دیکھکر پوچھا کہ یہہ کون
ہی زینب جواب نہین دی کنیزان کہے یہہ زینب بیٹی فاطمہ کی ہی وہ حرام زادہ اوسے خطاب کر کر
کہا کہ شکر خدا کا ہی کہ ہمارے تئین اوپر تیرے برادر کے کہ دروغ گویان سے تھا فتح دیا اور تمہارے تئین
رسوا کیا اور سخنان دروغ تمہارے اوپر خلایق کے آشکار فرمایا زینب کہی کہ نہین بلکہ شکر خدا کا ہی
کہ ہمارے تئین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت مین پیدا کر کر بزرگی دیا اور مضمون سے یطہرکم

تطهیر اکے ہمکو پاک فرمایا او سبحانہ فاسقون کو رسوا کریگا اور سخن بدکارون کا دروغ
فرماویگا پور زیاد کہا کہ ایا دیکھی تو صنع الہی سبطے خاندان تیرے کیسا ہوا زینب فرمائی کہ ارادہ ازلی
واسطے قتل کے متعلق تھا انھونے تقدیر ربانی کو اپنے حق مین دیکھکر تن اوپر رضا کے دئے عنقریب
خداتعالی تجھے اور اونکو ایکجا پر جمع کریگا او سوقت قدرت اور طاقت اونکی ظاہر ہوگی ابن
زیاد غضب مین اگر چاہا کہ خاتون کو اذیت پہنچاوے عمرو بن حریث مخزومی کہا اصلح اللہ
الامیر کہنے پر عورتون کے مواخذہ نکیا چاہیئے ابن زیاد علی بن حسین یعنی زین العابدین کو
کہا کہ تو کون ہی فرمایا مین علی بن حسین ہون پور زیاد کہا کہ کیا اللہ تعالی علی بن حسین
کو نہین مارا آپ نے جواب نہین دیا ابن زیاد کہا کسواسطے جواب نہین دیتا ہی آنحضرت نے
فرمایا کہ بہائی میرا علی بن حسین نام تھا لوگون نے اوسکو قتل کئے ابن زیاد کہا خداتعالی اوسکو مارا
ہی حضرت پھر جواب نہین دیا اوسنے کہا کسواسطے سخن نہین کرتا ہی آپنے فرمایا اللہ یتوفی
الانفس حین موتہا یعنی اللہ تعالی مارتا ہی جانون کو اونکے موت کے وقت پہر ابن زیاد
حکم کیا کہ علی بن حسین کو قتل کرین آپ نے فرمایا کہ تجھے مارکر واسطے حفاظت ان عورتون کے
کسکو مقرر کرتا ہی اور بی بی زینب نے اختیار دور کر زین العابدین پر جا پڑی اور کہی ای ابن زیاد

کیا ابھی مارنے سے اہلبیت مصطفیٰ کے تو سیر نہین ہوا اور آب آنکھین تیرے خون سے ہماری خنکی نہین پاتی بیبی
مجھے قسم خدا کی ہی اگر تو مسلمان ہی تو مجھے بھی ہمراہ اس لڑکے کے قتل کر اور آنحضرت بھی ندا کیا کہ ای ابن
زیاد اگر یا بن رحم مصطفیٰ کا نظر مین ہی تو اول کوئی شخص پرہیزگار کیتین واسطے محافظت انکے مقرر
کر تا رعایت حقوق اسلام خیال مین رکھے ابن زیاد تھوڑے دیر تک ان بی بیون کے حال پر نظر کیا
پھر طرف لوگون کے مخاطب ہو کر کہا کہ رحم عجب چیز ہی واللہ یہہ عورت بہت چاہتی ہی کہ
آگے اس لڑکے کے آپ مارے جاوے اگر مین اس لڑکے کو قتل کرون تو اول اوسکو مار ڈالیگا اسواسطے اب خون
اس لڑکے کا معاف کیا اور کہا کہ ان تمام کو بیچ ایک مکان کے اتارین

## فصل دوم در روانہ

پور زیاد سر مبارک و دیگر سرہا و اہلبیت را نزدیک یزید پلید کہتے ہین ابن زیاد علی بن حسین کے گلے مین
طوق اور ہاتون مین زنجیر آہنی ڈالکر تمامی بی بیون کو اور سر امام حسین اور تمامی شہدا کے سرون کو
ہمراہ محفر بن ثعلبہ عائذی قرشی اور شمر ذی الجوشن اور زحر بن قیس اور جمعیت سواران وغیرہ کے
دمشق کو نزدیک یزید پلید کے روانہ کیا وہ قوم ناپاک جب راہ چلتے سر مبارک کو صندوق مین
رکھتے جب منزل پر اوترتے نیزہ پر لگاتے تھے اگر روز ایک منزل پر کہ وہان دیر تھے اوترے موافق
عادت کے سر مبارک کو نیزہ پر لگا دئے راہب ایک اوس دیر مین تھا دیکھا کہ سر مبارک سے آسمان

تک نور روشن ہی نزدیک ان بلیدون کے اگر پوچھا کہ یہہ کس کا ہی کہے حسین بن علی کا ہی جو نواسا
پیمبر کا تھا راہب کہا واللہ تم بہت بد لوگ ہین اور حب دنیا سے گمراہ ہو گئے ہین اگر عیسیٰ کے تین
فرزند ہوتا تو ہم اوسکو انکھون پر رکھتے بعد اوسکے کہا کہ میرے پاس دس ہزار دینار ہین مین تمھین
دیتا ہون ایک شب سر مبارک مجھے عطا کرو انھون نے دس ہزار دینار لیکر ایک شب کے وعدہ سے
سر مبارک کو حوالہ اوسکے کئے راہب سر مبارک کو غسل دیکر اور خوشبو لگا کر اپنے زانو پر رکھکر تمام
رات روتا رہا اور انوار رحمت خدا کے جو سر مبارک پر نازل ہوتے تھے مشاہدہ کرتا رہا جب صبح
ہوی کہا ای سر مین سوائے اپنے نفس کے مالک کسی کا نہین ہون گواہی دیتا ہون کہ اللہ ایک ہی اور
محمد رسول اوسکا ہی من بعد راہب وہ دیر کو چھوڑا اور خدمت آل کی تا دم زندگی کرتا رہا جب
ظالمان لیام سر امام ہمام کو لیکر نزدیک شام کے پہنچے وہان چاہے کہ اوس اشرفیان تقسیم کر لین
تھیلیان اوسکے کھولے دیکھے کہ تمام ٹھکریان ہین اور ایکطرف انکے آیت لاتحسبن اللہ
غافلا عما یعمل الظالمون یعنی مت گمان کر کہ اللہ تعالیٰ غافل ہی ظالمون کے کامون سے
اور دوسرے طرف سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یعنی جلدی دیکھیگے
ظالمان کہ کون سے جگہہ پر کروٹ لیونگے جب ملعونان سر مبارک لیکر شام کو پہنچے مروان بن

الحکم اونسے پوچھا کہ حال کیا ہے کہا تمہارا تن اہلبیت نبوی سے کوفہ کو بھیجے تھے ہم کام اونکا
تمام کرکر سر اونکو اور عورتون کو لے آئے ہین مروان وہان سے چلا گیا اس عرصہ مین یحیی بن
حکم برادر مروان کا وہان وارد ہوا اور حال پوچھا اونھونے وہی جواب دئے یحیی کہا روز
قیامت مین تم شفاعت سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مردود ہوے اور مین تمسے
کبھی موافقت نہ کرونگا جب وہ جماعت شقاوت سرانجام دروازہ پر والی شام کے پہنچے محفر
بن ثعلبہ آواز کیا کہ محفر بن ثعلبہ آیا ہے گنہ گارون کو دروازہ پر امیر المومنین کے حاضر کیا ہے یزید
آواز اوسکا سن کر کہا ما ولدت ام محفر شر خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ محفر جو کیا اچھا کیا
پھر یزید پلید اعیان و اشراف شام کو جمع کر کر حکم کیا کہ سرہا شہدا اور باقی دودمان مصطفی کو
حاضر کرین ہشام کلبی ابن ربیعہ جرشی سے نقل کرتا ہے جب کوفیان نزدیک یزید کے حاضر ہوے یزید
زحر بن قیس سے پوچھا کہ حال کیسا ہوا زحر کہا بشارت ہو تجھے امیر المومنین کہتے ہین کہ اللہ تعالی
تیرے تئین فتح و فیروزی دیا تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ حسین بن علی ابن ابیطالب مع اٹھارا
نفر اہلبیت اور سات نفر شیعہ اور محبان اپنے کربلا کو پہنچے ہم لشکر بنوہ اور گروہ پر شکوہ سے
متوجہ اوسکے ہوے جب ملاقات ہوی کہے کہ اطاعت عبید اللہ بن زیاد کی قبول و یا تیاری

جنگ کی کر اوسنے قتال کو اختیار کیا علی الصباح ہم لشکر واسطے اوسکے تیار کیئے اور اطراف سے
اوسکو گھیر لیئے جب تیغ اوسکے سر پر پہنچی جا بے امن کی ڈھونڈھتا تھا اور درخت و مغاک سے مانند
کبوتر کے پناہ لیتا تھا تھوڑے عرصہ مین جمعیت اوسکی متفرق اور پراگندہ کر دئیے اور دمار
روزگار سے اوسکے نکالے اب جسدین اونکے صحرا مین پڑے ہین اور خاک و خون مین لوٹتے ہین آفتاب
اونکو گلاتا ہی اور ہوا خاک اوپر ڈالتی ہی کرگس و عقاب انکی زیارت کرتے ہین اور رجوع اونکا
طرف عذاب و عقاب کے ہی روایت ہی کہ جب علی بن حسین نزدیک یزید کے آئے یزید اونسے
کہا ای علی باپ تیرا ہمسے قطع رحمی کیا اور حقوق ہمارے فراموش کر کر سلطنت ہم سے لینا چاہا او
تو اللہ تعالی جزا اس عمل کی جو اوسکو دیا زین العابدین فرمایا ما اصاب من مصیبة فی
الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب خلاصہ اسکا یہ ہی جو مصیبت کہ پہنچتی ہی
مانند تلف جان کے یا مال کے تمام لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہی بعد اوسکے بی بیان اور لڑکون کو
مجلس مین لانیکا حکم کیا جب وہ مجلس مین حاضر ہوے اوس مجلس سے ایکمرد سرخ رنگ اہل شام سے
بی بی فاطمہ کو دیکھا کہ حسن و جمال بمرتبہ رکھتی ہی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای یزید اس دختر کو مجھے
عطا کر اس سخن سے فاطمہ کو ہول و ہراس پیدا ہوا اور لرزہ بدن مین پیدا ہوا اپنی بہن زینب کا دامن

پکڑلی زینب غصہ مین آکر اوس مردود کو دشنام دی اور کہی کہ یہہ جایز نہین ہی تجھے اور یزید کو
پھر یزید غصہ مین آکر کہا کہ یہہ مجھے جائز ہی کہ جسکو چاہون بخشون زینب کہی کلا واللہ مگر جسوقت
کہ تو اسلام سے نکلے اور دوسرا دین قبول کرے یزید غضب مین آکر کہا کہ تحقیق تیرا باپ اور بہائی دین
سے نکل گئے تھے پھر زینب کہی کہ تو اور تیرا باپ اور تیرا دادا خدا کے دین سے اور میرے باپ اور بہائی
اور جد کے دین سے ہدایت پائی یزید کہا کذبت یا عدوۃ اللہ یعنی جھوٹ کہی اے دشمن خدا
تب زینب کہی کہ تو اپنے کو امیرالمومنین کہلاتا ہی پھر ظلم وجفا سے گالیان دیتا ہی اور بسبب
سلطنت کے زبردستی کرتا ہی یزید پلید شاید ان باتون سے شرمندہ ہوا کہ خاموش رہا پھر وہ
شامی اوٹھہ کھڑا رہا اور کہا کہ اے امیرالمومنین یہہ عورت میرے حوالے کر تب یزید اوسکو منع کیا
کہتے ہین کہ جب یزید سر مبارک کو دیکھا منہہ طرف اہل مجلس کے کرکر کہا کہ کیا باعث ہی کہ ابن
فاطمہ اس کام مین اقدام کیا اور اپنے تین تہلکہ مین ڈالا لوگون نے کہے کہ ہم نہین جانتے ہین یزید نے
کہا کہ باعث یہہ ہی کہ یہہ شخص مجھپر فخر کرتا تھا کہ باپ اپنا بہتر میرے باپ سے اور ماں اپنی بہتر میری
ماں سے اور جد اپنا رسول اللہ بہتر میرے جد سے اور آپ بہتر میرے سے ہی لیکن باپ میرا اور
باپ اوسکا واسطے خلافت کے جنگ کیے اللہ تعالی یہہ امر کسکو عطا کیا سو لوگون پر ظاہر ہی

اگرچہ فاطمہ اور رسول خدا سب سے افضل ہین لیکن فہم اوسکا قاصر ہوا کہ یہہ آیت قران مجید سے
نہین پڑہا کہ قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک
ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء یہہ کہکر چوب ایک ہات مین لیکر دندان
شریف پر حضرت امام کے رکھکر کہا لیت اشیاخی ببدر شھدوا جزع الخزرج
فی وقع الاسل فاھلوا واستھلوا فرحا ثم قالوا الی ھنیئا لا تسل حین
حکت بفناء تبرکھا واستحر القتل فی عبد الاشل قد قتلنا الضعف
من اشرافکم وعدلنا میل بدر فاعتدل خلاصہ ان بیتون کا یہہ ہی کاش ہمارے بزرگ جو
بدر کے لڑائی مین مارے گئے تھے اب یہان ہوتے تو دیکھتے جو بدر مین احمد نے ہمارے بزرگون کے سات
کیا تھا آج اوسکا بدلہ لیا ہون آل سے اوسکے ابو برزہ اسلمی اوس مجلس مین حاضر تھا اوٹھکر اور ہا
اور کہا کہ ای یزید چوب کو دانتون سے حسین کے اوٹھا مین بارہا دیکھا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دندان مبارک پر اوسکے بوسہ دیتا تھا پھر کہا فردا قیامت مین شفیع اِنکا رسول خدا
ہوگا اور شفیع تیرا ابن زیاد یہہ کہکر وہان سے چلا گیا بعد اوسکے یزید پلید اہلبیت کے باب مین
حاضران مجلس سے مشورت کیا ایک بے دین کہا کہ سگ بد سے بچہ باقی رکھنا کام عقلمندونکا نہین ہی۔

فی الفور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ای یزید لازمہ سلطنت و رعایا پروری کا یہہ ہی کہ آگے
رعایت و مروت کرے یزید کو اس سخن سے رحم آیا اونکے حال پہ مہربانی کر کر کہانا وغیرہ مقرر
کیا اور علیحدہ مکان مین اوتارا بعضون نے لکھے ہین کہ یزید اہلبیت پر رحم کیا اور ابن زیاد سے
ناخوش ہوا اکثر محققان اس بات کا انکار کرتے ہین چنانچہ ابن جوزی روایت کرتا ہی کہ یزید
شام کے اکابرون کو جمع کر کر سر مبارک پر حسین کے لکڑی سے مارا اور مرتبہ ابن زیاد کا بلند کیا
یہان تک کہ اوسکو اپنی عورتون کے روبرو لایا بعضے محققان ان دونو روایتون کو اسطرح جمع
کئے ہین کہ یزید پلید قتل سے امام علیہ السلام اور تباہی سے اہلبیت کے بی بیون کے نہایت خوش و خرم
ہوا لیکن جب دیکھا کہ لوگ ہر طرف سے لعن وطعن کرتے ہین حتی کہ یہود اور نصاری بھی لعنت
کئے اس واسطے بحسب ظاہر اہلبیت کی تعظیم کیا سبط ابن جوزی عبید بن عمیر سے روایت کرتا ہی
کہ کہا جب سر امام ہمام کا یزید کے روبرو رکھے وکیل قیصر روم کا وہان حاضر تھا پوچھا یہہ کس کا
سر ہی یزید کہا حسین کا پھر پوچھا حسین کون تھا کہا فاطمہ کا بیٹا پھر پوچھا کون فاطمہ یزید جواب
دیا محمد کی بیٹی وکیل کہا کون محمد کہا پیغمبر ہمارے پھر وکیل پوچھا باپ اوسکا کون ہی کہا علی پوچھا
کون علی کہا ہمارے نبی کا چچیرا بھائی تب وکیل کہا کہ خاک پڑے تمپر اور تمھارے دین پر تم کبھی حق

پڑہین ہو دیکھو کہ گرجون ہین بعضے جزایر کے حضرت عیسی کے سواری کے دراز گوش کا سم ہے ہم ہر سال واسطے اوسکی زیارت کے جاتے ہین اور وہان نذرین رکھتے ہین اور تعظیم اوسکی کرتے ہین جیسا تم بزرگی کعبہ کی کرتے ہین جب تم فرزند سے اپنے رسول کے یہہ سلوک کئے یقین ہوا کہ مذہب تمھارا باطل ہی یہہ کہکر مجلس سے اوتہہ کر چلا گیا پھر لکھوتا یا ابن سعد محمد بن عبد الرحمن سے روایت کرتا ہی کہ ایک یہودی راس جالوت نام میرے سے ملا اور تذکرہ قتل حسین کا درمیان لاکر کہا میرے اور داؤد علیہ السلام کے درمیان ستر پشت گذرے ہین باوجود اسکے تمامی یہود تعظیم میری کرتے ہین افسوس ہی کہ تم مسلمان لوگ اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کئے عجب دین ہی تمھارا اور طرفہ مسلمانی ہی تمھاری القصہ بعد چند روز کے یزید پلید دو دمان مصطفی جگر گوشگان علی مرتضی نور چشمان فاطمۃ الزہرا کیتین اپنے لوگ ہمراہ دیکر مدینۂ منورہ کو روانہ کیا میر لشکر مرد مسلمان صاحب ایمان نیک سیرت تھا منزل بمنزل دل و جان سے خدمت کرتا ہوا اور ہر چیز سے خبر لیتا ہوا باوجہ احسن رفاقت دیا جب ستم کشیدگان جور و جفا مدینۂ منورہ کو پہنچے ساکنان مدینہ نالہ و زاری اور گریہ و سوگواری کرتے ہوئے استقبال اونکا کیے یہان تک کہ کوئی باقی نہ رہا جو روتا ہوا استقبال نہ کیا ابو جعفر طبری روایت کرتا ہی کہ جب اہلبیت

مدینہ مین داخل ہوئے ایک بی بی دودمان عبد المطلب سے باہزاران اضطراب و بصد سوز و تاب روتی ہوی
موے سر منتشر و پریشان اور گیسو پراگندہ اور آستین سے مونہہ چھپائی ہوی یہہ ابیات پڑھتی تھی ماذا
تقولون اذ قال النبی لکم ؛ ماذا فعلتم وانتم اخر الامم ؛ بعترتی و باھلی بعد
مفتقدی ؛ منہم اساری ومنہم قتلی ضرجوا بدم ؛ ما کان ھذا جزائی اذ نصحت
لکم ؛ ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحم ؛ خلاصہ اسکا یہہ ہی ای لوگ کل تم کیا جواب دینگے
سرور عالم کو اگر تم سے پوچھے کہ بعد میرے تم کیسا سلوک کئے میری اولاد سے بعضون کو اونسے قتل کئے
اور بعضون کو قید کئے اور جو مین تمکو نصیحت کیا سو اوسکی کیا یہی جزا تھی ابو مخنف عبد الرحمن بن عبید سے
روایت کرتا ہی کہ یہہ ابیات دختر عقیل کی پڑھی زبیر بن بکار نقل کرتا ہی کہ زینب بنت عقیل بن
ابیطالب یہہ ابیات جسوقت کہ اہلبیت مدینہ کو پہنچے پڑھی لیکن ابو بکر بن الانباری روایت کرتا ہی
کہ زینب دختر علی ہمشیرہ حقیقی حضرت حسین زوجہ عبد اللہ بن جعفر کی کربلا مین شہادت کے روز
پردہ خیمہ کا اوٹھا کر یہہ ابیات پڑھی واللہ اعلم **تنبیہ** جب جناب سید الشہدا شہید ہوا
ابن زیاد سر مبارک کو نزدیک یزید کے روانہ کیا اور جسد مبارک صحیح قول سے اوسی جا سے مدفون
ہوا لیکن سر مبارک کے دفن مین اختلاف ہی نزدیک اہل تاریخ اور اہل سیر کے یہہ بات ہی کہ

سرمبارک نزدیک یزید کے پہنچا محمد بن سعید روایت کرتا ہی کہ یزید سر مبارک کیتئین مدینہ کو روانہ
کیا عمرو بن سعید نایب مدینہ کا قبر مین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جنت البقیع مین دفن کیا
بعضے کہتے ہین کہ بعد چالیس روز کے شہادت سے ہمراہ جسم شریف کے کربلا مین دفن ہوا اور
ایک روایت سے شہر دمشق مین امام شعرانی اپنے طبقات مین لکھا ہی کہ دفن کئے سر مبارک
کو مشرق کے بلاد مین بعد اوسکے طالع بن زرنگ نایب مصر کا تیس ہزار دینار دیکر اس مبارک کو
مصر مین لاکر دفن کیا اور اوپر گنبذ باندھا اب مشہد حسینی اوس جگہہ کا نام مشہور ہی واللہ عالم
بحقیقۃ الحال **باب نہم** دربیان علامات وآثار کہ از قتل آن سید اخیار چشم عبرت
بین را نمودار کردید وانتقام حضرت قہار ذو البطش الشدید از اعدای امام شہید واظہار آثار قہر
عظیم بر زمین وآسمان کہتے ہین کہ جب وہ قوم ناپاک اس جفا وستم سے قتل امام کئے کوئی مخلوق
دنیا مین باقی نہ رہا جو حسین پر گریہ نہین کیا یہان تک آسمان خون رویا اور جنون نے نوحہ کئے
اور حسین بن ادریس ام سلمہ سے روایت کرتا ہی کہ سنی مین زنان جن کے نوحہ کیتئین غم مین حسین
کے ابو نعیم حبیب بن ثابت سے روایت کرتا ہی کہ ام سلمہ فرمائی جس روز کہ رسول خدا وفات
پایا نوحہ جن کیتئین سنی تھی پھر آج کی شب شاید فرزند میرا حسین قتل ہوا نوحہ جن کو سنی ہون

کہ یہہ پڑھتے تھے الا یا عین فاحتفلی بجھدٍ ومن یبکی علی الشہداء بعدی علی رھط

تقودہم المنایا الی متجبر فی ملک عبدٍ یعنی ہو سکے جتنا رو لے تو ای چشم

کون روویگا پھر شہیدون کو پاس ظالم کے کھینچتے لائی موت ای وای ان عزیزون کو پھر حضرت ام سلمہ نے کہا

نے اپنے لونڈی کو کہ تو گھر سے نکل کر پوچھہ اسنے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حسین شہادت پایا ابو جناب

کلبی نقل کرتا ہی کہ کربلا کے لوگ سنے ہین کہ جن یہہ ابیات پڑھکر نوحہ کرتے تھے شعر مسح الرسول

جبینہ فلہ بریق فی الخدود ابواہ من علیا قریش وجدہ خیر الجدود

اوس جبین کو نبی نے چوما تھا تھی چمک کیا ہی اوسکے چہرہ پر اوسکے مان باپ تھے قریش کے جان اوسکا

نانا جہان سے بہتر جب سید الشہدا شہید ہوا خالق بر حق قہر و عذاب اپنا ظالمون پر ظاہر کیا

جو لوگ کہ آنحضرت سے واسطے لڑنے کے آئے تھے یا راضی یا ساعی تھے سے در عراق و حجاز و شام و یمن

اون سبھون کو فنا کیا ذو المنن اونکو کے عذاب سے مارا کچھہ مین لکھتا ہون یہہ بیان اسی حدیث

ابن عباس روایت کرتا ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ایکروز جبرئیل امین طرف سے اللہ تعالے کے آیا

اور کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ بدلہ مین یحیی کے خون کے ستر ہزار کو قتل کیا ہون اور واسطے خون حسین کے

ایک لاکھ چالیس ہزار کو قتل کرونگا سے خون یحیی کے واسطے نے قتل کیا ستر ہزار کو مین قتل کے

مارونگا یں برای قتل حسین ایک لک وچالیس ہزار کو بے ین عامر روایت کرتا ہی کہ جب حسین شہید ہوا
ین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب ین دیکھا مجھسے فرمایا کہ ای عامر ابن عازب کو میرا سلام بول
اور یہہ پیام پہنچا کہ اللہ تعالی قاتلان حسین کو بیچ قعر جہنم کے سرنگون کردیا اور قریب تھا کہ سب اہل ارض
کو عذاب ین لیوے جب عامر خواب سے اوٹھا ابن عازب سے ظاہر کیا ابن عازب سنکر کہا کہ خدا اور
رسول سچہ فرمایا ہی ابن عساکر منہال ابن عمرو سے روایت کرتا ہی کہ کہا جب سر مبارک حسین کا دمشق
کو پہنچا وہان ین حاضر تھا اور ایک شخص کو دیکھا آگے سر مبارک کے سورۂ کہف پڑہتا جاتا تھا
جب اس آیت پر ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیتنا
عجبا یعنی کیا تو نے جانے کہ اصحاب کہف اور رقیم ہمارے نشانیون سے عجب تھے پڑھا تو حق سبحانہ
تعالی سر مبارک کو گویا کردیا اور زبان فصیح سے فرمایا کہ اصحاب کہف کے قصے سے میرا قصہ عجب ہی
کہ مجھے قتل کئے اور سر میرا لئے پھرتے ہین خلاصہ یہی ہی کہ اصحاب کہف کو ظالمون نے فقط ستایا تھا
اور امام کو اوسکے نانا کے کلمہ گویون نے پایمال مصایب کا کرکے شہید کیا اور سر کو نیزہ پر رکھکر شہرون
شہرون پھرایا اور اصحاب کہف جو سوکر بعد سالہای سال کے بولے تھے تو بھی زندہ تھے اور روح بدن
ین موجود تھی اور امام کے سر مبارک نے بدن سے جدا ہونے کے بعد کلام کیا تو درحقیقت جسقدر تعجب

امام کے قصہ مین ہی اوسنا اصحاب کہف کے قصہ مین ہنین بعد شہادت امام کے تین دن تک اندہیرا تھا
جب وہ کہل گیا تو اسمان سرخ ہو گیا اور سرخی ایسی تھی کہ سر بسر خون تھا اور سرروز سورج گہن
اسطرح کا ہوا کہ دوپہر کو تارے نظر آتے تھے اور ایک پر ایک توتتے تھے یہان تک کہ لوگون کو گمان ہوا
کہ آج ہی قیامت قایم ہوی دسوین تاریخ کو سورج گہن کا ہونا برخلاف عادت الہی کے ہی کہ دنیا
پیدا ہوی جب سے معمول یہہ ہی سورج گہن اٹھاویسوین یا اونتیسوین دین کو ہوا کرتا ہی یہہ جو دسوین
کو ہوا صرف اوسکا قہر تھا عیسی بن حارث کندی سے روایت ہی کہ جب حسین قتل ہوا دیکھا مین
کہ تابش آفتاب کی دیوارون پر ایسی سرخ تھی گویا سرخ چادرین اونپر بچھاے ہوے ہین اسیطرح سات
روز تک رہا بعضے کہتے ہین کہ تین مہینے تلک وقت طلوع آفتاب کے دیوارین ایسے سرخ نظر آتے
تھے گویا خون آلودہ ہین ابن سیرین سے روایت ہی جو سرخی کہ ہمراہ شفق کے نمایان ہوتی ہی آگے
شہادت حسین کے ہنین تھی ابن جوزی کہا کہ آسمان کی سرخی کا بہید یہہ ہی کہ جب کوئی
بشر غضبناک ہوتا ہی خون جوش مین آتا ہی اور چہرہ اوسکا سرخ ہو جاتا ہی حق سبحانہ تعالی
جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہی تو اوسنے اپنے غضب کے واسطے تمام آسمان کو سرخ
کردیا تا سبھون پر غضب اپنا ظاہر ہو حافظ ابو نعیم دلایل النبوۃ مین نضرۃ الازدیہ سے روایت

کرتا ہی کہ جب امام علیہ السلام شہید ہوا آسمان سے خون برسا جب صبح ہوی دیکھا مین کہ گھڑے اور برتن
خون سے بھرے ہوے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ آسمان سات دن تک ایسا خون رویا کہ اوسکے اثر سے
دیوارین اور عمارتین ہمرنگ لحاف گل انار کے ہوگئین تہین اور جو کپڑا اوس سے رنگین ہوا اوسکی
سرخی ٹکڑے ٹکڑے ہوتے تک نہ گئی علی الخصوص خراسان اور شام اور کوفہ پر بارش لہو کا ہوا جب
سر مبارک ابن زیاد کے مکان پر پہنچا در و دیوار سے اوسکے خون بہا ابی سعید سے منقول ہی
جس روز کہ امام ہمام شہید ہوا اوس روز تمامی دنیا مین جہان کہین کہ پتھر اوٹھایا گیا نیچے سے اوسکے
خون نکلا رقم طرازان آثار اور نقش پردازان اخبار ایسا لکھے ہین کہ قاتلان حسین انواع و اقسام
کے عذاب سے واصل جہنم ہوے بعضے قتل ہوے بعضے اندھے ہو کر مرے کوئی سیاہ رو ہوا اور کسی کی
خوک کی صورت ہو گئی غرض کوئی شخص قاتلان حسین سے باقی نہ رہا جو مبتلا ئے عذاب ہوا از آنکا
علیہ الرحمہ اور بے شبہہ سب وہ اہل جفا دیکھے خسران دنیا و عقبیٰ بعضون کا منہہ ہوا ہی
کالا بعضے اندھے ہوے بعضے ہر جدا بعضے آتش کے بیچ جل کے موے بعضے اونسے بشکل خوک
ہوے بعضے اوزمین سے ہو گئے ہین قتیل بعضے دولت کو کھو ہوے ہین ذلیل بعضے یون پیاس
سے ہوے بیتاب ہوتے ندی سے بھی تھے سیراب العطش العطش کا نعرہ بھرتے جاتے ہین جہنم کو

بہ سعرۃ سبط ابن جوزی روایت کرتا ہی کہ کوفہ مین ایک اندھا تھا پوچھا اوس سے کہ سبب نابینائی
کا کیا ہی کہا کہ جب لشکر حسین پر روانہ ہوا ہم دس شخص اوسمین شریک تھے لیکن مین شمشیر
کھینچا اور نہ تیر و نیزہ مارا جب امام قتل ہوا اور سر مبارک کو کوفہ کو لائے مین اپنے مکان کو آیا اوس وقت
آنکھ میرے روشن تھے اوس رات کو مینے سورہا خواب دیکھا کہ ایک شخص آکر کہا کہ رسول اللہ
تجھے طلب کئے ہین مینے کہا کہ رسول اللہ کو میرے سے کیا کام وہ شخص مجھے جبر کا اور ہات پکڑ کر کھینچا اور
گردن دیا ہوا نزدیک رسول خدا کے لیگیا دیکھا مین کہ بہت سے لوگ وہان جمع ہین اور رسول خدا
تشریف رکھتا ہی عمامہ سر پر بندھا ہوا اور آستین چڑہایا ہوا اور ہات مین شمشیر برہنہ اور
وہ نو رفیق اپنے وہان ذبح ہو کر پڑے ہوے تھے مین جاکر سلام کیا تو فرمایا کہ سلام و تحیت اللہ کی
تجھ پر نہ ہو ای عدو اللہ وای ملعون مجھسے شرم نہ کیا اور تہیک حرمت کی میرے کیا اور عترت
کو میرے مارا اور حق میرا نظر مین نہ رکھا مین نے کہا یا رسول اللہ مین کسی کو قتل نہین کیا فرمایا کہ
اگرچہ تو قتل نہین کیا لیکن اونکی فوج مین جاکر فوج کو اونکے زیادہ کیا من کثر سواد قوم
فھو منہم پھر ایک طشت کو دیکھا کہ سیدھے ہات پر حضرت کے دہرا تھا اور خون مبارک
امام علیہ السلام کا اوسمین بھرا ہوا تھا سرور عالم مجھے بیٹھنے کا حکم کیا مین روبرو حضرت کے

دوزانو بیٹھا اور آنحضرت ایک سلائی کو اوس خون سے آلودہ کرکے میری آنکھ مین پھرا دی
جب مین بیدار ہوا اپنے کو اندھا پایا صواعق محرقہ کے ترجمہ مین لکھا ہی کہ جو ورس لشکر یزید
مین تھا راکھ ہوگیا یہان تک کہ ایک قافلہ والے ورس بھرکے یمن سے عراق کو جاتے تھے
تھوڑی راہ مین اونکا اور یزید کے لشکر کا سات رہا یزیدیون کی شامت سے اونکی ورس
سب راکھ ہوگئی اور جو اونٹ کو ذبح کیا اوسمین سے آگ نکلتی تھی بیہقی جمیل بن مرہ سے
روایت کرتا ہی کہ پکڑ لیگئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسین سے پھر ذبح کیا اونکو
اور پکایا وہ گوشت ایسا کڑوہ ہوا جیسے اندراین کا پہل پھر اونکو کوئی نہ کھا سکا ابن اخضر
عترہ الطاہرہ کی کتاب مین ائمہ اہلبیت کے روایت سے بیان کرتا ہی اس حدیث کو کہ فرمایا
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ قیامت کے دن دختر پاک میری فاطمہ خون آلود کپڑے حسین
کے لیکر پایہ عرش کا پکڑی ہوی خدا سے فریاد کریگی اور کہیگی ای عادل قوی حکم کر درمیان
مین اور اوس شخص کے جو شہید کیا میرے فرزند کو پھر فیصلہ دیگا رب العزت طرف خاتون
قیامت کے الحاصل قہار ذوالبطش الشدید نے کسی کو اعدائے امام علیہ السلام سے نہ چھوڑا
کہ انواع واقسام کے عذاب سے نہ مارا پس یزید بدبخت تین برس ساڑھے آٹھ مہینے کے بعد بیند ربیع الاول

سن چونسٹھہ ہجری مین جسدن کہ اوس پلید کے حکم سے کعبہ کی بے حرمتی ہوئی اوسیدن شہر حمص مین
جو شام کے شہرون مین ہے چونتالیس برس کے عمر مین واصل جہنم ہوا اور جابتک نقرس کی بیماری
مین مبتلا رہا اور وقت مرنیکے خناق کلبی کی بیماری مین گرفتار ہوکر مو العنت اللہ علیہ پہر جو کوٹ
کوفہ کے امام علیہ السلام کو عرضیان لکھہ کربلائے تھے اور ساتھہ اونکا نہ دئیے بعد شہادت حسین
کے بہت سی ندامت کھینچے اس لئے سب ملکر یہہ تجویز کئے کہ جب تک کہ قاتلان حسین سے خون
کا بدلہ لینے مین ہم نہ مارے جاوین توبہ ہمارے جناب باری مین قبول نہ ہوگی جب یہہ تجویز مقرر
ہوئی سلیمان بن صرد کے مکان مین جمع ہوے اور کیفیت ندامت کی و عزم اسکے رفع کا
اور توبہ کا جو سابق مذکور ہوا عرض کئے اور سلیمان بن صرد کو اپنا امیر قرار دئے قریب ستر ہزار
آدمی کے اس بیعت مین شریک تھے تب سلیمان اپنے ہمراہیون کے ساتھہ جو کوفہ والے قریب بیس
ہزار کے تھے شام کے ملک کا قصد کیا کیونکہ ابن زیاد علیہ اللعنہ کی موت کی خبر سنکر کوفہ سے بہاگ کر
مروان سے جاملا تھا غرض جب سلیمان کوچ کیا پہلی منزل پر پہنچا تو سوائے چہار ہزار آدمی کے
کوئی باقی نہ رہا سلیمان یہہ حال دیکھکر اپنے لوگون سے مشورت کیا تمام بالاتفاق عزم شام
مصمم کئے اور لقب اپنا جیش التوابین مقرر کئے پھر وہان سے آگے روانہ ہوے اور ادہر سے

ابن زیاد تیس ہزار آدمی سے نکلا اور عین وردہ مین ہر دو لشکر کا مقابلہ ہوا پھر دونو گروہ مین خوب لڑائی ہوی اوسوقت سلیمان بن صرد نے خطبہ پڑا اور لوگون کو واسطے جنگ کے ترغیب دیا پھر تو کوفہ والون نے اچھی مردی و مردانگی کر کر بہتون کو قتل کیا قضارا اس عرصہ مین سلیمان بن صرد شہید ہوا مسیب بن نجیہ نے علم لیا اور بڑا جنگ کیا یہان تک کہ جان سے مارا گیا اوسوقت عبداللہ بن سعد نے رئیس ہوا اور خوب لڑائی کی آخر وہ بھی مارا گیا بعد اوسکے عبداللہ بن وال سردار ہوا اور دشمنون پر حملہ کیا اور اون لوگون کو کہ جو اوسکو گھیر لیا تھا متفرق کر دیا اور شہید ہوا بعد اوسکے رفاعہ بن شداد علم لیا ایسے مین شام ہوئی لڑائی موقوف رہی رات کو کوفہ والے اپنے ملک کو بھاگ گئے اہل شام جو تلوار اہل کوفہ کی مشاہدہ کئے تھے اور بہت سے قتل ہوے تھے تعاقب اونکا نہ کئے اس اثنا مین مختار ثقفی امام حسین کے خون کا بدلہ لینے تیار ہوا پھر اہل کوفہ اسکے ساتھ ہوے پھر کہا مجھے قسم ہے خدا کی جب تلک امام حسین کے قاتلون سے زمین کو پاک نہ کرون کھانا پانی سیر نہ کھاؤن پھر تو لوگون نے امام حسین کے قاتلون کو جستجو کر کر پکڑ کر قتل کرنے لگے شمر لعین مختار کے خوف سے بصرہ کو بھاگا تھا مختار کے لوگون نے اوسکو پکڑ کر قتل کئے اور گھوڑون کے سمون سے جسم ناپاک

اوس خبیث کا ٹکڑے ٹکرے کر دئے پھر مختار اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامی حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہی اوسنے کہا کہ خانہ نشین ہی مختار نے کہا
کہ اب کیونکر حکومت رے سے دست بردار ہوکر گھر مین بیٹھا امام حسین کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی
نہ اختیار کیئی بعد اوسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اوسکے بیٹے کی گردن مارین اور اونکے سرون کو حضرت
محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکۂ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا اوسکو
جہان پاؤ مار ڈالو یہہ حکم سنکے سب کوفہ والے بصرہ کو بھاگے اور لشکر مختار نے اونکا تعاقب کیا
جسکو پایا مار ڈالا اور اوسکے لاش کو جلا دیا اور اوسکا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کرکے
مختار پاس لائے اوس نے پہلے اوسکے ہات پیر کاٹ ڈالے پھر اوسکو سولی پر چڑھایا اور اوسکے بدن کو
آگ مین جلا دیا صواعق محرقہ مین لکھا ہی مختار نے چھے ہزار کوفہ والون کو جو شریک امام حسین کے
قتل مین تھے طرح طرح کی عذاب کرکے مارا جب مختار نے ابن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اونکے
ہمراہیون کو قتل کرچکا عبید اللہ بن زیاد کی فکر مین پڑا اور ابن زیاد اون دنون طرف موصل کے
جا رہا تھا اور اوسکے سات تین ہزار سوار اور پیادہ تھے مختار نے ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ
کرکے ابن زیاد کے مقابلہ پر بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہنچا ابن زیاد نے دریا کنارہ

پندرہ کوس پر موصل سے اوس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوی ابراہیم اپنے لوگون

کو ترغیب کرتا تھا کہ ای لوگو ابن زیاد فرزند کو رسول اللہ کے قتل کیا ہی آج اللہ نے تمکو اوس سے

لڑنے کی قدرت دی پھر تم اوس لعین کو جیتا چھوڑو کیونکہ وہ ملعون ایسا کام کیا جسکو فرعون نے

بنی اسرائیل کے حق مین نہ کیا یہہ بور زیادہ خبیث ہی جو حسین کو تشنہ لب شہید کیا اور اہلبیت کو

پانی سے ترسایا اب تم اوسکے لہو سے زمین کو سرخ کردو اور اوسکے جسم ناپاک پر اپنی تلوار کو امتحان

کرو ابراہیم کے کہنے سے لوگ خوب لڑے چنانچہ قریب وقت شام کے لشکر ابن زیاد کو شکست دئے

اور ابراہیم نے ابن زیاد کو دو نیم کیا جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جس کسیکو فوج

مخالف سے پاوین زندہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالے ابراہیم نے سر ناپاک کیتین ابن زیاد

کے مختار پاس کوفہ مین بھیجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفہ مین پہنچا مختار نے دار الامارۂ کوفہ مین محفل کو

آراستہ کرکے کوفہ والون کو جمع کیا اور سر ناپاک ابن زیاد بدنہاد کا منگواکے کہا ای اہل کوفہ

دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام کا ابن زیاد کو زندہ چھوڑا تاریخ کے کتابون مین لکھا ہی

کہ مختار کے لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہہ واقعہ سن سین ست ہجری مین چھے برس واقعۂ

کربلا کے بعد عاشورہ کے دن واقع ہوا ترمذی کی صحیح روایت مین وارد ہی کہ جب ابن زیاد

اور اوسکے سرداروں کے سر مختار کے پاس لا رکھے یکایک سانپ ظاہر ہوا لوگ اوسے دیکھکر ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبد اللہ بن زیاد کے سر پاس آگے اوسکے نتھنی مین گھسا اور تھوڑے دیر کے بعد اوسکے منہہ سے نکلا پھر اوسکے منہہ مین گھسا اور نتھنی سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کیا پھر غایب ہو گیا بعد مختار نے حکم کیا کہ ان بے دینون کے سرون کو جس جا پہ کہ جناب حسین کا سر نصب کئے تھے لٹکاوین ترمذی کی روایت مین ہے کہ جب سرون کو نیزون پر لگائے سانپ ایک آیا اور ابن زیاد کے نتھنی مین گھسا بعد تھوڑے وقت کے منہہ سے نکلا اسیطرح تین بار کیا بندۂ مغموم کہتا ہے کہ ممکن ہے یہہ واقعہ دو بار ہوا ہو الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور قیس بن اشعث کندی اور خولی اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوے اور اونکے لاشین اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندے گئے کہ ہڈیان چورہ چورہ ہو کر خاک سے برابر ہوے پھر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا بعد ہر نہج سے مضمون اوس حدیث کا جو امام حسین کے عوض مین ایک لاک چالیس ہزار شقی کے مارنیکا وعدہ منتقم حقیقی کیا ہے کر کے آئی ہے سو ظہور مین آیا باب دہم دربیان حزن و غم بماتم آن امام دو عالم دربیان

دو فصل است **فصل اول** در فضیلت اندوہ وبکا از تذکر احوال سیدالشہدا جاننا چاہیے
کہ محبت اہلبیت کی موجب بہتری دارین اور صفائی ایمان کی ہی اور جناب سید الشہدا امام حسین
علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام اور اونکے ہمراہیون کے مصیبتون کو یاد کرکے غم کرنا اور رونا اور
اوسکے دوسترنکو رولانا دلیل اونکے محبت کی اور پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور بزرگان دین کی ہی کیا واسطے کہ ان سبھون نے ماتم مین اوس جناب کے بہت گریہ
وزاری کیئے ہین چنانچہ بعضے روایات اوسی واقعہ شہادت کے بیان مین ذکر کیئے گئے ہین اور کچھ
یہان بھی ذکر کرتا ہون صاحب حیوۃ الحیوان لکھا ہی کہ کان ای زین العابدین کثیر البکاء
فقیل فی ذلک قال ان یعقوب علیہ السلام بکی علی فقد یوسف حتی
ابیضت عیناہ ولم یتحقق موتہ فکیف لا ابکی وقد رایت بضعۃ
عشرۃ رجال من اہلی قد ذبحوا فی یوم واحد یعنی جناب امام زین العابدین اکثر
گریہ کیا کرتے تھے بعضون نے حضرت سے سبب رونیکا دریافت کیئے تو فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام
نے بسبب گم ہونے یوسف علیہ السلام کے اتنا گریہ کیا کہ بینائی جاتی رہی حالانکہ مرنا یوسف کا
متحقق نتھا پھر مین کیون نہ رؤون حالانکہ دیکھا ہون مین اپنے لوگون کو کہ ایکروز مین ذبح ہوئے

اور مولانا محمد باقر آگاہ کہ مقتدائے وقت اور محقق بے نظیر تھا ریاض الجنان مین اس مقدمہ کو بخوبی لکھا ہے
اور داد محبت اہلبیت کی دیا ہے چند ابیات اوسکے نقل کرتا ہون **ابیات** بول گئے ہین سب
اہل علم و خبر ٭ کہ محرم کے ماہ کے اندر ٭ خاص دسوین کو او سکے ای شایق ٭ سب مسلمان پر ہی یون
لایق ٭ کہ مصیبت حسین کی کریاد ٭ دلکو اندوہ سے رکھین ناشاد ٭ مثل ابر بہار گریہ کرین ٭
سینہ اس ماتم والم سے بھرین ٭ ہووین کرباد اوسکے سوز و گداز ٭ آیت انا للہ سے دمساز ٭
شیخ ابن حجر کہ نامی ہے ٭ علما مین بڑا گرامی ہے ٭ شرح ہمزیہ مین وہ مغز دو ٭ نیچ اس بیت کے لکھا اس
طور ٭ فابکھم ما استطعت بالتعویل ٭ انہ فی مصابھم لقلیل ٭ رونوای لایق
خطاب بہت ٭ جتنے رونیکی تجکو ہی طاقت ٭ اقتدا کرکے تو یہ سب بات ٭ اور روح الامین
وحید رہمات ٭ یعنی تینو یہ رو رہے ہین بسیار ٭ اور کر اقتدا کل خیار ٭ کیون نہ ہوویگا دل
تیرا مغموم ٭ یہی ارکان دین پہ ایسی دھوم ٭ حرمت مصطفی کو توڑے ہین ٭ پر والملت کا اوسکے
چھوڑے ہین ٭ اوسکے اولاد کو کئے ہین قتیل ٭ اس تشدد سے وہ گروہ ذلیل ٭ کر بھو بتیون کو اوسکے
اسیر ٭ اسطرح لیگئے ہین شام کے دہیر ٭ بس ندت کے سر بسر انوار ٭ کردئے زایل ان سبھون
کو مار ٭ اون اماماں دین کو کر معدوم ٭ منعدم کردئے نبی کے علوم ٭ زہد و تقوی کو اوسکے

کھوئے ہین تخم جہل وضلال بوئے ہین سب کالون کو اونکے وہ ازرال مارکر اونکو کردے
پامال نقش دین کو مٹادے یکسر رونق اوسکی گھٹادے یکسر ملت مصطفیٰ کو کر برباد کئے
اعدا کا اوسکے خاطر شاد بہنگے یہہ سب مصیبتین ایسے کہ کہین نہین صعوبتین ویسے بلے زرد
ہی حق سبھون کے اوپر کہ کرین اوسپہ حزن وغم یکسر آپ اس غم سے ہو سدا دل چور کرین
اورون کو اوسپر مامور لیک نوحہ سے احتراز کرین سینہ کوبی اور نہ من کو دھرین
کعب الاحبار سے روایت ہی کہ کتب آسمانی مین اس امت پر گذرینگے سو مصیبتون کا ذکر ہی
لیکن امام حسین کے شہادت کے مانند کوئی مصیبت نہین ہی کیا واسطیکہ اس غم مین آسمان
روویگا اور جہان مین تاریکی ہوگی لوگ کہے آسمان کسی کے غم مین رویا سو ہم نہین سنے
کعب فرمایا ان قتل الحسین لامر عظیم یعنی حسین کا قتل بہت بڑا کام ہی اسے غم مین
آسمان روویگا اور اہلبیت کے مصیبتون پر غم کرنے کے فواید مین احادیث بھی وارد ہوئے ہین
چنانچہ ایک حدیث جواہر العقدین مین امام احمد سے روایت کیا ہی یہان نقل کرتا ہون حدیث
من دمعت فینا دمعة او قطرت فینا قطرة اتاه الله وفی روایة
بواه الجنة یعنی جو شخص کہ ہمارے غم مین ایک قطرہ روئے یعنی تھوڑا بھی غم کرے اللہ تعالیٰ

اوسکو بہشت عطا کریگا اور اکثر ائمۂ و بزرگان دین اس غم مین مرثیے فکر کر کے نقد خوبی دارین حاصل
کئے ہین چنانچہ کمیت رضی اللہ تعالی عنہ ایک مرثیہ کہ بیچ سوز و گداز کے لاثانی ہی فکر کر کے جناب
مین امام جعفر صادق علی جدہ و علیہ الصلاۃ والسلام کے عرض کیا حضرت اوسکو سنکر بہت گریہ کیا
اور بمرتبہ کمال بیقرار ہوا بعد سحال کے واسطے بخشایش گناہ کمیت کے اور خوبی دارین اوسکے دعا فرمائی
علامۂ فہامہ حافظ جلال الدین سیوطی شرح صدور مین نقل فرماتا ہی کہ جب کمیت رضی اللہ
تعالی عنہ اس جہان فانی سے رحلت فرمایا ثور بن یزید شامی اوسکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ
اللہ تعالی تیرے سے کیا کیا کمیت کہا کہ اللہ تعالی مجھے بخشا اور ایک کرسی پر مجھے بٹھلا کر واسطے
پڑھنے اشعار کے حکم کیا مین ایک قصیدہ پڑھا اوس مین تعریف آل پاک کی ہی اللہ تعالی فرمایا
کہ تحقیق بخشا مین تیرے تئین بسبب صدق تیرے بیچ حق میرے مقبولان کے اور قیامت تک یہ
قصیدہ جتنا پڑھا جاویگا عوض مین ہر یک بیت کے یک مرتبہ تجھے عطا کرونگا دیکھا چاہئے محبت
اہلبیت کی اور غم اونکے مصیبتون کا اور کہنا مرثیہ کا کیا کچھ مرتبۂ اعلی رکھتا ہی اللہ تعالی ذرین میر
کیتین محبت آل پاک کی عطا کرے بندہ مغموم مانند اوس مور کے کہ واسطے سلیمان علیہ السلام
کے پای ملخ ہدیہ لیگئی تھی ایک مرثیہ باوجود عدم قابلیت کے اس مقام مین لکھتا ہی اگر ایک

حرف بھی درجہ قبولیت کا پیدا کرے تو واسطے شرف کونین کے کافی ہی **مرثیہ** کیا شجاعت
ہی شجیعان عرب کی واللہ ؛ لاکھ کے فوج پہ آتا ہی مدینہ سے شاہ ؛ اگرچہ تھوڑے ہین جوانان عرب
اب ہمراہ ؛ ایک سے ایک بہادر ہی خدا ہی آگاہ ؛ سامنے اونکے اگر کوہ بھی ہو تو ملجائے ؛ ایک
ہی حملہ مین یہہ گاو زمین ملجاوے ؛ اون جوانون مین کئے ہینگے علی کے فرزند ؛ اور دو سید شہدا کے
جگر کے پیوند ؛ حسن و جعفر طیار کے دو دو دلبند ؛ اور علی کے تھے برادر کے پسر اونمین چند ؛ الغرض وصف
دلیری مین تھے لاثانی سب ؛ تھے وہ ہفتاد و دو تن سب کو شہادت کی طلب ؛ واہ کیا خوب
وجاہت یہہ جوانون کو ملی ؛ کوئی ہمشکل نبی ہی کوئی ہمشکل علی ؛ شان کیا اونکی بیان کیجئے ہی
سب پہ جلی ؛ پاک کی حق نے اونہین اور ہین سب حق کے ولی ؛ یہہ تو اولاد علی ہین اور ہین
اولاد بتول ؛ شان مین جنکے ہوی آیت تطہیر نزول ؛ ایسے ایسون کو لے ہمراہ وہ سرتاج عرب ؛
دشت کربل مین صف آرا ہوا با جوش طرب ؛ دیکھکر حور و ملک جن و بشر سب کے سب ؛
آہ و زاری سے لگے کہنے بصد رنج و تعب ؛ مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل و جان باد فدایت
چہ عجب خوش لقبی ؛ فوج اسلام کو اسطرح سے دیکھ اہل ستم ؛ جا کے آگے عمر سعد کے جو تھا ظالم ؛
لگے گھبرا کے یہہ کہنے کو بچشم پرنم ؛ پاؤن تکتے نہین اس جاے کدھر جائین ہم ؛ پہلوانان

عرب ابتو ادھر آتے ہین ٭ سب کے سب ہمکو بہادر ہی نظر آتے ہین ٭ کوئی عمامۂ احمد کو رکھا ہی
سر پر ٭ اور کسی شخص کی ہی پشت پہ حمزہ کی سپر ٭ ذو الفقار اسد اللہ سے ہی کوئی زیب آور ٭
پہنا عباس نے عباس کا خود و بکتر ٭ تو کیا ہی یہہ جماعت کو بہت اکمل ٭ اور ختم آئینہ شجاعت
کیا از روز ازل ٭ کون ہی اونکے مقابل موجہان مین ایسا ٭ واسطے اونکے کیا کون و مکان حق
پیدا ٭ نعمت سر آلہی کا ملا اونکو مزا ٭ عشق معبود سے اونکا ہی بھرا سر تا پا ٭ سید احمد
مرسل کا پسر ہی شبیر ٭ کسطرح اوس سے کرین ہمنے بھلا ایسے شمشیر ٭ عمر سعد کہ تھا مکر مین
ابلیس اطوار ٭ سب کو سمجھایا کہ تم فکر نہ کرو زنہار ٭ یہہ تو تھوڑے ہین جوانان مار لو اونکو ٭ کیا
جنگ جو اونسے کرے پائیگا وہ کے دینار ٭ تم سے کوئی بھی اگر شاہ کا سر لاویگا ٭ آفرین اور بہت
خلعت و زر پاویگا ٭ پھر سبھی سعد جنگ ہو آئے شہ پر ٭ گھیرے سب اوسکو خدا سے
نہ کئے خوف و خطر ٭ لگے ہر طرح سے پہنچانے شہ کو ضرر ٭ ازرق و شمر یہہ کہتے تھے بہت دیکھ ادھر
آج فرزند علی ہمسے تو بل کرتے ہین ٭ اسکے ہم بدلے مین کیا دیکھے کل کرتے ہین ٭ بند کئے ساقی کوثر
کے اوپر راہ فرات ٭ ایک قطرہ نہ دئے پانی وہ ظالم ہیہات ٭ اسطرح سے کئے اوس
پہ جفا دو دن رات ٭ دیکھکر جن و ملک ملنے لگے اپنے ہات ٭ ایک تو نالے وحش دوسری تشنہ

دہنی ؛ تسپہ اعدا کی علاوہ ہوی شمشیر زنی ؛ ۱۱ آہ کیا تیغ سے بیداد کے ظالم خونخوار ؛ منعدم کردئے
سب شہ کے برادر اور یار ؛ راہ مین حق کے فدا جب ہوے شہ کے دلدار ؛ گھیر کر اوسکو کئے
قتل وہ ظالم کفار ؛ جب چلی تیغ ستم حلق پہ اوس شاہ کے آہ ؛ تھم گیا عرش و فلک لوح
و قلم بھی واللہ ؛ ہی ۱۲ یہہ کیا رفرا لہی کہ علی کا دلبر ؛ راکب دوش نبی اور حسن کا ہمسر ؛ پسر شیر
خدا فاطمہ کا لخت جگر ؛ خاک آلود زمین پر ہی پڑا ہو نلے سر ؛ سر کو نیزہ پہ لگائے ہین ستمکارون
نے ؛ آہ کیا ظلم مچائے ہین جفا کارون نے ؛ ۱۳ شہدا جتنے تھے یہہ حال تھا سبکا یکسر ؛ سیکرون
زخم تھے شمشیر کے اور تیر و تبر ؛ جیسے قرآن مین ہوتے ہین عیان زیر و زبر ؛ یکبیک اہل حرم
کی جو پڑی اونپہ نظر ؛ منہہ مدینہ کے طرف کر کہے با آہ و فغان ؛ یا [illegible] یہہ مصیبت ہی ذرا دیکھہ یہان
۱۴ یکطرف سید شہدا کا پڑا خاک پہ تن ؛ خاک آلود پڑا ایکطرف ابن حسن ؛ یکطرف اکبر و اصغر
ہین پڑے تشنہ دہن ؛ خاک کربل پہ کھلا آل کا ہی ترے یہہ چمن ؛ بسملون کا ہی یہان کیسا
نمایان بازار ؛ دیکھین کس کس کو بھلا چارون طرف ہی ۱۵ گلزار ؛ یہہ وہی ہی کہ تو کہتا تھا
جسے نور العین ؛ گر وہ ہوتا تھا خفا تجکو نہ پڑتی تھی چین ؛ تشنہ لب ہو کبھی آیا جو ترے پاس حسین ؛
رکھتا تو اپنی زبان اوسکے دہن کے مابین ؛ دیکھہ یہہ ظلم تو اب کیسا کئے ہین اعدا ؛ تیغ کے

آب سے سیراب کئے اوسکا گلا ؛ ١٦ تو مباہل کو گیا تھا جو اوسے لے بردوش ؛ گہر کیا رکی گھبرا کے ہوئے سب

روپوش ؛ سب نصاری بھی ہوئے ڈر سے تیرے حلقہ بگوش ؛ لشکر شام کے ایمان کا ہی یہہ جوش

و خروش ؛ ١٧ اسطرح ظلم کا سامان کئے اوسپر برپا ؛ جس سے تا حشر کرین ارض و سما واویلا ؛ تیرے

پہلو مین شب و روز تھا اوسکا بستر ؛ تھا کبھی مہر نبوت سے تیرے وہ ہمسر جبکہ تھا لخت جگر

کا تیرے وہ لخت جگر ؛ واسطے اوسکے کیا طیب و طاہر تو نذر ؛ آج بے سر ہو یہان خون مین ہی ترپا

حسین ؛ ہی نواسا تیرا حیدر کا یہہ بیٹا ہی حسین ؛ ١٨ ہاے کیا عابد بیمار پہ ہی رنج و الم ؛ دیکھے ہات

اوسکے مہار شترانت کو بستم ؛ لے گیا وہ ہمین اونٹون پہ تھا وہ اظلم ؛ طرف شام اوٹھائے

ہین مسرت سے قدم ؛ اونکا سب کینہ نہان آج ہوا ہی ظاہر ؛ یا نبی پہر خدا دیکھہ یہان ہو

حاضر ؛ ١٩ کیا کرین آپ سے ہم حال تباہی کو بیان ؛ حد سے افزون ہی یہان مادر قاسم گریان

شہربانو کا ہوا حال تبہ بے پایان ؛ سب کا ہی حال بھی زخم جگر ہی خندان ؛ ہی سکینہ بھی یتیمی سے

بہت زار و نزار ؛ کہتی ہی بابا کہان مجکو بتا دیکبار ؛ ٢٠ بس اے معموم کہ اس غم کی نہین تاب و توان ؛

سنگ خارا کا جگر ہو گیا کل آب روان ؛ اس الم سے ہی شب و روز فلک سرگردان ؛ گیا ہی

طاقت تیری اس غم کا کرے کچھہ بھی بیان ؛ اس بیان مین ہی زبان جن و بشر کی سب لال ؛

کونسا دل ہی کہ اس غم سے نہیں ہی پامال **فصل دوم** دربیان حکم لعن بر یزید پلید

واقف ہونا ان امام شہید چاہئے کہ اکثر علمائے اہل وسنت وجماعت یزید پلید پر لعنت کئے ہین

اور کلام خدا سے بھی اوسپر لعن ثابت ہی کیا واسطے کہ جس گناہ پر اللہ سبحانہ تعالی نے لعنت

فرمایا ہی وہ گناہ اُس سے صادر ہوی یعنی ظالم تھا اور رحم مصطفی کو قطع کیا اور جب قتل

امام حسین اور ہتک حرمت اہلبیت سے فارغ ہوا تو اس غرور سے اوسکی شقاوت اور

قساوت اور بھی زیادہ ہوی چنانچہ زنا اور لواطت اور بہائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ

منہیات شرعیہ کو اوسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا او مسلم بن عقبہ کو بارا ہزار یا بیس ہزار

آدمیون کے سات واسطے تاخت وتاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اوس شہر مطہر کے

رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہی اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت او

عوام الناس لڑکے ملاکر دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید ہو گئے اور لڑکون کو بندی کر لیا

اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا گھر

لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھی چنانچہ گھوڑون نے منبر انور اور قبر شریف

کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے

مشرف نہوے فقط سعید بن مسیب دیوانہ بنکے وہان حاضر رہا اور کیا کیا کچھہ اعمال قبیح اوس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کئے کہ زبان قلم کی تفصیل سے اوسکے عاجز ہی اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پہترون سے بہر گیا اور ستون مسجد الحرام کے توت گئے اور لباس خانۂ کعبہ کو جلا دیا کہتے ہین جب اتنے لباس اور وہان کے رہنے والے نہایت ایذا وہراس مین تھے بالجملہ وہ بدبخت تین برس سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کرکے داخل جہنم ہوا ایسے پر کیونکر لعنت خدا کی نہ ہوگی اور زبان خامۂ عیب سے بہی اوس پر لعنت ہوی چنانچہ منصور بن عمار اور ابو نعیم روایت کرتا ہی کہ جب وہ اشقیا سر مبارک امام علیہ السلام کا لیکر طرف شام کے روانہ ہوے پہلے منزل مین ایک دیر کے پاس اترے اور شراب خواری مین مشغول ہوے اس عرصہ مین دیوار پہت گئی اوسمین سے ایک ہات نکلا اوس ہات مین آہنی قلم تہا پہر خون سے اوس دیوار پر لکہا شعر اترجوا امة قتلت حسینا شفاعة جده یوم الحساب یعنی شبیر کے قاتل کیا فردا قیامت مین امید بہی رکہتے ہین نانا کے شفاعت کی اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ جب سر مبارک کو مع اسیران اہلبیت یزید پاس لے چلے پہلے منزل مین ایک دیر مین جا اترے دیکہے تو اوسکی دیوار کے پتہر پر یہہ بیت لکہی ہوی ہی ایک شخص نے راہب سے پوچہا کہ یہہ بیت کس نے لکہی اوسنے کہا کہ مین اتنا جانتا ہون کہ یہہ بیت اس دیوار پر تمہارے

بنی ہے پانچ سو برس بیشتر سے لکھی ہوئی ہے جو لوگ کہ یزید پر لعنت کئے ہین تفصیل اونکی مولوی تاج آگاہ
شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی سو یہہ ہے ابیات جو کئے لعن بر یزید ذلیل ؎ اونکے نامون کی سن تو اب
تفصیل ؎ اول اون سبکے ام سلمہ پاک ؎ زوجۂ خاص صاحب لولاک ؎ کئی ہے بگمان وہ با صفوت
قاتلان حسین پر لعنت ؎ اور ابن زبیر سن یہہ خبر ؎ پڑھکے خطبہ کیا ہی لعن اوپر ؎ اور بعد اونکے
احمد حنبل ؎ مقتدائے جہان بہ علم و عمل ؎ بو الحسن وہ مقدس عالی ؎ جو تھا مثل امام غزالی ؎ اور خلال اور
ابو یعلی ؎ اور ابو بکر بو الحسین اعلی ؎ عضد الدین اور سعد الدین ؎ اور سیوطی فخر اہل یقین ؎ خاص کر
ابن جوزی اوحد ؎ لکھا اسمین رسالہ مفرد ؎ سب یہہ جایز رکھے ہین لعن یزید ؎ لائے اوسپر کئی
دلیل سدید ؎ میرزا بو سعید پاس ای یار ؎ عارف جام آیا تھا یکبار ؎ اور ملا مزید بھی تھا وہان ؎
پوچھا ملا سے بادشاہ زمان ؎ کیا تو لعن یزید مین کہتا ؎ وہ کہا نہین ہی لعن اوسپہ روا ؎ شیخ عارف
سے پوچھا سلطان تب ؎ آپکا اسمین ہیگا کیا مذہب ؎ کہا سو لعن ہی بحال یزید ؎ بعد اوسکے ہی
صد دگر بر مزید ؎ الحاصل بعضے علما یزید کا نام لیکے لعنت کرنے مین توقف کئے ہین لیکن بالاتفاق
قاتلان حسین پر لعنت کئے ہین **ابیات آگاہ** ورنہ بے قید نام ای دمساز ؎ ہیگی لعنت
بالاتفاق جواز ؎ یعنی اوس شاہ دین کے قاتل پر ؎ اور جو ساعی تھا اوسکے قتل اندر ؎ یا ہوا اوسکے قتل

ے خوش رہی و العنت اون سبھون کے اوپر۔ **خاتمۃ الکتاب** در مناجات بجناب مجیب الدعوات و استدعاے حاجات کونین از درگاہ قاضی الحاجات **نظم** الٰہی ہو مین عصیان مین گرفتار۔ فریب نفس سے بس ہون گرانبار۔ غریق بحر عصیان ہون سراسر۔ بجز تیرے نہین مجکو یاور۔ نہین مجھ پاس نیکی کی بضاعت۔ ولیکن تجھسے ہی امید رحمت۔ کرے ہی نفس ملعون حیلہ اندیش۔ بجز مکر و دغا کچھ نہ دریش۔ بدست نفس کافر کیش خونخوار۔ گرفتارم گرفتارم گرفتار۔ بجز جرم خطا ای رب اکرم۔ نہین گذرا کوئی ساعت کوئی دم۔ پشیمان ہو نہین اب جرم و خطا سے۔ رکھا امید ہون تیری عطا سے۔ توئی معبود ہی غفار و ستار۔ توئی رحمان گنہ بخش گنہ گار۔ تیرا ای فضل واسع ای خداوند۔ مجھے بخشش کی ہی امید صد چند۔ الٰہی یا غفور اسمت شنیدم۔ گنہ رست شادی ہرگ دیدم۔ نہین مجہ پاس کچھ نیکی کے اعمال۔ وسیلہ یک رسول اللہ کی آل۔ لکھا ہی بندہ مغموم دل سوز۔ یہہ حال آل اطہر کو بصد سوز۔ تصدق سے شفیع المذنبین کے۔ اور اوسکے اہلبیت طاہرین کے گناہون کو میرے تو بخش یارب۔ زکہ اعمال پہ ہرگز نظر اب۔ نہین اسکے سوا خواہش مجھے غیر۔ میرا ہو خاتمہ ایمان پہ بالخیر۔ غلامون مین ہو اونکے حشر میرا۔ محبون مین تو اونکے دے مجھے جا۔ ہوس دنیا کی ہرگز دے نہ مجکو۔ محبت ہی مین رکھ اپنے مجھے تو۔ اور اس نامہ کو کر مقبول دلہا۔ کہ ذکر آل اطہر

ہی سراپا، نہ چھپتا ہون کہ یہہ نامہ ہو مشہور، ولے تیرے اجابت سے نہ ہو دور، اسی امید پر لکھا ہی خامہ

تیرے آوے قبولیت یہہ نامہ، محبان رسول و آل اطہر، رکھو ان نامہ کو تم حرز جان کر، لکھا ہون مین

مفصل حال شہ کا، نہین ہی جھوت کو دخل اسمین اصلا، کرینگے تم یہہ نامہ پر نظر جب، کرو مغموم

کو یاد از پے رب، کہ یعنی جب تک اس دنیا مین ہی او، دعاے خیر اوسکے حق مین کیجو، کرے پدرود جب

اس جہان کو، پڑہو تم فاتحہ اخلاص پر دو، اگر اسمین خطا دیکھین کسی جا، کرین اصلاح رکھ منت سراپا

بحمد اللہ یہہ مجموعۂ پاک، ہوا آخر بلطف شاہ لولاک، تحیات و سلام رب اکبر، بروح مصطفی

و آل اطہر، اللہم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد و بارک و سلم

## تاریخات اختتام

### لمؤلفہ

| | |
|---|---|
| یافت اتمام این کتاب الم | چون ز تائید سید الشہدا |
| کرد مغموم جستجوی سنش | داد دریای غم سروش ندا |

از حافظ سید حسن صاحب قادری تہنیت

| | |
|---|---|
| ماجرای حسین صلی علیہ | آن جگر گوشۂ بشیر و نذیر |

چونکہ موسی رضا بہ تفصیلش ‌ ‌ ‌ به بیان بلیغ زد تحریر

رقت و سوزش از ادب مقرون ‌ ‌ ‌ لفظ او با فصاحت تقریر

خواستم بہر یادگار زمان ‌ ‌ ‌ سال تاریخ او کنم تسطیر

از سر درد ہاتف غیبم ‌ ‌ ‌ گفت حال شہادت شبیر ۱۲۶۵

## ولہ

موسی رضا کہ سید ذوالجود والکرم ‌ ‌ ‌ نسبت ز اہل بیت باو مستقل رسید

ہر گہ ز آبیاری اشک غم حسین ‌ ‌ ‌ از باغبان خامۂ او این چمن دمید

ہر حرف او گلیست ز خونابۂ جگر ‌ ‌ ‌ ہر سنبل سطور ز آہ و فغان کشید

ہمت پے تفحص سالش گماشتم ‌ ‌ ‌ در دہر یادگار بود تا ازین نشید

ناگہ بگوش ہوش حسن از سر الم ‌ ‌ ‌ غمنامۂ حسین ز گردون ندا رسید ۱۲۶۵

## از سید علی محمد صاحب بسمل

جناب حضرت والای مغموم ‌ ‌ ‌ جو بحر فیض و نیسان کرم ہے

جہان میں ہر طرف علم و عمل سے ‌ ‌ ‌ ز بس نام اوسکا مشہور عالم ہے

کیا جب یہہ کتاب درد اتمام
کہ ہر یک حرف اوسکا پر الم ہے

سنا جسنے یہہ حالات غم اندوز
حزین اندوہگین و چشم نم ہے

ترپ جون ماہی نلے آب بسمل
کہا تاریخ اوسکی بحر غم ہے
۱۲۶۹

**از خواجہ حاجی سید محی الدین صاحب**

حال فرزند شفیع خلق کرد
چون رقم سید علی موسی رضا

بودم اندر فکر سالش ناگہان
گفت ہاتف داغ آل مصطفی
۱۲۶۹

**از سید درویش صاحب قادری مخلص**

سید و فاضل علی موسے رضا
بندۂ مقبول درگاہ خدا

از کمالات شریعت نامور
اندر اصحاب طریقت مقتدا

در شجاعت رستم و حاتم بفیض
ذی مروت صاحب خلق و عطا

چون زاحوال حسین ابن علی
زد رقم مجموعۂ ماتم فزا

کرد مخلص جستجوے سال او
شد ہزاراہ و غم از ہاتف ندا
۱۲۶۹

**از سید محمد صاحب قادری خالص**

زبدهٔ خاندان خیر ورا — قدوهٔ واقفان سرّ خدا

بس بدریای معرفت غواص — غرق بحر شریعت غرّا

صاحب پاک باطن و ظاهر — بجوانمردی و کرم یکتا

چون زحال حسین ابن علی — زد رقم نامهٔ ملال افزا

یافت تاریخ ختم او خالص — بحر جوشان درد و ماتم را

۱۲۶۵

**وله**

حضرت مغموم چون تالیف کرد — داستان حال ابن مصطفی

سال ختمش گفت هاتف ناگهان — ورطهٔ غمها ندارد انتها

۱۲۶۵

## تاریخ طبع از رسیده منشا منصور صاحب قادری

پایا رونق جب یہ نامہ طبع سے — ہر بیان جسکا ہی ماتم سے بھرا

میں تھا فکر سن میں اوسکے یکبیک — دل کہا مطبوع غم نامہ ہوا

۱۲۷۸

# فہرست کتاب گلزار شہادت

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین و علی اله و اصحابه

الطیبین این کتاب در دائین بتاریخ غرهٔ رجب

سنه ۱۲۷۵ هجری باهتمام حاجی سید شاه

محمد امین الدین قادری بطبع

طبع درآمد